Downloaded from https:// www.studiestoday.com

نگارستانِ فارسی

NIGARISTAN-i-FARSI

برائی جماعت دوازدہم

(بارہویں جماعت کے لئے)

For Class XII th

بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن راجستھان، اجمیر

Board of Secondary Education

Rajasthan, Ajmer

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

UNIT - I

تاریخ ادبیاتِ فارسی

(انڈوپرشین)

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Unit-I

سوانح امیر خسروؒ

امیر خسروؒ ۶۵۱ ھ میں پٹیالی (ضلع ایٹہ) میں پیدا ہوئے۔ان کے والد کا نام سیف الدین تھا جو چنگیزی حملوں کی وجہ سے ترک وطن کر کے ہندوستان آ گئے تھے۔خسروؒ نے ہوش سنبھالا تو ابتدائی تعلیم کی ابتداء ہوئی مگر وہ سبق پڑھتے پڑھتے شعر بھی کہنے لگے۔عربی وفارسی میں مہارت حاصل کی اور عروس سخن کے اسیر ہو گئے۔شعر وشاعری کا چرچہ ہر طرف ہونے لگا۔یہ بلبن کا زمانہ تھا۔ایک دن بلبن کے بیٹے (بغرا خاں) کے دربار میں امیر خسروؒ نے اپنے اشعار پڑھے،شہزادہ نے خوش ہو کر ایک لگن بھر کر روپے عطا کیئے۔ان کی شاعری کا شہرہ ایسا ہوا کہ دربار کے خاص شعراء میں شامل ہو گئے۔امیر خسروؒ کے ایک قریبی دوست حسن دہلوی بھی اسی دربار سے منسلک تھے۔دونوں ہی بادشاہ کے ساتھ جنگ میں بھی شامل ہوتے تھے۔ایک مرتبہ بادشاہ مارا گیا تو یہ دونوں دشمنوں کی قید میں چلے گئے۔دو سال کے بعد رہائی ملی۔

امیر خسروؒ نے بلبن کے بعد کئی بادشاہوں کا دور دیکھا۔خلجی حکمرانوں نے دہلی پر حکومت کی اور اس کے بعد تغلقوں نے دہلی پر اپنا پرچم لہرایا۔انہوں نے تمام بادشاہوں کا

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

دور دیکھا اور وہ ان سے وابستہ بھی رہے اور حکومتوں کے اُتار چڑھاؤ سے ان کا واسطہ رہا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ وہ دربار سے جڑے ہوئے تھے۔ امیر خسروؒ کو محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی عقیدت تھی۔ جب انہوں نے حضرت نظام الدین اولیاء کے وصال کی خبر سنی تو بیقرار ہو گئے۔ گریہ وزاری اور نالہ وشیون کرتے ہوئے وہ بنگالہ سے دہلی آ گئے۔ اپنے پیرو مرشد محبوب الٰہی کے مزار پر سیاہ کپڑے پہن کر مجاوری کرنے لگے اور تقریباً چھ مہینے کے بعد ۷۲۵ھ میں ان کی وفات ہوگئی اور پیرو مرشد کے قریب ہی دفن ہوئے۔

ہندوستان میں امیر خسروؒ سے بڑا کوئی شاعر پیدا نہیں ہوا۔ غزل، مثنوی، رباعی، مرثیہ، قصیدہ، وغیرہ سبھی اصناف سخن میں اپنی قادرالکلامی کے جوہر دکھلائے۔ خسروؒ اگرچہ درباروں سے وابستہ رہے لیکن ان کی شاعری میں تصوف کی چاشنی ملتی ہے۔ مثنوی، غزل، قصیدہ، وغیرہ میں ان کے ہاں تہ دار پہلو ملتے ہیں۔ مثنوی میں اگر صوفیانہ باتیں ہیں تو جنگ و جدل کا بھی ذکر ہے۔ غزل میں عشق حقیقی اور عشق مجازی دونوں ہی رنگ ہیں۔ قصیدہ میں بادشاہوں کی تعریفیں تو کیں مگر ان کے سامنے دست طلب دراز نہیں کیا۔ وہ کہیں نہ کہیں سے صوفیانہ پہلو بھی نکال لیتے ہیں۔ مرثیہ میں اس قدر درد بھر دیتے ہیں کہ سننے والے پر زبردست اثر ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ دو سال کی قید میں لکھا گیا مرثیہ جب بلبن کے سامنے خسروؒ نے سنایا، جس کو سن کر بلبن اس قدر رویا کہ اس کو بخار آ گیا اور اسی بخار نے

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

بلبن کو قبر تک پہنچا دیا۔ مختصر یہ کہ امیر خسروؒ فن شاعری کے ان ماہرین کی صف اول میں شمار کئے جاتے ہیں جنھوں نے عربی فارسی شاعری کو اعجاز وایجاز عطا کیا۔

تصانیف امیر خسروؒ

دیوان جو پانچ حصّوں پر مشتمل ہے ۔(۱) تحفۃ الصغر (۱۹ سال کی عمر تک کی شاعری) (۲) وسط الحیات (۲۰ سے ۳۰ سال کی شاعری) (۳) غرۃ الکمال (۳۰ سے ۴۰ سال کی شاعری) (۴) بقیہ نقیہ (بڑھاپے کی شاعری) (۵) نہایۃ الکمال (اس میں زندگی کے آخری دور کی شاعری ہے)۔

امیر خسروؒ نے خمسۂ نظامی (نظامیؔ گنجوی کی پانچ مثنویاں) کے جواب میں پانچ مثنویاں بھی لکھی ہیں۔

(۱) مطلع الانوار ۔ نظامیؔ کے 'مخزن الاسرار' کے جواب میں لکھی۔
(۲) شیرین وخسرو۔ نظامیؔ کے 'خسرو شیرین' کے جواب میں لکھی۔
(۳) مجنوں ولیلیٰ۔ نظامیؔ کے 'لیلیٰ مجنون' کے جواب میں لکھی۔
(۴) آئینۂ سکندری۔ نظامیؔ کے 'سکندر نامہ' کے جواب میں لکھی۔
(۵) ہشت بہشت۔ نظامیؔ کے ہُفت پیکر' کے جواب میں لکھی۔

ان کے علاوہ امیر خسروؒ کی اور بھی تصانیف ہیں۔" قران السعدین"، "نُہ سپہر"، "مفتاح الفتوح" یہ کتابیں ہندوستان کے بادشاہوں کے حالات زندگی اور ان کے

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

اوصاف پر لکھی گئی ہیں لیکن ان کتابوں کی تاریخی اہمیت بھی بہت ہے۔

''تغلق نامہ''، '' افضل الفوائد''، '' اعجاز خسروی''، ''مناقب ہند''، '' تاریخ دہلی''، بھی خسرؒو کی تصانیف ہیں۔

امیر خسرؒو ''سبک ہندی'' کے بانی ہیں۔ انہوں نے ہندوستان میں فارسی ادب میں ہندی طرز کو شامل کیا۔ ہندی الفاظ کو فارسی میں جگہ دی۔ امیر خسرؒو اگرچہ مثنویوں کے سبب جانے جاتے ہیں مگر ان کی غزلوں نے ہندوستان و ایران کے شاعروں کے دلوں کو چھولیا ہے۔

امیر خسرؒو نے اپنی غزلوں میں عشق حقیقی اور عشق مجازی دونوں کا استعمال کیا ہے۔ ان کی غزلیں اتنی مشہور و معروف ہیں کہ قوالی اور غزل سرائی کی جان سمجھی جاتی ہیں۔ آج بھی ان کا صوفیانہ کلام روحانی محفلوں میں ذوق و شوق سے پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ ان کا یہ شعر عشق حقیقی کی زندہ مثال ہے۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق :

امیر خسروؒ کی تصانیف کے نام لکھ کر مشق کریں۔

سوالات :

سوال۔۱ امیر خسروؒ کی سوانح حیات مختصر بیان کریں؟

سوال۔۲ امیر خسروؒ کہاں پیدا ہوئے تھے؟

سوال۔۳ امیر خسروؒ کا تعلق کتنے بادشاہوں سے تھا؟

سوال۔۴ امیر خسروؒ کس کے مرید تھے؟

سوال۔۵ امیر خسروؒ کا انتقال کب ہوا؟

☆☆☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Unit - I

(ii) ابوالفیض فیضی

ابوالفیض فیضی ایک جید عالم اور باکمال شاعر تھا۔اس کی پیدائش ۹۵۴ھ مطابق ۱۵۴۷ء میں آگرہ میں ہوئی والد کا نام شیخ مبارک ناگوری تھا فیضی نے ابتدائی اور انتہائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اس کے علاوہ اس نے خواجہ حسین ہروی وغیرہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اس کو مختلف علوم میں یدطولیٰ حاصل تھا وہ شاعر باکمال اور صاحب طرز ادیب تھا وہ علم تفسیر کا ماہر اور فلسفہ وتصوف سے آشنا تھا شیخ نے بڑی جدوجہد کے بعد ۱۵۸۸ء میں مغل بادشاہ جلال الدین اکبر کے دربار میں راہ پائی عروض وقافیہ، تاریخ، لغت، طب اور معما گوئی میں وہ یگانۂ روزگار تھا۔اپنی ذہنی فراست اور طلاقت لسانی سے بہت جلد اکبر کا محبوب اور منظور نظر بن گیا اکبر نے اس کو دانیال شہزادہ کا اتالیق مقرر کیا اور غزالی مشہدی کے بعد وہ اکبر کے دربار کا ''ملک الشعراء'' بنا۔اکبر نے اس پر بے پناہ عنایتیں کیں جس سے اس کے اقبال کا آفتاب دن بدن بلند ہوتا گیا۔ وہ اکبر کے ان نو مخصوص درباریوں سے میں تھا جن کو نورتن کے نام سے جانا جاتا ہے، اکبر کے دربار میں باریاب ہونے کے بعد فیضی سفر وحضر میں اکبر کا ہم نشین رہا اور اکبر کی شان میں قصیدہ سرائی کرتا رہا،

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

فیضؔی کے سارے کمالات اکبر کی سرپرستی کی وجہ سے ظاہر ہوتے رہے اگر اس کو اکبر کی سرپرستی حاصل نہ ہوتی تو شاید اس کی ساری خوبیاں تحت الشعور میں دبی رہتیں اس لیے وہ اکبر کو بہت محبوب رکھتا تھا اور اپنی عقیدت و محبت میں اس کے وقار کو شاعری کے زور سے بڑھانے میں فرحت ولذت محسوس کرتا تھا۔

فیضؔی کی شاعری فطری تھی وہ فطرتاً شاعر ہی پیدا ہوا تھا اگرچہ اس کے خاندان کی فضا میں شاعری کی بادِ نسیم نہیں تھی لیکن قدرت نے اس کی طبیعت کو شاعری سے ہم آہنگ بنایا تھا بچپن سے ہی وہ شاعری کرتا تھا عربی کا خاص ذوق ہونے کی بناء پر ابتداء میں طبیعت مشکل پسندی کی طرف مائل تھی مگر مرورِ زمانہ کے ساتھ فن میں نکھار پیدا ہوتا گیا۔

فیضؔی نے قصیدہ، غزل اور مثنوی تینوں اصناف میں طبع آزمائی کی، اور استاذِ فن کی مسند پر متمکن ہوا، اس کی شاعری نے نہ صرف ہندوستان میں مقبولیت حاصل کی بلکہ اہل ایران بھی اس کی شاعری کے معترف رہے۔

فیضؔی نے نظامؔی کی طرز پر پانچ مثنویاں لکھیں۔ نظامؔی کی مخزن الاسرار کے مقابلہ میں مرکز ادوار خسروؒ شیریں کے طرز پر ''سلیمان بلقیس'' اور ''لیلیٰ و مجنون'' کی تقلید میں ''نل و دمن'' مرتب کی جو ہندوستان کی سرزمین کا ایک قصّہ ہے۔ ''ہفت پیکر'' کے طرز پر ''ہفت کشور''، قلم بند کی اور ''سکندر نامہ'' کی طرح پر ''اکبر نامہ'' لکھنے کا ارادہ کیا مگر بدقسمتی سے فیضؔی صرف ''نل و دمن'' کو مکمل کرسکا۔ مرکز ادوار بھی نامکمل رہی۔ اسی عرصہ میں فیضؔی اس

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

جہاں سے رخصت ہو گیا اس کے انتقال کے بعد اس کے بھائی ابوالفضل نے اس کو مکمل کیا اور باقی کوئی مثنوی مکمل نہ ہو سکی۔ فیضیؔ کے اشعار کی تعداد پچاس ہزار تک پہنچتی ہے۔ ان اشعار کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

فیضیؔ کے کلام کی سب سے بڑی خوبی جوش بیان ہے جس کا وہ موجد بھی ہے اور خاتم بھی، جوش بیان خواجہ حافظؔ میں بھی ہے اور وہ اعلیٰ درجہ پر ہے لیکن رندانہ مضامین اور دنیا کی بے ثباتی فیضیؔ کے ساتھ مخصوص ہے۔ فیضیؔ کے ہاں فخریہ، عشقیہ اور فلسفیانہ ہر قسم کے مضامین میں جوش پایا جاتا ہے۔ جوش بیان میں اس کے ذاتی حالات کا خاص اثر ہے جو کسی اور کو نصیب نہیں ہو سکتا۔

فیضیؔ کی ممتاز خصوصیات شاعری میں استعارات کی شوخی اور تشبیہات کی ندرت ہے۔ اکبری دور کے شعراء میں یہ خصوصیت عام ہے لیکن نوعیؔ شیرازی اور فیضیؔ اس وصف میں اپنے معاصرین سے ممتاز ہیں اور فیضیؔ ممتاز تر ہے۔

فیضیؔ نے اپنی شاعری میں اکثر فلسفیانہ مضامین باندھے ہیں جس میں ادعائیت اور غرور کی بھی جھلک ملتی ہے جیسے غزل میں عام شعراء کا قاعدہ ہے کہ کوئی قدیم طرح سامنے رکھ لیتے ہیں پھر ایک ایک قافیہ پر نظر ڈالتے ہیں اور جو قافیہ جس انداز سے بندھ سکتا ہے باندھے جاتے ہیں۔ رفتہ رفتہ غزل پوری ہو جاتی ہے، یہ بہت کم ہوتا ہے کہ پہلے کوئی مسلسل یا مفرد خیال دل میں آئے اس کو شعر میں ادا کریں پھر غزل پوری کرنے کے لئے

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

اور اشعار بھی لکھتے جائیں لیکن فیضی کی اکثر غزلوں میں صاف نظر آتا ہے کہ کسی واقعہ کے اثر سے کوئی خیال دل میں آتا ہے اور اسی خیال کو وہ شاعری میں ادا کر دیتا ہے۔

فیضی بے شمار کتابوں کا مصنف ہے۔ ''مآثر الامراء'' کے مؤلف کا بیان ہے کہ اس نے ایک سو ایک کتابیں لکھیں۔ اس کی تصانیف میں ہم پانچ مثنویوں کا ذکر پہلے کر چکے ہیں اس کے علاوہ اس نے ایک غیر منقوط تفسیر ''سواطع الالہام'' لکھی اور اس تفسیر سے قبل تمرین کے طور پر موارد الکلم تحریر کی اس نے طباشیر الصبح کے نام سے اپنا دیوان مرتب کیا جس میں ۹ ہزار اشعار تھے اس کے خطوط کا ایک مجموعہ بھی تیار کیا گیا تھا جس کا نام ''لطیفۂ فیضی'' ہے اس وقت تک خطوط اور مراسلات سے بیان واقع کے بجائے زیادہ تر اظہار انشا پردازی مقصود ہوتا تھا۔ فیضی پہلا شخص ہے جس نے سادہ نگاری کی ابتدا کی مزید برآں اس نے اپنی علم کی ضیا بکھیرتے ہوئے ''مہابھارت'' اور ''اتھروید'' کے ترجمہ میں مترجمین کی مدد کی علاوہ ازیں ''لیلاوتی'' کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ جس سے فیضی کا سنسکرت پر عبور ظاہر ہوتا ہے۔ الغرض فیضی ہشت گانہ صفات کا مالک تھا۔ وہ نثر و شعر دونوں میدان کا شہسوار ہے۔ وہ عربی فارسی اور سنسکرت پر ید طولیٰ رکھتا تھا اور بے شمار علوم کا بحر زخار تھا۔ فیضی نے اپنی ذات کے بارے میں سچ ہی کہا ہے۔

امروز نہ شاعرم حکیم
دانندۂ حادث و قدیم

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق : مندرجہ ذیل الفاظ لکھ کر مشق کریں۔

سلیمان	بلقیس	غزالی	فیضی
سواطع الالہام	نل دمن	اتھرووید	امروز

سوالات :

سوال۔۱ فیضی کہاں پیدا ہوئے؟

سوال۔۲ فیضی کا انتقال کب ہوا؟

سوال۔۳ فیضی کی مختصر سوانح لکھیے؟

سوال۔۴ فیضی کے والد کا نام لکھیے؟

سوال۔۵ فیضی کس کے دربار کا ملک الشعراء تھا؟

☆☆☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Unit - I (iii)

علامہ اقبالؔ

ڈاکٹر سر محمد اقبالؔ بیسویں صدی کے ایک معروف شاعر، مصنف، قانون دان، سیاستداں اور عظیم مفکر تھے، علامہ اقبال ۹ رنومبر ۱۸۷۷ء کو برطانوی ہندوستان کے شہر سیالکوٹ میں شیخ نور محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ اقبال کے آباء واجداد قبول اسلام کے بعد اٹھارویں صدی کے آخر یا انیسویں صدی کے اوائل میں کشمیر سے ہجرت کر کے سیالکوٹ آئے اور محلّہ کھیتیاں میں آباد ہوئے اور یہیں علامہ اقبال کی پیدائش ہوئی، علامہ نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی اور مشن ہائی اسکول سے میٹرک اور سیالکوٹ سے ایف اے کا امتحان پاس کیا، زمانۂ طالب علمی میں انہیں میر حسنؔ جیسے استاد ملے جنہوں نے ان کی صلاحیتوں کو بھانپ لیا اور ان کی صحیح رہنمائی کی، شعر و شاعری کے شوق کو فروغ دینے میں مولوی میر حسن کا بڑا دخل تھا۔ ایف اے کرنے کے بعد وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے لاہور چلے گئے اور گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے اور ایم اے کے امتحانات پاس کیے۔ یہاں ان کو پروفیسر آرنلڈؔ جیسے فاضل اور شفیق استاد مل گئے ۱۹۰۵ء میں علامہ اقبالؔ تعلیم کے لئے انگلستان چلے گئے اور کیمبرج یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا اور پروفیسر براؤن جیسے فاضل اساتذہ سے رہنمائی حاصل کی۔ بعد میں وہ جرمنی چلے گئے جہاں میونخ یونیورسٹی سے فلسفہ

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

میں پی۔ایچ۔ڈی۔کی ڈگری حاصل کی۔

ابتداء میں انہوں نے ایم۔اے۔کرنے کے بعد اورینٹل کالج لاہور میں تدریس کے فرائض انجام دیئے لیکن بعد میں بیرسٹری کو مستقل طور پر اپنا پیشہ بنایا۔ وکالت کے ساتھ ساتھ آپ شعروشاعری بھی کرتے رہے ۱۹۲۶ء میں اقبالؔ پنجاب لجسلیٹو اسمبلی کے ممبر چنے گئے۔ ۱۹۳۱ء میں انہوں نے گول میز کانفرس میں شرکت کر کے مسلمانوں کی نمائندگی کی اور ۱۳/اپریل ۱۹۳۸ء میں انہوں نے داعی اجل کو لبیک کہہ کر ملت اسلامیہ کو سوگوار کر دیا۔

علاّمہ اقبالؔ کی فارسی شاعری کی خصوصیات کا کماحقہٗ جائزہ اس مختصر مضمون میں ممکن نہیں صرف ان کے فارسی کے کلام مختلف مجموعوں یعنی ''اسرارِخودی''، ''رموز بیخودی''، ''پیام مشرق''، ''زبورعجم''، ''جاوید نامہ''، ''پس چہ باید کرد'' اور ''ارمغان حجاز'' کا مختصر تعارف پیش ہے۔

''پیام مشرق'' (۱۹۲۳ء) نظموں غزلوں اور قطعات پر مشتمل ہے اس کے دیباچہ میں خود اقبالؔ نے کہا ہے کہ اس کی تصنیف کا محرک جرمن حکیم گوئٹے کا مغربی دیوان ہے۔ ''پیام مشرق'' کے موضوعات بھی وہی ہیں جو مثنوی کی صورت میں اسرار و رموز میں زیر بحث لائے گئے ہیں ان میں خودی اور بیخودی اور ان کے دیگر متعلقات و لوازمات مثلاً عشق، عقل، جنون، سخت کوشی، عمل پیہم، یقین کامل اور فقر و استغناء کا تذکرہ نظم، مخمس مسدس اور دیگر اصناف کی صورت میں کیا گیا ہے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

''پیامِ مشرق''میں اقبالؔ کے افکار میں پختگی اور عظمت کا احساس ہوتا ہے اور ساتھ ہی شعریت کے اعتبار سے بھی یہ اسرار اور رموز دونوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔

''زبورِ عجم'' (۱۹۲۷ء) میں اپنا فلسفۂ حیات بقول عبدالواحد'' راگ اور نغمے'' کے پیکر میں پیش کیا ہے،''زبورِ عجم'' کے چار حصّے ہیں پہلا اور دوسرا غزل اور نظموں پر مشتمل ہے، تیسرے حصّے میں ''گلشنِ رازِ جدید'' کے عنوان سے ایک مثنوی ہے جو شیخ محمودؔ شبستری کی مشہور تصنیف ''گلشن راز'' سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہے آخری حصے کا عنوان''بندگی نامہ'' ہے یہ بھی مثنوی کے قالب میں ہے۔زبور کی اہمیت کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اقبالؔ نے خود اس کے پڑھنے کی تلقین اپنے ایک اردو شعر میں اس طرح کی ہے۔

اگر ہے ذوق تو خلوت میں پڑھ ''زبورِ عجم''
فغانِ نیم شبی ہے نوائے راز نہیں

''جاوید نامہ'' ڈانتے کی ''ڈیوائن کامیڈی'' شیخ محی الدین عربی کی ''فتوحاتِ مکیہ'' اور ابو العلا معری کے رسالہ'' الغفران'' سے متاثر ہو کر لکھا گیا'' ڈیوائن کامیڈی'' اور فتوحاتِ مکیہ میں زیادہ تر توجہ بقائے حیاتِ انسانی کے مسئلے پر دی گئی ہے کتاب کے آخر میں ''خطاب بہ جاوید'' کے عنوان سے شاعر نے نژادِ نو کو پیغامِ حیات دیا ہے۔

جس میں زندگی اور موت، حیات و کائنات، عقل و عشق، علم و فکر، فقر و درویشی اور خودی و بیخودی کے وہ سارے مسائل زیرِ بحث ہیں جو اقبال کی فکر کے اہم اجزاءِ ترکیبی کی

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

حیثیت رکھتے ہیں۔

''پس چہ باید کرد ای اقوام شرق'' (۱۹۳۶ء) کی شان تصنیف یہ ہے کہ ایک مرتبہ علامہ بغرض علاج بھوپال تشریف لے گئے ۔۳/اپریل ۱۹۳۶ء کی رات کو انہوں نے سرسید احمد خان کو خواب میں دیکھا۔ سرسید نے ان سے کہا کہ اپنی علالت کا ذکر بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں کرو اس کے بعد اقبالؔ نے بارگاہ رسالت میں کچھ شعر پیش کئے۔ تاہم انہوں نے بعد میں ملک وملت کے درپیش مسائل اور اس وقت کے سیاسی تناظر میں وقتاً فوقتاً کچھ اور اشعار بھی کہے جن کو یکجا کر کے مثنوی ''چہ باید کرد ای اقوام شرق'' کے نام سے شائع کی ، یہ مثنوی اگرچہ مختصر ہے لیکن مضامین کی نوعیت ، فکر ، بصیرت اور فنی پختگی کے لحاظ سے ایک جامع تصنیف ہے۔

''ارمغان حجاز'' یہ شاعر مشرق کی اس طویل فکری مسافت کی آخری منزل ہے جس کا آغاز ''اسرار خودی'' سے ہوا تھا عمر کے آخری ایام میں علامہ کے قلب مضطر میں روضۂ اطہر کی زیارت کا ولولہ تڑپ رہا تھا لیکن علالت مانع سفر تھی اقبال کے طائر تخیل کے لئے جب ہفت افلاک کی حدود تنگ تھیں تو ہندوستان سے عرب تک کا سفر کس شمار میں تھا لہٰذا ان کا طائر فکر ذہنی اور تخیلی طور پر روضۂ حضور کی زیارت کرتا ہے اس طرح ہم اس کتاب کو ذہنی سفرنامۂ حجاز سے تعبیر کر سکتے ہیں ''ارمغان حجاز'' پانچ حصّوں میں ہے۔

علامہ اقبالؔ کے کلام کا مطالعہ اس بات کو عیاں کرتا ہے کہ وہ آنے والے قافلہ کے

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

طائرِپیش رو تھے۔انہوں نے ملت کو نویدِ بہار دی اس کی مردہ رگوں میں زندگی کی حرارت پیدا کی رومؔی کی طرح اسرارِحیات فاش کیے اور فتنۂ عصرِ رواں کا وہی توڑ کیا جو رومؔی نے دور قدیم میں کیا تھا۔ یہ نا قابلِ تردید حقیقت ہے کہ اس دانائے راز نے اپنے جاندار اور حیات بخش فلسفے سے اپنی افسردہ اور شکست خوردہ ملت کو ایک نئی زندگی کا پیغام دیا۔اس کی اقدار زندگی کو دوبارہ زندہ کیا۔اس کو ایک نصب العین سے آشنا کیا اور اس نصب العین کے حصول کے لئے ایک منظّم ضابطۂ حیات پیش کیا مگر یہ حقیقت اپنے جگہ اٹل ہے کہ انہوں نے اپنے پیغام کو حرف وصوت اور تخیل ونغمہ کے جس دلآویز قالب میں ڈھالا وہ کم شاعروں کو نصیب ہوا ہے وہ دنیا کے ان عظیم شعرا میں ہیں جن کا کلام فلسفہ وشعر کی ہم آہنگی کا شاہکار ہے۔ ان کے کلام میں فکرِ بلند کے ساتھ ساتھ جذبے کی حرارت بھی ہے اور شعورِ حسن کی دولت بیکراں بھی۔ علامہ کا فارسی کلام نہ صرف ان کے فلسفۂ حیات کی مکمل تفسیر ہے بلکہ ان کے جمالیاتی ذوق کی بھی پوری طرح آئینہ داری کرتا ہے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ علامہ کا تعارف بین الاقوامی سطح پر ان کی فارسی شاعری کا مرہون منت ہے۔

حد تو یہ ہے کہ بنیادی طور پر کلاسیکی زبان میں اظہارِ فکر کرتے کرتے بعض جگہ وہ جدید فارسی کے الفاظ واصطلاحات نہایت چابکدستی سے استعمال کر جاتے ہیں جس کی بنیاد پر ان کے ایرانی نقاد بھی ان کی زباندانی کے معترف ہیں۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق :

مندرجہ ذیل الفاظ لکھ کر مشق کریں۔

سیال کوٹ	عظیم	برطانوی	گورنمنٹ
پیام مشرق	خطاب	شرق	صلی اللہ علیہ وسلم
ارمغان حجاز	بصیرت	مثنوی	نصب العین

سوالات :

سوال۔۱ علامہ اقبالؔ کس شہر میں پیدا ہوئے؟

سوال۔۲ اقبالؔ کے والد کا نام کیا تھا؟

سوال۔۳ اقبالؔ کا خطاب کیا تھا؟

سوال۔۴ اقبالؔ کی تصانیف کے نام لکھیے؟

سوال۔۵ اقبالؔ نے کس فلسفے کو بیان کیا ہے؟

☆☆☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Unit - I (iv)

عرفی شیرازی

چنان با نیک و بد عرفی بسر کن تا پس مردن
مسلمانت بزمزم شوید و کافر بسوزاند

عرفی اُس زمانہ کا شاعر ہے جب ایران میں صفوی اور ہندوستان میں مغلیہ خاندان کی حکومت تھی۔ عہد صفوی میں ایران میں شعر و شاعری کو گناہ سمجھا جاتا تھا۔ کیوں کہ یہ شدت پسند ملاؤں کی حکومت تھی لہٰذا اس دور کے اکثر و بیشتر شعراء ایران سے منتقل ہو کر ہندوستان آ گئے، جہاں شعراء پر انعام و اکرام کا ابر چھایا رہتا تھا اور ہر وقت لعل و گوہر کی بارش ہوتی رہتی تھی۔ اس وقت یہ شعر زبان زد تھا۔

نیست در ایران زمین سامان تحصیل کمال
تا نیاید سوئے ہندوستان حنا رنگین نشد

عرفی کا اصل نام محمد، لقب جمال الدین اور عرفی تخلص تھا۔ والد کا نام زین الدین

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

علوی اور دادا کا نام جمال الدین چادر باف تھا۔عرفی کی پیدائش ۹۶۳ھ میں شیراز میں ہوئی۔ان کے والد شیراز کے دارالحکومت میں ایک معزز عہدے پر فائز تھے۔گھر کا رکھ رکھاؤ، وضع قطع، طرز معاشرت سب رئیسانہ تھی، اس لیے عرفی کو اپنے حسب ونسب پر اکثر ناز وافتخار رہا، جس کا ذکر وہ ہر جگہ کرتا ہے۔

عرفی نے تعلیمی مراحل شیراز میں طے کئے ،مصوری اور نقاشی میں بھی ان کو کمال حاصل تھا۔عالم شباب تک پہنچتے پہنچتے ان کی طبیعت شعروشاعری کی جانب مائل ہوئی اور جلد ہی اس فن میں بھی کمال کو پہنچ گیا۔مگر صفوی حکومت کے دور میں انہوں نے سرزمین ایران کو اپنی نشو ونما اور ارتقا کے لیے تنگ اور ناکافی جانا۔وہ شہزادہ سلیم کے بلاوے پر ہندوستان آ گیا اور یہاں کچھ تاخیر سے دربار اکبری میں اس کی رسائی ہوئی، جس کی وجہ سے اسے اعلیٰ مقام حاصل نہ ہوا۔۹۹۹ھ کو محض ۳۶ سال کی عمر میں یہ شاعرِ خوش الحان اس دنیا سے کوچ کر گیا۔

عرفی نے قصیدہ گوئی میں کمال حاصل کیا۔کیوں کہ جس دور کا وہ شاعر ہے اس میں قصیدہ گوئی کو زیادہ پسند کیا جاتا تھا۔بادشاہ کی تعریف میں قصائد پیش کرنا اس دور کے شعراء کا خاصہ تھا۔حالانکہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ وہ ایک غزل گو شاعر کی حیثیت سے باکمال شاعر ہے۔اس کا دیوان ۲۶ قصائد ۲۷ غزلیات اور ۷۰۰ اشعار کے مختلف قطعات ورباعیات پر مشتمل ہے۔اس کے علاوہ ''مخزن الاسرار'' کے جواب میں ایک مثنوی اور

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

دوسری مثنوی مولانا جاؔمی کی ''شیریں خسرو'' کے جواب میں لکھی۔

عرؔفی کے کلام میں زور بیان کمال کا ہے، جس کی ابتداء نظاؔمی نے کی تھی اس کو عرفی نے پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔ زور کلام کے ساتھ ساتھ تسلسل بھی اس کی شاعری کا خاصہ ہے۔ تسلسل کا ہونا تب نہایت ضروری ہوتا ہے جب شاعر قصیدہ کہہ رہا ہو۔ مضمون آفرینی اور نازک خیالی تو جیسے اس کے کلام میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اسے عرؔفی کی چابکدستی ہی کہیں گے کہ عشقیہ جذبات کی ترجمانی کے ساتھ ساتھ تصوف کی چاشنی بھی کلام میں دیکھنے کو ملتی ہے۔

غرض کہ عرؔفی بلبل شیراز کی حیثیت رکھتا ہے جو اپنے کمالات شاعری سے فارسی ادب کے گلشن میں ہمیشہ نغمہ سرا رہے گا۔ وہ واقعی ایک پختہ گو، قادرالکلام شاعر ہے جس کی شاعری کو فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔

تصوف میں ایک رسالہ ''نفسیہ'' بھی عرؔفی سے منسوب ہے۔

از نقش ونگار درودیوار شکستہ
آثار پدید است صنادید عجم را

☆☆☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق :

مندرجہ ذیل الفاظ لکھ کر مشق کریں۔

عرفی	چُتان	بردند	صفوی
نیست	قصیدہ	حیثیت	غزلیات
رباعیات	مخزن الاسرار	دارالحکومت	وضع قطع

سوالات :

سوال۔۱ عرفی کا پورا نام لکھیے؟

سوال۔۲ عرفی کے والد کا نام کیا تھا؟

سوال۔۳ عرفی کہاں پیدا ہوا؟

سوال۔۴ عرفی کا انتقال کس عمر میں ہوا؟

سوال۔۵ عرفی کے کلام پر نوٹ لکھیے؟

☆☆☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

UNIT - II

حصّہ نثر

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Unit - II (i)

انتخاب از ''نامۂ خسروان''

''نامۂ خسروان''

''نامۂ خسروان'' : اس کے مصنف جلال پور فتح علی شاہ قاچار ہیں۔اس کتاب میں ایرانی بادشاہوں کی داستانیں فارسی زبان میں لکھی ہیں جو آبادیان قبیلہ سے ساسانیان قبیلے تک کی داستانیں ہیں جو لوگوں کے لئے سود مند اور بچوں کے لئے نصیحت آمیز ہیں۔پوری کتاب اخلاقیات پر مبنی ہے۔کتاب کی زبان سلیس اور آسان ہے۔چھوٹے چھوٹے جملوں میں پند ونصائح کی باتیں تحریر کی گئی ہیں۔

''نامۂ خسروان'' ایران کے بادشاہوں کی ایک قدیم مشہور داستان ہے۔اس کی عبارت بڑی صاف،سادہ اور آسان زبان میں ہے۔پند ونصیحت اور اخلاقیات کی تعلیم ان داستانوں سے ملتی ہے جو اُس دور اور موجودہ دور کے لئے ضروری اور مفید ہے۔

☆☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

حکایت (۱)

پند و نصیحت

’’بنام بخشندۂ مہربان‘‘

در ہنگامۂ مرگ از سکندر پُرسیدند۔ درین زندگانی اَندک چگونہ جہان زیر دست کردی؟

گفت با دو کار، نخست آن کہ دشمنان را ناچار کردم کہ دوست من شوند، دوّم دوستانم را نہ گذاردم کہ دشمن گردند۔

مشکل الفاظ اوران کے معانی

الفاظ	معانی
بخشندہ	بخشنے والا
مہربان	مہربانی
در	میں، درمیان
ہنگام	وقت
چگونہ	کس طرح
جہان	دنیا
زیر	نیچے

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مرگ	موت
کار	کام
دست	ہاتھ
از	سے
نخست	اوّل
سکندر	مقدونیہ کا مشہور بادشاہ جو دارا اور پورس سے لڑا تھا
ناچار	مجبور
آن	وہ
اندک	کم، تھوڑا
من	میں
دوم	دوسرا
را	کو

ترجمہ : پندونصیحت (کہانی ۔ ۱)

شروع کرتا ہوں بخشنے والے مہربان کے نام سے (فارسی زبان میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ لکھا جاتا ہے)

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

موت کے وقت لوگوں نے سکندر سے پوچھا۔اس کم (یعنی تھوڑی) سی زندگی میں تو نے کیوں کر دنیا کو ہاتھ کے نیچے (یعنی اپنے قبضے میں) کیا۔اس نے جواب دیا۔دو کام (یعنی دو وجہ سے) کے ساتھ پہلا وہ کہ دشمنوں کو میں نے مجبور کیا کہ وہ میرے دوست ہو جائیں۔دوسرا یہ کہ میں نے اپنے دوستوں کو نہ چھوڑا کہ وہ دشمن ہو جائیں۔

مشق : مندرجہ ذیل الفاظ کو لکھ کر مشق کریں۔

بوسیدن	اندک	نخست	بخشندہ	مہربان

سوالات :

سوال۔۱ مرتے وقت لوگوں نے سکندر سے کیا سوال کیا؟

سوال۔۲ اس حکایت سے کیا سبق ملتا ہے؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پندونصیحت ۔ حکایت (۲)

دو چیز است کہ فراموش نہ باید کرد۔ یکی خدا دوّم مرگ۔ دو چیز است کہ آن از یاد باید بُرد یکی نیکی کہ بکسی کنی۔ دوّم بدی کہ کسی بہ تو کند۔

مشکل الفاظ اور ان کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
دوسرا	دوّم	دو (۲)	دو
موت	مرگ	ہے	است
بھلائی	نیکی	بھولنا	فراموش
کوئی شخص	کسی	نہیں	نہ
برائی	بدی	چاہیئے	باید
تو	تو	ایک،اوّل	یکی
سے	از	اللہ تعالیٰ	خدا

ترجمہ ۔ پندونصیحت کہانی (۲)

دو چیزوں (یعنی دو باتوں) کو کبھی بھولنا نہیں چاہیے ایک تو اللہ اور دوسری موت۔
دو چیزیں (یعنی دو باتوں) کو بھلا دینا چاہیئے اوّل وہ بھلائی، نیکی جو تم نے کسی

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

دوسرے شخص کے ساتھ کی ہو اور دوسرے یہ کہ وہ برائی جو کسی دوسرے شخص نے تیرے ساتھ کی ہو۔

مشق : مندرجہ ذیل الفاظ کو لکھ کر مشق کریں :

است	باید	مرگ	چیز
نیکی	بدی	آن	فراموش

سوالات :

سوال۔۱ کون سی دو (۲) چیزوں کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے؟

سوال۔۲ کون سی دو (۲) چیزوں کو بھلا دینا چاہیے؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

حکایت ۔۳

پند و نصیحت

ہر کس بہ کنگاش کار کند ہموار آسودہ است۔ با دوستان دوستی نکو است۔ و بزرگ آن است کہ با دشمنان نیز نکوکاری کند ہر کس کہ بہ برادران دشمنی کند سزاوارِ برادری نیست۔

مشکل الفاظ اور ان کے معانی

معانی	الفاظ
شخص	کس
مشورہ، صلاح	کنگاش
اچھائی، بھلائی	نِکو
بڑا	بزرگ
ہمیشہ	ہموار
برادر کی جمع، بھائی	برادران
آرام، مطمئن	آسودہ
لائق	سزاوار

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

با	ساتھ
نیست	نہیں ہے
برادری	بھائی چارہ

ترجمہ ۔ پندونصیحت کہانی ۔۳

جوشخص صلاح مشورہ سے کام کرے وہ ہمیشہ آرام سے رہتا ہے۔ دوستوں کے ساتھ دوستی و بھلائی اور نیکی اچھی بات ہے اور بڑا وہ ہے جو دشمنوں کے ساتھ بھی نیکی اور بھلائی کا سلوک کرے۔ جو شخص بھائیوں کے ساتھ دشمنی کرے وہ بھائی کہلانے کے لائق نہیں ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل الفاظ کولکھ کرمشق کریں؟

کِنگاش	ہموار	آسودہ	بزرگ	برادران	نِکو

سوالات :

سوال ۔۱ دشمنوں کے ساتھ کس طرح کا سلوک کرنا چاہئیے؟

سوال ۔۲ جواپنے بھائیوں سے دشمنی رکھے وہ کس کے لائق نہیں ہے؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

سوانح قاآنی

میرزا حبیب اللہ شیرازی متخلص بہ قاآنی ۲۹ شعبان ۱۲۲۳ھ کو شیراز میں پیدا ہوا۔

اس کے والد میرزا محمد علی گلشنؔ تھے جو شیراز ہی میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی۔ گلشنؔ بھی شعر کہتے تھے اور قافیہ پردازی میں مشہور تھے۔

قاآنی ۷ سال کی عمر میں ابتدئی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مکتب گئے اور جب گیارہ سال کے ہوئے تو ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ والد کے انتقال کے بعد قاآنی کے اہلِ خاندان پر فقر وتنگدستی کی حکومت ہو گئی۔

قاآنی نے چند سالوں تک اصفہان میں بھی علوم ریاضی ومعارفت اسلامی کی تعلیم حاصل کی۔ پھر شیراز آکر دیوان خاقانی اور انوریؔ کے دواوین کی شرح اور فن عروض کی تعلیم حاصل کی۔ یہاں تک کہ ۱۲۳۹ھ میں شاہزادہ حسن علی میرزا شجاع السلطنت، فرزند فتح علی شیراز آیا اور قاآنی کی تربیت اپنے ذمہ لیتے ہوئے اس کے ساتھ لطف ومہربانی کا مظاہرہ کیا۔

اسی سال کے اخیر میں شاہزادہ حسن علی میرزا اپنے والد کی طرف سے خراسان کا حاکم مقرر ہوا اور قاآنی کو بھی ساتھ لیتا گیا۔ یہ مشہد میں اسی شاہزادہ کی تربیت وحمایت میں

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

علوم ریاضی وحساب میں بہرہ ور ہوا، نیز اسی شاہزادہ کی محبت اور رغبت میں ''قاآنی''، تخلص اختیار کیا۔

قاآنی خراسان میں قیام کے دوران شعر وشاعری کی جانب راغب ہوا اور خوب ترقی کی یہاں تک کہ وہ شاہانہ انعامات وکرامات کے باعث کافی مالدار ہو گیا۔

اس کے بعد قدیم استاد شاعروں کے دواوین کی جمع آوری پر اس نے سارے روپئے صرف کئے اور بے شمار ادبی، غیر ادبی کتابیں س نے جمع کیں اور تعلیم میں مشغول ہوا۔

اس طرح قاآنی ایک مدت تک فرماں روائے خراسان، حسن علی خان کی خدمت میں رہا اور جب ۱۲۴۲ھ میں یزد وکرمان کی حکومت شاہزدہ مذکور کو تفویض ہوئی تو وہ خراسانی لشکروں کے ساتھ جو اس کی ملازمت میں تھے، وہاں گیا، قاآنی بھی اس کے ساتھ گیا لیکن وہاں سے کب واپس ہوا اس کی تاریخ نہیں ملتی اور کن کن سالوں میں رشت، گیلان، مازندران اور آذربائیجان کا سفر کیا ان جگہوں کے مروجہ علوم سے بہرہ ور ہوا۔ ایسا لگتا ہے کہ ۱۲۴۶ھ میں جب شجاع السلطنت حکومت کی اجازت کے بغیر کرمان سے یزد گیا اور شاہزادہ عباس میرزا نے بادشاہ کے حکم کے مطابق اسے تہران بھیجا تو قاآنی بھی اس کے ہمراہ تھا اور اسی زمانے میں اس نے فتح علی شاہ کے دربار میں رسائی حاصل کی تھی اور اس کے انعام واکرام سے سرفراز ہوا تھا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

بہر حال ۱۲۴۸ھ میں جب نائب السلطنت شاہزادہ عباس میرزا سالور ترکمانوں کی سرکوبی کے بعد قلعہ سرخس پر قابض ہوا تو قاآنی دوبارہ مشہد گیا اور اسی سال فصل زمستان میں جب ''بھوک کی شدت سے تمام دینداروں نے دنیا کے پیچھے دین کو ترک کر دیا، یہ حلال رزق کے حصول کے بعد حسب حال گوشہ گیر ہو گیا۔

۱۲۵۱ھ میں جب محمد شاہ تخت شاہی پر بیٹھا تو قاآنی تہران آیا اور درباری شاعروں کی صف میں داخل ہوا اور شاہ کی جانب سے ''حسان العجم'' کا لقب پایا۔ ۱۲۵۴ھ میں جب شاہ قندھار اور غوریوں کو فتح کرنے کے لئے روانہ ہوا قاآنی بھی ہمرکاب تھا۔

قاآنی نے ۱۲۵۶ھ میں جب وہ ۳۴ سال کا تھا، تہران میں شادی کی لیکن ''یارش مارشد'' اور وہ قاآنی کی نگاہ سے گر گئی۔ پھر قاآنی نے دوسری شادی کی لیکن یہ بھی بے وفا نکلی اور انجام کاران دونوں بے وفا عورتوں نے قاآنی کی زندگی تباہ و برباد کر دی۔

۱۲۵۹ھ میں ایک طویل مدت کے بعد قاآنی اپنے وطن شیراز گیا اور اپنے دیرینہ دوستوں سے تجدید آشنائی کی، کچھ دنوں وہاں قیام کرنے کے بعد پھر تہران لوٹ آیا اور پھر شیراز گیا۔ ہم شہریوں نے اس کی کافی پذیرائی کی اور خصوصاً صاحب اختیار کی حکمرانی کے زمانے میں قاآنی کی زندگی نہایت آرام و آسائش میں گزری۔

لیکن رفتہ رفتہ شیراز کے ادیبوں کی ایک جماعت اس کو آزار پہنچانے لگی۔ صاحب اختیار کا بھی وہاں سے تبادلہ ہو گیا اور اس کی جگہ پر معتمد الدولہ منوچہر خان گرجی کی تقرری

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ہوگئی جس کو شعر وادب سے چنداں سروکار نہ تھا۔اس کا رویہ بھی قاآنی کے ساتھ اچھا نہ تھا چنانچہ ان لوگوں سے تنگ ہو کر وہ پریشان حال ۱۲۶۲ھ میں تہران آیا۔

کچھ دنوں بعد ادب دوست اور دانشمند شاہزادہ علی قلی میرزا اعتضاد السلطنت سے آشنا ہوا اور اس کے انعام واکرام سے سرفراز ہوا۔اسی کے وسیلہ سے ناصرالدین شاہ کی ماں اور خود ناصرالدین شاہ سے بھی متعارف ہوا اور اس کے دربار کا رسمی شاعر ہوا۔اس کے بعد قاآنی نے دائمی طور پر تہران میں سکونت اختیار کی اور اپنے افراد خاندان کو بھی وہیں بلالیا۔

۱۲۷۰ھ میں قاآنی مالی خولیا کے مرض میں مبتلا ہوا اور اسی سال ۵ شعبان چہارشنبہ کے روز راہی ملک بقا ہوا۔

قاآنی کا دیوان تہران، تبریز اور ہندوستان میں شائع ہوا ہے۔قاآنی کی زندگی میں اس کے منتخب اشعار ہندوستان میں شائع ہو چکے تھے۔اس کے بعد ہندوستان وایران کے مختلف حصوں میں اس کا کامل دیوان شائع ہوا اور وہ اشعار جو لوگوں کے پاس ادھر ادھر تھے اس میں شامل کئے گئے۔قاآنی کا دیوان پہلی مرتبہ ۱۲۷۴ھ میں اس کی وفات کے چار سال بعد تہران سے شائع ہوا۔اس کی اشاعت قاچاریہ شہزادوں میں سے ایک جلال الدولہ کے تعاون سے ہوئی۔ یہ شاہزادہ خود علم دوست اور شاعر تھا۔"جلال" اس کا تخلص تھا۔

یہ نسخہ قاآنی کا کامل ترین دیوان ہے جس میں ۲۱ سے ۲۲ ہزار تک اشعار ہیں۔اس

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

کے علاوہ بھی قاآنی کے بہت سارے اشعار ہیں جو جمع نہیں ہو سکے ہیں۔

قاآنی کا کوئی خاص سبک یا کوئی خاص مکتب ہرگز نہیں تھا، البتہ روانی و شیرینئ بیان میں ماہر تھا۔ ساتھ ہی اپنے معاصرین میں ممتاز تھا۔ ''شعر العجم'' میں شبلی نے لکھا ہے کہ

''شاعری او، شاعری تازہ نیست، بلکہ خواب فراموش شدۂ ہفت صد سالہ را گوئی بہ یاد آوردہ است''۔

تغزل اور تشبیب، وصف یار اور مناظر فطرت کے گوناگوں مضامین جسے قاآنی سے قبل فارسی زبان کے سیکڑوں شاعروں نے باندھا ہے اور اس کے بعد کے شاعروں نے بھی یہ عمل دہرایا ہے لیکن قاآنی کے یہاں اس عمل کا کچھ اور ہی مرتبہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قاآنی کے قصیدوں کو پڑھتے وقت قاری اسلاف شاعروں کو بھول جاتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قاآنی وہ پہلا شاعر ہے جس نے یہ زیبا اور رنگین شیوہ اختیار کیا ہے۔

قاآنی زبان کا نہایت غنی شاعر ہے، اسے لفظوں کے استعمال پر بے نظیر قدرت حاصل ہے۔ ہر کلمے کی ادائیگی پر وہ نہایت چیرہ دست معلوم ہوتا ہے اور اس عمل میں فارسی کا کوئی بھی شاعر اس کا ثانی نظر نہیں آتا۔ لیکن ان تمام خوبیوں اور شاعرانہ قدرت کے باوجود وصف و تشبیہ اور سخن سازی میں اس کے بیشتر قصائد مضمون کے اعتبار سے حقیر اور ناچیز ہیں۔ بہار کا قول ہے :

''قاآنی غث و سمین زیاد دارد۔ شعر ہای خوب دارد و شعر ہای بسیار بد ہم

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

دارد''

یہاں تک کہ اس کے کلام میں عروض اور دستوری عیب کے ساتھ ساتھ تشبیہات و سبک کی کمزوری بھی پائی جاتی ہے اور کبھی کبھی قاآنی کی پر گوئی اس مقام تک پہنچ جاتی ہے کہ اس کے کلمات کے طنطنے و طمطراق بھی اس عیب پر پردہ نہیں ڈال سکتے۔ جیسا کہ بہار اسی مقالہ میں کہتا ہے :

''روی ہمرفتہ درشعر قاآنی بر معنی وخیالات سطحی بر تخیلات عالیہ وتصورات غلبہ دارد''

دوسری جگہ کہتا ہے کہ :

''او یکہ تاز میدان الفاظ است''۔

قاآنی فقط قصیدہ گو شاعر ہی نہیں بلکہ وہ ایک عظیم مسمط نگار بھی ہے۔ وہ منوچہری کے مسمطوں کے قالب میں دل پذیر مضامین باندھتا ہے جو تقریباً سماعت پر گراں گذرنے والی چیز ہے۔لیکن انہی مسمطوں کو جب تغزل کے ساتھ وہ اپنے قصیدوں کے درمیان لاتا ہے تو اس کی عظمت شاعری کو زندہ و پائندہ کر دیتے ہیں۔

قاآنی نے غزل گوئی میں سعدی کی غزلوں کو اپنا پیشرو مانا ہے اور انہیں کی پیروی میں اس نے غزلیں لکھی ہیں، لیکن سعدی کے پایہ کی نہیں ہیں۔ کہتے ہیں کہ قاآنی خود اس نکتہ سے واقف تھا اور یہی وجہ ہے کہ اس نے غزلوں کو فصل زمستان کی ایک سرد رات میں

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

آگ میں ڈال دیا تھا۔

قاآنی انعام واکرام کے لئے ہر کس و ناکس کی مدح کرتا ہے اور اپنے ممدوحوں میں فضیلت و بلند ہمتی نہیں ڈھونڈتا۔ اس کی نگاہ میں ایرانیوں اور ان کے دردوغم کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ساتھ ہی ایران کی تاریخ کے اہم واقعات مثلاً محمد شاہ کی ہرات پر بے فائدہ لشکرکشی، بابی فرقے کے تین افراد کی عباس میرزا پر تیراندازی وغیرہ کی بھی اس کی نگاہ میں کوئی اہمیت نہیں۔

یہ ایک معروف قول کے مطابق یک طرفہ سکہ تھا۔ دوسری طرف قاآنی کے یہاں نیشدار اور زہر آگین ہجویہ اشعار بھی ملتے ہیں جس میں اس نے اپنی استادانہ مہارت کا استعمال کیا ہے۔ بدقسمتی سے درباری ہجویہ اشعار لوگوں پر حملہ اور اعتراض کی غرض سے کہے گئے ہیں اور اس کا لہجہ اس قدر سخت ہے کہ قاآنی کا شاعرانہ ہنر ابتذال کی حد تک چلا گیا ہے۔ ایک مشہور قصیدے میں جس کی ردیف ''ذ'' ہے اور جس میں اسماعیل کی بیوی کی داستان بیان کی گئی ہے اور وہ اشعار جو نظام العلماء کے بارے میں ہیں، قاآنی کے ہجویہ انداز پورے کمال پر ہے اور شاعری کی بے پرواز بان ایسی باتوں کا بھی کہہ ڈالتی ہے جو کہنے کے لائق نہیں ہیں۔

مجموعی طور پر قاآنی چاہے تشبیب کے اشعار ہوں یا غزل یا ہجویہ، رکیک سے رکیک الفاظ استعمال بھی نہایت بے پروائی سے کرتا ہے۔ عفت واخلاق کے خلاف میگساری و بد مستی کی محفلوں اور شاہد بازی وغیرہ کے واقعات کو نہایت فحش اور برملا بیان کرتا ہے اور غالباً

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

جنسی موضوعات، قاآنی کے کلام میں فطرت وطبیعت کے خلاف بیان ہوتے ہیں۔

قاآنی خودستائی اور خودستائش میں بھی حد سے زیادہ تجاوز کر جاتا ہے اور نالائق ترین وناسزاوارترین درباری لوگوں، حتی کہ نوکروں تک کی مدح میں ان کی ایسی ایسی صفتیں بیان کرتا ہے جو ان سے متصف نہیں ہیں۔ ان مبالغوں کے باوجود بھی وہ اپنے ممدوحوں کی چاپلوسی میں وفادار ثابت نہیں ہوتا ہے۔ یعنی اس کے ممدوح میں سے کوئی اگر مسند حکومت وریاست سے اتر جاتا ہے تو قاآنی اسے پہچانتا نہیں ہے اور ایسے لوگوں کو جنہیں وہ کبھی ''قلب گیتی''، ''روح عالم''، ''انسان کامل''، ''خواجۂ دو جہان''، ''مظہر باری'' اور ''رسانندۂ فیض خالق بہ مخلوق'' وغیرہ کے القاب سے نوازتا تھا، نہایت بے رحمی سے انہیں ''ظالم شقی'' کہتا ہے۔

قاآنی اپنی مادری زبان کے علاوہ عربی، ترکی، فرانسیسی زبان پر بھی قدرت رکھتا تھا لیکن قاآنی کی فرانسیسی زبان پر مہارت مبالغہ سے خالی نہیں معلوم ہوتا۔ اس لئے کہ وہ کبھی فرنگ نہ گیا اور باضابطہ طور پر اس کی تحصیل نہیں کی اور جتنی مہارت کا اس نے دعویٰ کیا ہے اتنی مہارت اس نے حاصل نہیں کی تھی۔ ۱۲۵۱ھ کے بعد قاچاریہ شہزادوں کے ساتھ جن کی خارجی زبان سیکھنے کے لئے خارجی معلموں کا انتظام کیا گیا تھا، قاآنی نے فرانسیسی زبان سیکھی۔

قاآنی نے ۳ سال کی مدت میں یعنی ۱۲۵۹ھ تا ۱۲۶۲ھ کے درمیان جب تہران میں تھا، اپنے قول کے مطابق ۳۔۴ ماہ تک انگریزی زبان کی تعلیم بھی حاصل کی تھی۔ غالبًا

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

قاآنی فرانسیسی اور انگریزی زبان سے اسی مختصر آشنائی کے باعث چاہتا تھا کہ اپنے طرز تفکر میں تغیر لائے۔

قاآنی نے اسلاف شاعروں کے خلاف اپنے اشعار میں عمیق فلسفی، عرفانی معانی و مضامین کا استعمال کم کیا۔ بیشتر فطرت اور زندگی سے سروکار رکھتا ہے۔ مثلاً اس کا ایک مختصر قطعہ جس میں ایک بوڑھے اور ایک بچے کے درمیان گفتگو ہے، ہزل امیر ہے۔ اس قطعہ کی خوبی یہ ہے کہ دونوں (پیر و طفل) کندزبان ہیں، ان شیرین کاری کے نمونے قدیم شاعروں میں کم ملتے ہیں۔ لہٰذا قاآنی کو اس سبک کا موجد کہنا چاہئے۔ قاآنی کے ایسے اشعار بہت نادر ہیں۔

قاآنی کی ایک نثری تصنیف ''پریشان'' بھی ہے جو سعدؔی کی کتاب ''گلستان'' کی پیروی میں لکھی گئی ہے۔ مطالب کے بیان میں رکاکت اور پردہ دری نے اس کتاب کے نثری اثر کو ضائع کر دیا ہے اور قدر و اعتبار کی نگاہ سے بالکل گر دیا ہے۔ ''پریشان'' جو محمد شاہ قاچار کی فرمائش پر لکھی گئی اور ۲۰ رجب ۱۲۵۲ھ میں مکمل ہوئی، چھوٹی بڑی ۱۲۱ حکایتوں پر مشتمل ہے اور بقول مؤلف ''جد و ہزلی چند درہم ریختہ و برخی نظم و نثر بہ ہم آمیختہ''۔ اس کتاب کا عمومی لحن تعلیم ہے۔ مؤلف کا ارادہ یہ تھا کہ ان تمام حکایتوں کے وسیلہ سے درس اخلاق کو عام کرے لیکن مؤلف اپنے اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا ہے۔

☆☆☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

(ii) (الف) انتخاب از کُلّیاتِ قا آنی

حکایت۔٦

وقتی حُسُودی کہ لب بملامتِ مَن کُشودہ بود یکی از دوستان جانی برآن عالم وقوف داد۔ چون آن سخنان شنفتم لختی برآشفتم۔ باز با خود گفتم کہ حَبیبا! آنچہ حسوداں گفتہ اند اگر درتست ترک کُن و اگر درایشان است ترا چہ فتادہ کہ تبرّا کنی۔

مشکل الفاظ اوران کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
دوست کی جمع	دوستان	حاسد کی جمع	حُسود
آ گاہی، واقفیت	وقوف	ہونٹ	لب
میں نے سنا	شنفتم	بُرائی	ملامت
کھولنا	کُشُودن	میں	من
بیزاری، برا	تبرّا	اے دوست	حبیبا

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ترجمہ : کہانی ۔۴

کسی دن ایک حسد کرنے والے نے میری برائی کے لئے لب کھولے (یعنی منہ کھولا) تھے۔ میرے جانی دوستوں (قریبی دوست) میں سے ایک نے اس کی خبر مجھے دی۔ جب وہ باتیں میں نے سنی، تھوڑا سا پریشان ہوا۔ پھر میں نے اپنے آپ سے کہا۔ اے دوست! جو کچھ حاسدوں (جلنے والوں) نے کہا ہے اگر وہ تجھ میں ہے تو چھوڑ دے اور اگر ان لوگوں میں ہے تو تجھے کیا پڑی ہے کہ تو لعن طعن (بُرا) کہے۔

مشق : مندرجہ ذیل الفاظ لکھ کر مشق کریں۔

حاسد	ملامت	وقوف	کُشُودن
حیبا	آ گاہی	تبرّا	شنفتم

سوالات :

سوال ۔۱ حاسدوں سے کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیے؟

سوال ۔۲ اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

(ب) انتخاب از پندِ لقمان

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ : یعنی ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی۔

حضرت لقمان کا ذکر قرآن شریف کے اکیسویں پارے میں ہے۔ایک پوری سورت ہی ان کے نام سے (سورۃ لقمان) ہے۔ان کی بعض وعظ و نصیحتوں کا قرآن شریف میں بھی ذکر ہے۔آپ حکیم لقمان کے نام سے دنیا میں مشہور ہیں۔۔بعض حضرات کا خیال ہے کہ آپ نبی تھے۔آپ کا صحیفۂ حکمت عرب میں مشہور تھا۔شاید آپ افریقہ کے رہنے والے تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت کچھ عطا کیا اور نوازا تھا۔آپ کا زمانہ تقریباً ۳۰۰۰ سال قبل مسیحؑ ہے۔لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحتیں کی تھیں ان کو ''پندلقمان'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔اس کی زبان صاف و سلیس اور سادہ ہے۔چھوٹے چھوٹے جملوں میں بڑی بڑی نصیحتیں اس میں کی گئی ہیں جو موجودہ دور میں بہت اہمیت کی حامل ہیں۔

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پندِلقمان

ای جانِ پدر! خدارا بشناس۔ ہر چہ از پند و نصیحت گوئی نخست بر آن کار کن۔ سخن بہ اندازۂ خویش گوئی۔ قدرِ مردُم بدان۔ حق ہمہ کس را بشناس۔ رازِ خود نگاہ دار۔ یار را وقتِ سختی بیاز ما۔ دوست را بسود و زیان امتحان کُن۔ از مردُم ابلہ و نادان بگریز۔ دوستِ زیرک و دانا گزین۔ در کارِ خیر جدّ و جہد نمائی۔ سخن بہ حجت مگوئی۔ یاران و دوستان را عزیز دار۔ با دوست و دشمن ابرو کشادہ دار۔ مادر و پدر را غنیمت دان۔ استاد را بہترین پدر شُمُر۔

مشکل الفاظ اور ان کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جانِ پدر	باپ کی جان (یعنی بیٹا)	زیرک	دانا، سمجھدار
پدر	باپ	نخست	اوّل، پہلا
خیر	بھلا، بھلائی	دوستان	دوست کی جمع
راز	بھید	گزین	اختیار کر
را	کو	نگہدار	محفوظ رکھ
جدو جہد	کوشش	با	ساتھ

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

سود	نفع، فائدہ	حجّت	دلیل
و	اور	امتحان	آزمانا، پرکھنا
مادر	ماں	ابرو	بھوَن
ابلہ	بےوقوف	یاران	یار کی جمع
شُمُر	شمار کر، گن	نادان	احمق
کشادہ	کھلا ہوا، کھلی ہوئی		

ترجمہ : لقمان کی نصیحت

اے باپ کی جان! (یعنی میرے بیٹے) اللہ تعالیٰ کو پہچان۔ جو کچھ وعظ و نصیحت تو بیان کرے (یعنی کہے) پہلے خود اس پر عمل کر۔ بات کو اپنے مرتبے کے مطابق بیان کر (یعنی کہہ) لوگوں کے مرتبے کو پہچان اور تمام آدمیوں کے حق کو پہچان۔ اپنے راز (بھید) کا خیال رکھ۔ دوست کو تکلیف کے وقت آزماؤ۔ دوست کو نفع و نقصان میں پرکھو (یعنی جانچو) بےوقوف اور نادان (نہ جاننے والے) لوگوں سے دور رہ (یعنی ان لوگوں سے بھاگ)۔ عقلمند اور دانا (جاننے والا) دوست کا انتخاب کرو۔ نیکی کے کام میں کوشش اور محنت کرو۔ بات چیت میں بحث (دلیل) مت کرو۔ مددگار اور دوستوں کو عزیز رکھ (یعنی پیارا) دوست اور دشمن کے ساتھ ابرو کشادہ رکھو (یعنی ان سے فراخ دلی اور خندہ پیشانی سے پیش آؤ) ماں اور باپ کی قدر کرو (یعنی ان کی قدر کو جان) اور استاد کو بہترین باپ شمار کر۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق :

مندرجہ ذیل الفاظ کولکھ کرمشق کریں۔

پدر	نصیحت	نخست	اندازہ	مردم
سختی	امتحان	ابلہ	نادان	زیرک
جدّ وجہد	حجّت	غنیمت	وعظ	صحیفہ

سوالات :

سوال۔۱ اس سبق سے کیا نصیحت ملتی ہے؟ مختصر بیان کریں۔

سوال۔۲ وعظ ونصیحت کرنے سے پہلے کیا کرنا چاہیئے؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

(iii) انتخاب ازغنچۂ فارسی

اس کتاب کو ڈاکٹر حافظ عبدالعلیم خاں ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی۔ریڈر شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے مرتب کیا ہے۔اس میں سے کچھ اقوال زرّین اور حکایتیں منتخب کی گئی ہیں جومختلف جگہوں سے مرتب نے اخذ کی ہیں۔

پہلی ''دانش'' اور دوسری حکایت ''سکندر اور حاضرین مجلس'' تیسری حکایت ''طوطی'' اور چوتھی ''بادشاہ ظالم''۔ان اقوال زرّین اور حکایتوں میں عقل و دانش، اخلاقیات، پندونصائح کا بیان صاف اور سلیس زبان اورآسان عبارت میں کیا گیا ہے جس کی موجودہ دور میں بہت اہمیت اور ضرورت ہے۔یہ ایسی حکایتیں ہیں جوسبق آموز ہیں اورزندگی میں ان پرعمل کرنے کی ضرورت ہے۔

☆☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

حکایت ۔ ۵ (دانش)

شرف و بزرگی بفضل وادب است نہ بہ اصل ونسل حکماء پارس گفتہ اند بہترین ہمہ چیزہا دانش است وآن کس کہ او بہ زیور علم آراستہ نیست از دایرۂ انسانیت بیرون باشد۔

نوشیروان عادل گفتہ است سرّ ہمہ نیکی ہا دانش است وشرف و بزرگی از دانش باشد۔ونیک آن کس بود کہ یارِاُو دانا باشد۔

منوچہر گفتہ دانش چون چراغِ روشن است اگر چہ بسیار چراغ ہا ازان فروزند، ہیچ نور از وکم نہ شود، چینیان گفتہ اند دانش آرایش دین و دنیا است و ہمہ چیزہا چون بسیار شود خوار وارزان گردد مگر دانش کہ ہر چند بیشتر شود عزیز شود۔

مشکل الفاظ اوران کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شرف	بزرگی	فراست	دانائی (عقل)
باشد	ہوگا	است	ہے
کس	شخص	سرّ	راز
حکماء	حکیم کی جمع (حکمت والا)	عادل	انصاف کرنے والا

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

نوشیروان	ایران کا ایک عادل بادشاہ	پارس	ایران
آن	وہ	بُود	تھا
ہمہ	تمام، سب	نیست	نہیں ہے
دانا	عقلمند	دانش	عقل
بیرون	باہر	بسیار	بہت
منوچہر	مشہور ایرانی بادشاہ	ہیچ	کچھ، کوئی
فروزند	روشن ہوتے ہیں	نور	روشنی
شود	ہوتا ہے، ہوتی ہے	ارزان	سستا
بیشتر	اکثر	آراستہ	سنوارا ہوا

ترجمہ : کہانی ۔۱ (عقل)

عزت اور بزرگی علم و ادب سے ہوتی ہے نہ کہ خاندان اور نسب سے۔ ایران کے علقمندوں نے کہا ہے کہ سب سے اچھی چیز عقل ہے اور وہ شخص جس کی شخصیت علم کے زیور سے آراستہ نہیں ہے وہ انسانیت سے باہر ہوگا۔

نوشیروانِ عادل نے کہا ہے کہ تمام نیکیوں کا راز عقل ہے۔ بڑائی اور بزرگی عقل سے ہوتی ہے۔ وہ شخص بھلا ہے جس کا دوست عقلمند ہو۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

منو چہر نے کہا ہے کہ عقل روشن چراغ کی طرح ہے اگر چہ اس سے بہت سے چراغ روشن ہوتے ہیں لیکن اس کی روشنی کم نہیں ہوتی ہے۔

ملک چین کے رہنے والوں نے کہا ہے کہ عقل دین و دنیا کی سجاوٹ ہے اور چیزیں جب زیادہ ہوتی ہیں تو ان کی قدر و قیمت کم ہوجاتی ہے مگر عقل کہ جتنی زیادہ ہوتی ہے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل الفاظ کو لکھ کر مشق کریں۔

شرف	فضل	حکماء	پارس
دانش	بیرون	زیور	عادل
منوچہر	سرّ	ہیچ	آرائش
ارزان	بیشتر	عزیز	بزرگی

سوالات :

سوال۔۱ مندرجہ بالا اقوال سے کیا نصیحت ملتی ہے؟

سوال۔۲ ایران کے حکماء نے عقل کی کیا تعریف بیان کی ہے؟

سوال۔۳ نوشیروان نے دانش کے بارے میں کیا کہا ہے؟

سوال۔۴ منوچہر نے عقل کے بارے میں کیا کہا ہے؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

حکایت ۔ ۲۵

سکندر و حاضرین مجلس

روزی سکندر بہ حاضرین مجلس گفت کہ گاہی کسی را محروم نہ کردم، ہر کس ہر چہ از من خواست بخشیدم شخصی آن وقت عرض کرد کہ خداوندا مرا یک درہم درکار است بہ بخش، سکندر فرمود کہ از پادشاہان چیزی محقّر خواستن بی ادبی است، آن شخص گفت کہ اگر پادشاہ را از یک درہم دادن شرم آید ملکی مرا بہ بخش سکندر گفت اول سوال کردی کم از مرتبۂ من و دیگر سوال کردی زیادا از مرتبۂ خود، ہر دو سوال بی جا کردی، آن شخص لا جواب و شرمندہ گردید۔

مشکل الفاظ اوران کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سکندر	مشہور بادشاہ	من	میں
از	سے	مجلس	محفل
روزی	ایک دن	خواست	چاہا
با	ساتھ	گفت	کہا
شخصی	ایک شخص	گاہی	کبھی

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

کسی	کوئی شخص	مرا	مجھ کو
را	کو	محروم	جس کو کچھ نہ ملے
درہم	سکّہ	درکار	ضرورت
پادشاہ	بادشاہ	محقّر	حقیر
خواستن	چاہنا	بخشد	بخشیے
زیاد	زیادہ	بی جا	بے ضرورت

ترجمہ : کہانی ۔۲۵ سکندر اور حاضرینِ مجلس

ایک دن سکندر نے مجلس کے لوگوں سے کہا کہ میں نے کبھی کسی کو محروم نہیں کیا ہے۔ جس شخص نے مجھ سے جو چاہا میں نے اس کو دے دیا۔اس وقت ایک شخص نے عرض کیا کہ اے بادشاہ! مجھ کو ایک درہم کی ضرورت ہے بخش دیجئے۔سکندر نے فرمایا کہ بادشاہوں سے حقیر چیزوں کا مانگنا بے ادبی ہے۔اس شخص نے کہا کہ اگر بادشاہ کو ایک درہم دینے میں شرم آتی ہے تو ملک مجھے بخش دے۔سکندر نے فرمایا۔پہلا سوال جو تو نے کیا میرے مرتبے سے کم ہے اور دوسرا سوال جو تو نے کیا تیرے مرتبے سے زیادہ ہے۔تو نے دونوں سوال بے کار کئے ہیں۔وہ شخص لاجواب اور شرمندہ ہو گیا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق :

مندرجہ ذیل الفاظ کولکھ کر مشق کریں۔

سکندر	حاضرین	مجلس	گفت	محروم	گاہی
عرض	خداوند	درہم	فرمود	پادشاہان	محقّر
خواستن	شرم	سوال	مرتبہ	بی جا	شرمندہ

سوالات :

سوال۔۱ سکندر نے حاضرین مجلس سے کیا کہا ؟

سوال۔۲ بادشاہوں سے کیا مانگنا چاہئیے؟

سوال۔۳ اس حکایت سے کیا نصیحت ملتی ہے؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

حکایت ۔۲۹ (طوطی)

شخصی یک طوطی پرورد،اوراز بان فارسی آموخت،طوطی در جواب ہرشخص می گفت ''دراین چہ شک''روزی آن شخصی طوطی رادر بازار برای فروختن بُرد،وصدروپیہ قیمت آن اظہار کرد،مُغلی ازطوطی پرسید کہ لائقِ صدروپیہ ہستی،گفت''دراین چہ شک''،مغل خوشنودشد وطوطی راخرید وبخانۂ خود بُرد۔ ہرسخن کہ بہ طوطی می گفت جواب آن''دراین چہ شک''یافت، دردلِ خودشرمندہ وپشیمان گردید وگفت حماقت کردم کہ چنین طوطی خریدم گفت''دراین چہ شک''،مغل راتبسّم آمدوطوطی راآزادکرد۔

مشکل الفاظ اوران کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شخصی	ایک شخص	پرسید	پوچھا
یک	ایک	گفت	کہا
پرورد	پالا،پالی	خوشنود	خوش
آموخت	سکھایا	خانہ	گھر
سخن	بات	دراین چہ شک	اس میں کیا شک

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

یافت	پایا	روزی	ایک دن
در	میں	برای	واسطے
خود	اپنا	فروختن	بیچنا
حماقت	بےوقوفی	صد	سو
تبسّم	مسکراہٹ	مغلی	ایک مغل
آمد	آیا	آزاد	رہا

ترجمہ : کہانی۔ ۲۹ (طوطی)

ایک شخص نے ایک طوطی پالی اوراس کوفارسی زبان سکھائی۔طوطی ہرشخص کے جواب میں کہتی''اس میں کیاشک''ایک دن وہ شخص طوطی کو بیچنے کے لئے بازارمیں لے گیااوراس کی قیمت سوروپیہ بتائی۔ایک مغل نے طوطی سے پوچھا کہ تو سوروپیہ کے لائق ہے۔اس نے کہا،اس میں کیاشک ہے۔مغل خوش ہوااورطوطی کوخریدکراپنے گھرلے آیا۔ہربات کہ جووہ طوطی سےکرتااس کاجواب (دراین چہ شک) اس میں کیاشک پاتا۔اپنے دل میں وہ شرمندہ اورپشیمان ہوااورکہا کہ میں نے اس طرح کی طوطی خریدکربےوقوفی کی ہے۔طوطی نے کہا کہ اس میں کیاشک۔مغل کوہنسی آگئی اورطوطی کوآزادکردیا۔

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق : مندرجہ ذیل الفاظ کولکھ کر مشق کریں۔

طوطی	پرورد	آموخت	فروختن	برای
صد	قیمت	اظہار	لایق	مغل
خوشنود	سخن	یافت	شرمندہ	پشیمان
حماقت	چنین	تبسّم	آزاد	صدروپیہ

سوالات :

سوال۔۱ طوطی کے مالک نے اس کو کون سی زبان سکھائی ؟

سوال۔۲ مغل نے کیا حماقت کی ؟

سوال۔۳ طوطی ہر چیز کے جواب میں کیا کہتی تھی ؟

سوال۔۴ مغل کو ہنسی کیوں آئی ؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

حکایت ۔۳۰

(پادشاہ ظالم)

روزی بادشاہِ ظالم تنہا از شہر بیرون رفت، شخصی را زیر درختی نشستہ دید۔ پرسید کہ پادشاہِ این ملک چگونہ است ظالم یا عادل، گفت بسیار ظالم است، بادشاہ گفت مرا می شناسی گفت نہ۔ بادشاہ گفت من سلطانِ این مملکت۔ آن مرد ترسید و پرسید، مرا می دانی پادشاہ گفت نہ، گفت پسرِ صالح سوداگرم ہر ماہ، سہ روز دیوانہ می شوم، امروز یکی از ان سہ روز است پادشاہ بہ خندید واورا ہیچ نہ گفت۔

مشکل الفاظ اوران کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
روزی	ایک دن	تنہا	اکیلا
پادشاہ	بادشاہ	بیرون	باہر
ظالم	ظلم کرنے والا	زیر	نیچے
نشستہ	بیٹھا ہوا	دید	دیکھا

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پرسید	پوچھا	چگونہ	کس طرح
عادل	انصاف کرنے والا	بسیار	بہت
منم	میں ہوں	سلطان	بادشاہ
مملکت	سلطنت	ترسید	ڈرا
پسر	لڑکا/بیٹا	ماہ	مہینہ
سہ	تین	خندید	ہنسا

ترجمہ : کہانی ۔ ۳۰

(ظالم بادشاہ)

ایک دن ظلم کرنے والا بادشاہ اکیلا شہر کے باہر گیا۔ایک شخص کو درخت کے نیچے بیٹھا دیکھا اور پوچھا کہ اس ملک کا بادشاہ کس طرح ہے؟ ظلم کرنے والا ہے یا انصاف کرنے والا۔اس شخص نے کہا 'بہت ظلم کرنے والا ہے'۔بادشاہ نے فرمایا۔تو مجھے جانتا ہے اس نے کہا نہیں۔بادشاہ نے فرمایا میں اس سلطنت کا بادشاہ ہوں۔وہ شخص ڈرا اور اس نے پوچھا 'آپ مجھے جانتے ہیں' بادشاہ نے کہا، 'نہیں'۔اس نے کہا میں صالح سوداگر کا بیٹا ہوں۔ ہر مہینے تین دن دیوانہ ہو جاتا ہوں اور آج انہیں تین دنوں میں سے ایک دن ہے۔بادشاہ ہنسا اور اس نے کچھ نہ کہا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق : مندرجہ ذیل الفاظ لکھ کر مشق کریں۔

ظالم	تنہا	بیرون	رفت	نشستہ	زیر
ملک	چگونہ	بسیار	سلطان	مملکت	مرد
صالح	پسر	ماہ	دیوانہ	خندید	ہیچ

سوالات :

سوال۔۱ بادشاہ نے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے شخص سے کیا پوچھا؟

سوال۔۲ سوداگر کے بیٹے نے کیا جواب دیا؟

سوال۔۳ درخت کے نیچے کون بیٹھا ہوا تھا؟

سوال۔۴ بادشاہ کو ہنسی کیوں آئی؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

انتخاب از کتاب اوّل

(iv) (الف) دبستانِ وزارت فرہنگِ ایران

جدید فارسی سیکھنے سکھانے کے لئے ''دبستانِ فرہنگ وزارتِ ایران'' نے ایک کورس مرتب کیا ہے۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ فارسی زبان کے طلبہ وطالبات بھی جدید فارسی سے آشنا ہوں۔ اسی کو مدّ نظر رکھتے ہوئے کچھ اسباق جو نصیحت آمیز اور صاف وسلیس بھی ہیں، ان کا انتخاب کتاب اوّل از دبستان وزارت فرہنگ ایران سے کیا جا رہا ہے۔ اس میں چھوٹے چھوٹے جملوں کا استعمال کیا گیا ہے تاکہ طلبہ وطالبات جدید فارسی کو بہ آسانی سیکھ سکیں اور سمجھ سکیں۔

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

(۱) دوستانِ آذر و دارا

آذر یک دوست خیلی خوب دارد۔اسم او ژالہ است۔دارا ہم یک دوست خیلی خوب دارد۔اسم او بیژن است۔یک روز ژالہ و بیژن بہ دیدن آذر و دارا آمدند۔ژالہ برای آذر یک خرگوشِ کوچک آوردہ بود۔بیژن ہم برای دارا یک جوجہ آوردہ بود۔آذر و دارا خیلی ذوق کردند از مادرشان خواہش کردند کہ بہ آنہا چائی و شیرینی بدہد۔مادر چائی حاضر کرد۔ چائی کہ حاضر شد با شیرینی خوردند۔بعد از آن ژالہ و بیژن خدا حافظی کردند و رفتند۔

☆

مشکل الفاظ اور ان کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خیلی	بہت	خوب	اچھا
است	ہے	کوچک	چھوٹا
دیدن	دیکھنا	بود	تھا
ہم	بھی	جوجہ	مرغی کا چوزہ
مادر	ماں	شیرینی	مٹھائی

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ترجمہ : (دوستان آذر و دارا)

آذر ایک بہت اچھا دوست رکھتا ہے۔اس کا نام ژالہ ہے۔دارا بھی ایک بہت اچھا دوست رکھتا ہے اس کا نام بیژن ہے۔ایک دن ژالہ و بیژن، آذر اور دارا کو دیکھنے کے لئے آئے۔(ملاقات کے لئے آئے) ژالہ آذر کے لئے ایک چھوٹا خرگوش لائی تھی۔بیژن بھی دارا کے لئے ایک مرغی کا چوزہ لایا تھا۔آذر اور دارا نے اس کو بہت پسند کیا۔یعنی بہت خوش ہوئے۔انہوں نے اپنی ماں سے خواہش ظاہر کی کہ وہ ان لوگوں کی چائے اور مٹھائی سے مہمان نوازی کریں۔یعنی چائے اور مٹھائی لائیں۔ماں چائے لائی۔ جیسے ہی چائے آئی انہوں نے مٹھائی کے ساتھ چائے پی۔اس کے بعد ژالہ اور بیژن رخصت ہوئے اور ایک دوسرے کو خدا حافظ کہا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق :

مندرجہ ذیل الفاظ لکھ کر مشق کریں۔

آذر	ژالہ	بیژن	دیدن	خرگوش	کوچک
ذوق	خواہش	چای	شیرینی	حاضر	بعد

سوالات :

سوال۔۱ آذر کے دوست کا کیا نام تھا؟

سوال۔۲ دارا کے دوست کا نام کیا تھا؟

سوال۔۳ ژالہ، آذر کے واسطے کیا چیز لائی؟

سوال۔۴ بیژن دارا کے لئے کیا لایا؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

(۲) کُمک بہ دیگران

یک روز صبح آذر دید کہ زہرہ ہم کلاسِ او ناراحت است بہ او گفت ''زہرہ جان! چرا ناراحتی؟'' زہرہ گفت ''کتابم گم شدہ و من مشق ننوشتہ ام''۔ آذر گفت ''غصّہ نخور! بیا کتابِ من بگیر و مشقت را بنویس''۔ زہرہ از آذر تشکر کرد و مشغولِ نوشتن شد۔ آموزگار کہ فہمید۔ آذر بہ زہرہ کُمک کردہ است۔ بہ او گفت۔ ''آفرین بہ تو! آدم خوب و مہربان ہر وقت کہ بتواند بہ دیگران کُمک می کُند''۔

مشکل الفاظ اور ان کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ہم کلاس	ہم جماعت	ناراحت	رنجیدہ
چرا	کیوں	غصّہ نخور	غصّہ مت کر
بیا	آ	کتابِ من	میری کتاب
را	کو	از	سے
آموزگار	استاد	کمک	مدد
آفرین	شاباش	او	وہ

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ترجمہ : (کمک بہ دیگران)

ایک دن آذر نے دیکھا کہ اس کی ہم جماعت زہرہ آرام میں نہیں ہے یعنی پریشان ہے۔اس نے کہا''پیاری زہرہ تم کیوں پریشان ہو؟''زہرہ نے کہا''میری کتاب کھوگئی ہے۔میں نے مشق نہیں لکھی ہے''۔آذر نے کہا''رنجیدہ مت ہو یعنی پریشان مت ہو! آؤ اور میری کتاب لےلو اور تمہاری مشق لکھو''زہرہ نے آذر کا شکریہ ادا کیا اور لکھنے میں مصروف ہوگئی''۔استاد نے سمجھ لیا کہ آذر نے زہرہ کی مدد کی ہے۔استاد نے اس سے کہا''شاباش! اچھا اور مہربان آدمی ہروقت کہ جب بھی اس سے ہوسکے دوسروں کی مدد کرتا ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل الفاظ لکھ کر مشق کریں۔

کمک	ناراحت	گفت	زہرہ	مشق	غصّہ	مشقت
تشکر	نوشتن	مشغول	آموزگار	فہمید	آفرین	مہربان

سوالات :

سوال۔۱ مندرجہ بالا سبق سے کیا نصیحت ملتی ہے؟

سوال۔۲ زہرہ کیوں پریشان تھی؟

سوال۔۳ استاد نے کیا کہا؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

(۳) پروینؔ اعتصامی

خانم پروینؔ اعتصامی دختر یوسف اعتصامی در سال ۱۲۸۵ شمسی در تبریز از مادر زاد تحصیلاتِ خود را در کالج امریکائی به پایان رسانید۔ پروینؔ ادبیات فارسی و عربی را نزدِ پدرش آموخت و آنان جا که اعتصامی از دانشمندان و ادیبانِ نامور بود۔ به پروینؔ در راهی که خواست کمک شایانی کرد۔ در فنِ شعر میانِ زنانِ عصر خویش بنوع پیدا کرد۔ دریغ که این بنوع که می توانست به رونقِ شعر و ادب کمک شایانی کند۔ زود سپری گردید و در شب شنبه ۱۶ فروردین ماه ۱۳۲۰ حالی جهان را ترک گفت۔ دیوانِ پروینؔ متجاوز از ۵۰۰۰ بیت است که با مقدمه ای به قلم استادِ سخن "ملکِ الشعراء بہارؔ" به چاپ رسید۔

(ماخوذ از محمد باقر۔ سخن داران معاصر)

مشکل الفاظ اور ان کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خانم	محترمہ	دختر	لڑکی، بیٹی
نامور	مشہور	نوع	قسم

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

نزد	پاس،قریب	خویش	اپنا
دریغ	افسوس	انان	آن کی جمع،وہ
تحصیلات	تحصیل کی جمع۔حاصل کرنا	فروردین	شمسی سال کا پہلا مہینہ، انگریزی کے مطابق مارچ

☆

ترجمہ : (پروین اعتصامی)

یوسف اعتصامی کی لڑکی محترمہ پروینؔ اعتصامی ۱۲۸۵شمسی میں تبریز میں پیدا ہوئی تھیں۔انہوں نے اپنی تعلیمات امریکا کے کالج میں پوری کی۔پروینؔ نے عربی و فارسی ادبیات کی تعلیم اپنے والد کے پاس رہ کر پوری کی۔اعتصامی کا شمار اس زمانے کے مشہور عالموں اور ادیبوں میں ہوتا تھا۔اس لئے پروینؔ نے جن علوم میں مدد چاہی اس میں کافی مددان کو ملی۔فن شعر وادب میں اپنے زمانہ کی عورتوں میں انہوں نے جدا گانہ رنگ اختیار کیا۔افسوس کہ یہ جدا گانہ رنگ جو شعر وادب کو بہت آگے بڑھا سکتا تھا جلد ہی ختم ہو گیا اور سنیچر کی رات ۱۶ رفروردین ۱۳۲۰شمسی میں اس دنیا کو چھوڑ دیا (یعنی انتقال ہو گیا)۔پروینؔ کے دیوان میں پانچ ہزار سے زیادہ اشعار ہیں جس کو مشہور شاعر ملک الشعراء بہارؔ نے اپنے مقدمہ کے ساتھ شائع کیا ہے۔

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق :

مندرجہ ذیل الفاظ کولکھ کر مشق کریں۔

خانم	دختر	تبریز	پایان	پروین	ادبیات
نزد	آموخت	دانشمند	نامور	خواست	کمک
نوع	عصر	دریغ	شب	ترک	دیوان
متجاوز	سخن	ملک الشعراء	رونق	مادرزاد	زود

سوالات :

سوال۔ا پروینؔ اعتصامی کس کی بیٹی تھیں؟

سوال۔۲ پروینؔ اعتصامی کے دیوان کو کس نے شائع کیا؟

سوال۔۳ پروینؔ اعتصامی کون سے سن میں پیدا ہوئیں؟

سوال۔۴ پروینؔ اعتصامی کا انتقال کب ہوا؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

گلستان

''گلستان'' سعدؔی کی شاہکار تصنیف ہے۔ یہ کتاب ۶۵۶ھ میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ سعدؔی ایک قادر الکلام شاعر اور معجز بیان نثر نگار تھے۔ فارسی ادبیات کی تاریخ میں سعدؔی کا مقام نہایت بلند ہے لیکن یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ ان کو یہ بلند مقام شاعری کی وجہ سے حاصل ہوا ہے یا نثر نگاری کے باعث۔ بہاؔر نے لکھا ہے کہ سعدؔی کی شخصیت اور استادانہ عظمت کو ''گلستاں'' میں دیکھنا چاہیئے۔ اگر اس چھوٹی سی مگر گرانقدر نثر کی کتاب کا وجود باقی نہ رہتا تو سعدؔی کی دو تہائی عظمت جاتی رہتی اور فارسی ادب اس گراں بہا اور عظیم ذخیرے سے محروم رہ جاتا کیونکہ ایسی کتاب نہ عصر گذشتہ میں لکھی گئی نہ زمانۂ آئندہ میں لکھی جائے گی۔ (بہاؔر، سبک شناسی، ج ۳ ص ۱۲۵)

''گلستان'' کو شیخ سعدؔی کے کلام کا خلاصہ اور لب لباب سمجھنا چاہیے۔ فارسی نثر میں کوئی کتاب اس قدر مقبول نہیں ہوئی جتنی ''گلستان'' مقبول ہوئی۔ ایران، افغانستان، ہندوستان اور پاکستان میں ''گلستان'' کسی نہ کسی صورت میں شامل نصاب ہے۔ اسے فارسی زبان کا ذوق رکھنے والا ہر شخص پڑھتا ہے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

گلستان میں ادبی اور اخلاقی مضامین ہیں اس وجہ سے ہر زمانے میں مقبول خاص و عام رہی ہے۔اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں روزمرّہ کی زندگی کے حالات و واقعات نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔حسن بیان اور لطف ادا نے اسے اور بھی دلچسپ بنادیا ہے۔

''گلستان'' ایک تمہید اور ۸ ابواب پر مشتمل ہے جس کی ترتیب حسب ذیل ہے :۔

باب اول : ''سیرت پادشاہان''

باب دوم : ''اخلاق درویشان''

باب سوم : ''فضیلتِ قناعت''

باب چہارم : ''فضیلتِ خاموشی''

باب پنجم : ''عشق و جوانی''

باب ششم : ''ضعف و پیری''

باب ہفتم : ''تاثیر ترتیب''

باب ہشتم : ''آداب صحبت''

یوں تو ''گلستان'' کے اسلوب پر مستقل ایک کتاب لکھنے کی ضرورت ہے لیکن

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

یہاں بقدر گنجائش اس کی صرف چند خصوصیات درج کی جاتی ہیں :

ا۔ سعدؔی عموماً چھوٹے چھوٹے فقرے لکھتے ہیں لیکن بقول مولانا حالؔی یہ ''ریشم کے لچھے معلوم ہوتے ہیں''۔ آپ کی نثر میں نظم کی سی روانی ہے۔

۲۔ ''گلستان'' کی تشبیہات بہت سادہ، شگفتہ اور تازہ ہیں۔

۳۔ ایجاز و اختصار کے معاملے میں بھی یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔ سعدؔی وسیع مضامین کو مختصر الفاظ میں اس طرح لاتے ہیں کہ معنیٰ کی ایک دنیا ان میں سما جاتی ہے۔ اس فن میں سعدؔی کے پایہ کو اور کوئی ادیب نہیں پہنچ سکا۔

۴۔ موزون، متناسب اور ہم آہنگ الفاظ کے استعمال میں بھی سعدؔی کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ ان کے جملوں اور فقروں سے وہی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو خوش آہنگ سُروں کو سننے سے پیدا ہوتی ہے۔ چند مثال ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

مثالیں :

''محال است کہ ہنرمندان بمیرند و بی ہنران جائے ایشان گیرند''

''نان جو خوردن و نشستن بہ از کمر زرین بستن و بخدمت ایستادن''

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

۵۔ آپ کے فقروں میں اتنی بے ساختگی پائی جاتی ہے کہ ان میں سے بعض کو ضرب المثل کا درجہ حاصل ہو گیا ہے مثلاً ''دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز''۔

توانگری بہ دل است نہ بمال
و بزرگی بہ عقل است نہ بسال

۶۔ مسجع و مقفع عبارت آرائی میں بھی سعدؔی کو مہارتِ کلی حاصل ہے۔انہوں نے نظم کی طرح نثر کے فقرات میں بھی اکثر سلاست و جامعیت کا خیال رکھا ہے اور مقفع و مسجع عبارت لکھی ہے کہ جملوں میں نزاکت، لطافت اور شعریت پیدا ہو گئی ہے۔

'' افعی کشتن و بچہ اش نگہداشتن کار خردمندان نیست''
'' ہنوز نگران است کہ ملکش با دگران است''

۷۔ سعدؔی کے گلستان کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ نثر میں اس خوبصورتی اور موزونیت کے ساتھ نظم کا پیوند لگاتے ہیں کہ وہ نثر کا ہی ایک حصّہ معلوم ہوتی ہے۔اس سے مضمون زیادہ موثر اور دلچسپ ہو جاتا ہے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

۸۔ سعدیؔ نے گلستان کی عبارت کو احادیثِ نبویؐ اور آیاتِ قرآنی سے بھی زینت بخشی ہے۔یہی وجہ ہے کہ مضمون میں بلندی پیدا ہوگئی ہے۔

''گلستان'' کے مطالعہ سے یہ بات بھی روشن ہوتی ہے کہ سعدیؔ کی حیثیت ایک معلّم اخلاق کی ہے۔انہوں نے بہت سے اخلاقی مسائل پر روشنی ڈالی ہے۔اس کتاب کا شاید ہی کوئی ایسا صفحہ ہوگا جس میں اخلاقی تربیت کا مؤثر سبق نہ ملتا ہو اور اس وجہ سے آپ کا مقام بھی بہت بلند ہے۔

سعدیؔ معلّم اخلاق تو تھے لیکن ان کے بعض اخلاقی نظریے عام اخلاقی نظریوں سے مختلف نظر آتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں کہ بادشاہِ وقت یا حاکم کی ہاں میں ہاں ضرور ملانی چاہیے خواہ وہ غلطی پر ہی کیوں نہ ہو۔اگر بادشاہ دن کو رات کہے تو کہو، جی ہاں رات ہی ہے۔وہ دیکھئے چاند چمک رہا ہے اور ستارے ٹمٹمارہے ہیں۔

اگر شہ روز را گوید شب است این
بباید گفت اینک ماہ و پروین

انسان کی عادت بدل جاتی ہے مگر اس کی فطرت نہیں بدلتی خواہ اسے کتنی ہی عمدہ تربیت کیوں نہ دلائی جائے لیکن یہ بھی اپنی جگہ پر درست ہے کہ کوئی شخص فطرتاً برا نہیں ہوتا۔دراصل ماحول کے اثر سے انسان برا یا بھلا ہوتا ہے۔سعدیؔ اس کے برعکس یوں

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

فرماتے ہیں کہ :

زمین شورہ سنبل بر نیارد
درو تخم عمل ضائع مگرادن

دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ :

نکوی بابدان کردن چنان است
کہ بد کردن بجای نیک مردان

اس شعر کا مفہوم اپنی جگہ، لیکن اونچے اخلاق کا تقاضہ یہ ہے کہ بُروں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کیا جائے۔ ممکن ہے اس طرح اس کی اصلاح ہو جائے۔

☆☆☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

سوانح مصلح الدین سعدیؔ شیرازی

عہد ایلخانی فتنہ وفساد کا دور ہے۔ سرزمین ایران میں بے گناہوں کے قتل وخونریزی کا عہد ہے، گھروں، مسجدوں، تعلیمی اداروں اور کتب خانوں کی ویرانی کا دور ہے، اسی پر فتن دور میں سعدیؔ شیرازی پیدا ہوئے جن کے ادبی کارناموں نے اہل ایران کے مجروح دلوں پر مرہم کا کام کیا۔

سعدیؔ کے نام میں محققین کے درمیان اختلاف رائے پایا جاتا ہے لیکن بیشتر محققین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان کا نام شرف الدین مصلح بن عبداللہ سعدیؔ تھا۔ آپ کی تاریخ پیدائش میں بھی شدید اختلاف ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کسی بھی قدیم تذکرے میں آپ کی پیدائش کا سال درج نہیں ہے۔ محققین نے آپ کی پیدائش کی دو تاریخیں لکھی ہیں ایک ۵۸۵ھ اور دوسری ۶۰۶ھ۔ آپ کے سلسلے میں یہ بھی لکھا ہے کہ آپ سو سال سے زاید زندہ رہے۔ رضا زادہ شفق نے گلستان جو ۶۵۶ھ میں تصنیف ہوئی، سے ایک شعر نقل کیا ہے جو یوں ہے :

ای کہ پنجاہ رفت و در خوابی!

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مگر این پنج روزہ در یابی

اور لکھا ہے کہ اس شعر کی روشنی میں ۶۰۶ ھ میں پیدا ہوئے ہوں گے۔مختلف قرائن کے پیش نظر یہی سال درست معلو ہوتا ہے۔آپ کی وفات ۶۹۱ ۔۶۹۴ ھ کے درمیانی سالوں میں خود ان کے وطن شیراز میں ہوئی اور وہ اسی شہر میں دفن ہوئے۔آپ کا مزار ''سعدیہ'' کے نام سے مشہور ہے اور زیارت گاہ خاص و عام ہے۔سعدؔی کی وفات کے مذکورہ سال سے تقریباً تمام تذکرہ نگار اور تاریخ نگار متفق ہیں۔

عین جوانی میں سعدؔی سایۂ پدری سے محروم ہو گئے جیسا کہ درج ذیل اشعار سے ظاہر ہے :

مرا باشد ز حال طفلان خبر
کہ در طفلی از سر برفتم پدر
من آنکہ سر تاجور داشتم
کہ سر در کنار پدر داشتم

سعدؔی کے اجداد اہل علم و دانش تھے اور علوم دینی میں شہرت رکھتے تھے۔خود فرماتے ہیں :

ہمہ قبلۂ من عالمان دین بودند
مرا معلم عشق تو شاعری آموخت

سعدؔی نے ابتدائی تعلیم شیراز میں حاصل کی اور اس کے بعد بغداد روانہ ہوئے اور

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

وہاں مشہور مدرسہ نظامیہ اور دوسری علمی محفلوں میں کسب علوم کیا۔ جوانی ہی سے بے چین طبیعت رکھتے تھے۔کسی ایک جگہ پابند ہوکر نہ رہے۔ساری دنیا میں گھومنا اور لوگوں کو دیکھنا چاہتے تھے۔ان کا وطن ایران مغلوں کے ہجوم میں گرفتار اور فارس خوارزم شاہیوں اور اتابکوں کی اولاد کی کشمکش میں مبتلا تھا۔اس لئے ان کا دل اپنے وطن سے اچاٹ ہوگیا اور پھرانہوں نے جہاں گردی شروع کر دی اور ۳۰ سے ۴۰ سال کی مدت مسافرت ہی میں گذاری۔ بغداد، شام اور مکہ سے لے کر شمالی افریقہ تک گھومتے رہے،مختلف شہر اور گونا گوں ملتوں کو دیکھا،مختلف مذاہب اور فرقوں سے واقف ہوئے اور مختلف طبقات انسانی سے اختلاط پیدا کیا۔غالبًا اس مسافرت کا آغاز غیاث الدین خوارزم شاہی کے حملۂ فارس کے سال یعنی ۶۲۲ھ سے ہوا ہوگا اور اگر گلستان کی بعض حکایتیں صرف شاعرانہ تخیلات نہیں ہیں تو سعدؔی نے کاشغر، ہندوستان اور ترکستان کا بھی سفر کیا ہے۔ایک روایت کی رو سے وہ مکہ کے سفر میں تبریز پہنچے اور وہاں اباقا آن صاحب دیوان اور اس کے بھائی سے ملاقات کی۔

اس طولانی سفر اور آفاق وانفس کی سیر کے بعد سعدؔی تجارت معنوی اور افکار عالیہ کی ایک دنیا لئے ہوئے شیراز واپس آئے۔وہاں ان کے ممدوح اور سرپرست اتابک ابو بکر بن سعد بن زنگی (۶۲۳۔۶۶۸ھ) حاکم تھا اور چاروں طرف امن وامان تھا،جیسا کہ سعدؔی فرماتے ہیں :

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

چو باز آمدم کشور آسودہ دیدم
پلنگا رہا کردہ خویٔ پلنگی

اسی عہد میں سعدیؔ کو فراغت نصیب ہوئی۔ لہٰذا انہیں تصنیف و تالیف کا خیال آیا اور ''گلستان'' و ''بوستان'' لکھی۔ اپنے نغموں اور اپنے کلام کو یکجا کیا۔ بکھرے ہوئے اشعار وقطعات کو مرتب کیا۔ سعدیؔ ان خوش نصیب شاعروں میں ہیں جنہوں نے اپنی جوانی کی ابتدا میں ہی اپنی شہرت کا غلغلہ سنا اور ان کی یہ ناموری اتابک ابوبکر کے زمانے میں کمال کو پہنچی جیسا کہ ''بوستان'' میں ایک جگہ فرماتے ہیں :

کہ سعدیؔ کہ گویٔ بلاغت ربود
در ایام بو بکر بن سعد بود

''گلستان'' اور ''بوستان'' کے علاوہ سعدیؔ کے قصائد، غزلیات، قطعات، ترجیع بند، رباعیات، مقالات اور عربی قصائد بھی ہیں جو ان کے کلیات میں جمع کر دیۓ گئے ہیں۔ سعدیؔ اتابکان فارس کے علاوہ صاحب دیوان اور اس کے بھائی عطا ملک جیسے مشاہیر سے بھی تعلق رکھتے تھے۔ ان کی مدح بھی کی ہے۔ اپنے زمانے کے شاعروں اور ادیبوں سے بھی ان کے تعلقات اچھے تھے۔ چنانچہ مجد ہمگر جو خود اتابک ابوبکر کے دربار سے منسلک تھا، سعدیؔ کے بارے میں لکھتا ہے :

از سعدیؔ مشہور سخن شعر روان جوی

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

کوکعبہ فضل است دلش چشمۂ زمزم

علاوہ ازیں خواجہ حافظؔ شیرازی، امیر خسروؔ دہلوی جیسے عظیم غزل گوشاعروں نے بھی سعدیؔ کی برتری اور بزرگی کو قبول کیا ہے۔

آیندہ نسلوں نے سعدیؔ کا جتنا اثر قبول کیا، دنیا میں ان کی جتنی شہرت ہوئی، مشرق خصوصاً ایرانی ادبیات پر انھوں نے جو اثر ڈالا ان کی یہ تمام خوبیاں نا قابل بیان ہیں۔

☆☆☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

(ب) انتخاب از گلستانِ سعدی

حکایت ۔ ۲۰

آوردہ اند کہ نوشیروانِ عادل را در شکارگاہی صیدی کباب می کردند ونمک نہ بود غلامی بُروستادوانیدند تا نمک آرد نوشیروان گفت بہ قیمت بستان تا رسمی نگرددودہ خراب نہ شود گفتند ازین قدر چہ خلل زاید، گفت بنیادِ ظلم اندر جہان اول اندک بودہ است و ہرکس کہ آمد بران مزید کرد تا بدین غایت رسید۔

قطعہ

اگر زباغِ رعیت ملک خورد سیبی
بر آورند غلامانِ او درخت از بیخ

بہ پنج بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد
زنند لشکر یانش ہزار مرغ بہ سیخ

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشکل الفاظ اور ان کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آوردہ اند	لوگوں نے بیان کیا ہے	صید	شکار
بود	تھا	نوشیروان	ایران کا مشہور بادشاہ
غلام	نوکر	روستا	گاؤں
تا	تک	بِستان	لے
دِہ	گاؤں	شود	ہوتا ہے یا ہوگا
چہ	کیا	خلل	نقصان
زاید	پیدا ہوگا	اندک	تھوڑا
مزید	زیادہ	آمد	آیا
غایت	انتہا	رسید	پہنچا
رعیت	رعایا، مخلوق	بیخ	جڑ
پنج	پانچ	بیضہ	انڈا
ستم	ظلم	روا	جائز

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ترجمہ : کہانی ۔ ۲۰

بیان کیا جاتا ہے کہ انصاف پسند نوشیروان کے لئے کسی شکارگاہ میں ایک شکار کے کباب تیار کر رہے تھے اور نمک نہ تھا۔انہوں نے ایک نوکر گاؤں کو روانہ کیا تا کہ نمک لے آئے۔نوشیروان نے حکم دیا۔دام دے کر لانا کہیں یہ رسم نہ پڑ جائے اور گاؤں تباہ نہ ہو جائے۔لوگوں نے کہا اتنے سے نمک سے کیا نقصان پیدا ہوگا۔اس نے کہا ظلم کی بنیاد دنیا میں پہلے تھوڑی ہی سی تھی پھر جو بھی آیا اس میں اضافہ کیا یہاں تک کہ اس درجہ کو پہنچ گئی۔

قطعہ (ترجمہ)

اگر بادشاہ رعایا کے باغ سے ایک سیب کھائے   تو اس کے نوکر جڑ سے درخت ہی اکھاڑ ڈالیں گے

اگر بادشاہ پانچ انڈے کے برابر ظلم جائز سمجھے   تو اس کے سپاہی ہزار مرغ کو سیخ پر چڑھا دیں گے

مشق :

مندرجہ ذیل الفاظ کو لکھ کر مشق کریں۔

نوشیروان	عادل	صید	نمک	رُوستا
قیمت بستان	قدر	خلل	زاید	بنیاد
اندک	مزید	غایت	رسید	رعیت
سیخ	پنج	بیضہ	ستم	لشکر

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

سوالات :

سوال۔۱ مندرجہ بالا حکایت سے کیا نصیحت ملتی ہے؟

سوال۔۲ نوشیروان عادل نے شکار گاہ میں کیا منگوایا؟

سوال۔۳ نوشیروان عادل کہاں کا رہنے والا تھا؟

سوال۔۴ ظلم کی بنیاد دنیا میں کیسے پڑی؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

حکایت ۔ ۲۲

مردم آزاری را حکایت کنند کہ سنگی بر سرِ صالحی زد۔ درویش را مجال انتقام نہ بود سنگ را نگاہ می داشت تا زمانی کہ ملک را بران لشکری خشم آمد و در چاہ کرد درویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت گفتا تو کیستی و این سنگ چرا زدی گفت من فلانم و این ہمان سنگ ست کہ در فلاں تاریخ بر سرِ من زدی گفت چندین روزگار کجا بودی گفت از جاہت اندیشہ می کردم اکنون کہ در چاہت دیدم فرصت غنیمت دانستم ۔

مثنوی

نا سزائی را کہ بینی بختیار — عاقلان تسلیم کردند اختیار

چون نداری ناخن درّندہ تیز — با بدان آن بہ کہ کم گیری ستیز

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد — ساعد سیمینِ خود را رنجہ کرد

باش تا دستش بہ بندد روزگار — پس بکامِ دوستان مغزش برآر

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشکل الفاظ اور ان کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مردم	لوگ	آزار	ستانا
سنگ	پتھر	صالح	نیک
درویش	فقیر	داشت	رکھا
خشم	غصّہ	چاہ	کنواں
چرا	کیوں	من	میں
ہمان	وہی	روزگار	زمانہ
اکنون	اب	فرصت	موقع
غنیمت	مناسب	ساعد	کلائی
باش	رہ	کام	مقصد

ترجمہ : کہانی ۔ ۲۲

ایک مردم آزار کا قصّہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ایک پتھر ایک نیک آدمی کے سر پر مارا۔اس فقیر میں بدلہ لینے کی طاقت نہ تھی۔وہ پتھر کو محفوظ رکھتا رہا۔اس وقت تک کہ بادشاہ کو اس سپاہی پر غصّہ آیا اور اس کو کنویں میں قید کر دیا۔فقیر اس جگہ پہنچا اور اس سپاہی

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

کے سر پر پتھر مارا۔اس نے کہا تو کون ہے اور تو نے پتھر کیوں مارا۔اس نے کہا میں فلاں ہوں اور یہ وہی پتھر ہے جو فلاں تاریخ کو تو نے میرے سر پر مارا تھا۔اس نے کہا تو اتنے زمانے تک کہاں تھا،فقیر بولا میں تیرے عہدے سے ڈرتا تھا اب جبکہ میں نے تجھے کنویں میں قید دیکھا تو موقع مناسب سمجھا!

ترجمہ مثنوی

جب تو کسی نالائق کو نصیبہ ور دیکھے (تو چُپ رہ کہ)
عقلمندوں نے ایسے موقع پر تابعداری اختیار کر لی ہے
جب تو پھاڑنے والے تیز ناخن نہیں رکھتا
تو بہتر یہ ہے بڑوں سے لڑائی مول نہ لے
جس نے فولادی بازو والے سے پنجہ لڑایا
اس نے اپنے چاندی کے سے نازک پہنچے کو ستایا
اس وقت تک ٹھہر جب تک زمانہ اسکے ہاتھ باندھے
پھر دوستوں کے اقبال سے اس کا بھیجا نکال دے

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق :

مندرجہ ذیل الفاظ لکھ کر مشق کریں۔

سنگ	صالح	درویش	مجال	انتقام	خشم
چاہ	اکنون	فرصت	غنیمت	ساعد	فولاد

سوالات :

سوال۔۱ مندرجہ بالا حکایت سے کیا نصیحت ملتی ہے؟

سوال۔۲ مردم آزار نے کس کے سر پر پتھر مارا؟

سوال۔۳ پتھر کو فقیر نے حفاظت سے کیوں رکھا؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

حکایت ۔ ۲۶

یکی را از ملوکِ عرب شنیدم کہ با متعلقانِ دیوان می گفت کہ مرسومِ فلان را چندانکہ هست مضاعف کنید کہ ملازمِ درگاه است و مترصّدِ فرمان و دیگر خدمتگاران بہ لهو ولعب مشغول و در ادائی خدمت متهاوِن صاحبدلی بشنید فریاد و خُرُوش از نهادش برآمد پرسیدندش کہ چہ دیدی گفت مراتبِ بندگان بدرگاهِ خدائے تعالیٰ همین مجال دارد۔

نظم

دو بامداد گر آید کسی بخدمت شاہ
سُوم ہر آئنہ دروی کند بلطف نگاہ

امید هست پرستندگانِ مخلص را
کہ ناامید نگردند ز آستان الٰہ

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشکل الفاظ اور ان کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
یکی	ایک	را	کو
از	سے	گفت	کہا
مرسوم	تنخواہ	مضاعف	دوگنی
ملازم	نوکر	مترصّد	منتظر
لہوولعب	کھیل کود	مشغول	مصروف
متہاون	سُست	خروش	شور
بامداد	صبح	لطف	مہربانی
فرمان	حکم	حرمان	محرومی
سیما	پیشانی	آستان	چوکھٹ

ترجمہ : کہانی ۔ ۲۶

میں نے عرب کے ایک بادشاہ کے بارے میں سنا کہ کچہری والوں سے کہہ رہا تھا کہ فلاں شخص کی تنخواہ جس قدر ہے اس سے دوگُنی کردو کیوں کہ وہ دربار کا حاضر باش ہے اور حکم کا منتظر رہتا ہے اور دوسرے خدمت گار کھیل کود میں مشغول اور خدمت کرنے میں

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

سُست ہیں۔ایک صاحب دل نے یہ بات سن لی فریاد اور شور کرنا شروع کر دیا۔لوگوں نے اس سے دریافت کیا کہ تو نے کیا دیکھا۔اس نے کہا کہ بندوں کے مرتبے خدا کے دربار میں بھی اسی طرح ہیں۔

ترجمہ نظم

دو روز صبح کو اگر کوئی بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو
تو تیسرے روز بادشاہ اس کو مہربانی سے دیکھے
اخلاص سے عبادت کرنے والوں کو یہ امید ہے
کہ وہ خدا کی چوکھٹ سے نا امید واپس نہ ہوں گے

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق :

مندرجہ ذیل الفاظ لکھ کر مشق کریں۔

ملوک	عرب	متعلقان	مرسوم
متردّد	لہوولعب	متہاون	خروش
مخلص	آستان	لطف	فرمان
مضاعف	بامداد	حرمان	پیشانی

سوالات :

سوال۔ا مندرجہ بالا حکایت سے کیا نصیحت ملتی ہے؟

سوال۔۲ بادشاہ نے کس غلام کی تنخواہ دوگنی کی؟

سوال۔۳ صاحب دل نے فریاداور شور کرنا کیوں شروع کیا؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

حکایت ـ ۳۶

دو برادر بودند یکی خدمت سلطان کردی و دیگری بسعی باز وخوردی باری این توانگر گفت درویش را کہ چرا خدمت نہ کنی تا از مشقتِ کارکردن برہی گفت تو چرا کارِ نہ کنی تا از مذلّتِ خدمت رستگاری یابی کہ خردمندان گفتہ اند کہ نانِ جوخوردن و نشستن بہ کہ کمرِ زرّین بستن وخدمت استادن۔

بیت

بدست آہک تفتہ کردن خمیر　　بہ از دست بر سینہ پیش امیر

قطعہ

عمرِ گرانمایہ درین صرف شد　　تاچہ خورم صیف و چہ پوشم شتا

ای شکم خیرہ بنانی بساز　　تا نہ کنی پشت بخدمت دوتا

مشکل الفاظ اوران کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
برادر	بھائی	یکی	ایک
سعی	کوشش	تونگر	مالدار

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

درویش	فقیر	چرا	کیوں
مشقت	محنت	خردمند	عقل مند
کردن	کرنا	نان	روٹی
کار	کام	جو	ایک قسم کا ناج ہے
بستن	باندھنا	استادن	کھڑا ہونا
صیف	کمزور	شتا	سردی
شکم	پیٹ	آہک	چونا

ترجمہ : کہانی ۔ ۳۶

دو بھائی تھے۔ایک بادشاہ کی نوکری کرتا تھا اور دوسرا اپنے بازو کی کمائی کھاتا تھا۔ایک مرتبہ اس مالدار نے اس فقیر کو کہا کہ تو بادشاہ کی نوکری کیوں نہیں کر لیتا تاکہ مزدوری کی محنت سے چھوٹ جائے۔اس نے کہا تو مزدوری کیوں نہیں کرتا تاکہ خدمتگاری کی ذلّت سے چھٹکارا حاصل کر لے۔اس لئے کہ عقلمندوں نے کہا ہے کہ جو کی روٹی کھالینا اور بیٹھ جانا زرّیں پٹی باندھنے اور دربار میں کھڑا رہنے سے بہتر ہے۔

ترجمہ بیت

ہاتھ سے گرم چونے کو گوندھنا　　امیر کے سامنے سینے پر ہاتھ رکھنے سے بہتر ہے

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ترجمہ قطعہ

قیمتی عمر اسی میں صرف ہوگئی　　که گرمیوں میں کیا کھاؤں اور جاڑوں میں کیا پہنوں
اے بے شرم ایک روٹی پر قناعت کر لے　　تاکہ خدمت گاری میں کمر دوہری نہ کرے

مشق :

مندرجہ ذیل الفاظ لکھ کر مشق کریں۔

برادر	خدمت	سعی	تونگر	درویش
مشقت	خردمند	نان	خوردن	نشستن
بستن	استادن	آہک	خیرہ	گرانمایہ

سوالات :

سوال۔۱　　مندرجہ بالا حکایت سے کیا نصیحت ملتی ہے؟

سوال۔۲　　حکایت میں عقلمندوں کا کیا قول نقل کیا ہے؟

سوال۔۳　　دو بھائی کیا کام کرتے تھے؟

☆☆☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Unit-III

حصۂ نظم

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

سوانح بزمؔی ٹونکی

سیدزین الساجدین ابن حمیداحسن متخلص بہ بزمؔی ٹونکی ۲۳؍اپریل ۱۹۳۱ء کو راجستھان کے مردم خیزضلع ٹونک میں پیدا ہوئے۔ پرورش و پرداخت والدمحترم کے سایۂ عاطفت میں پائی۔ بزمؔی کو اپنے نانا مولانا سیدمحمدطلحہ کی شفقت حاصل رہی جواورینٹل کالج لاہور کے پروفیسر تھےاورعربی وفارسی دونوں زبانوں کے ماہر تھے،اس کے علاوہ مولانا منظوراحمدکوثرسندیلوی،مولانا احمد ہاپوڑی اور مولانا رضی وغیرہ سے بھی اکتساب فیض کیا۔ دس نومبر۲۰۱۱ءکوبزمؔی نے اس جہانِ فانی کوخیر باد کہا۔ بزمؔی ٹونکی نے غزل ورباعی،قصیدہ سبھی اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہےاوران کےلوازمات کواپنی شاعری میں نہایت خوبی سے استعمال کیا ہے۔ وہ فارسی اوراردو دونوں زبانوں میں شاعری کرتے تھے۔ بزمؔی تصوف کے رمزآشنا تھے،ان کی شاعری میں تصوف کے مسائل نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں۔وہ اپنی بات کونہایت سادہ اورسلیس زبان میں کہتے ہیں لیکن اس سادگی میں بھی زبان کا چٹخارہ اورادبی چاشنی کا لطف موجود ہے۔ بندش کی چستی،عمدہ تراکیب نیزتشبیہ واستعارے کی برجستگی ان کے کلام کا نمایاں وصف ہے،ان کی شاعری میں قرآنی آیات، احادیث اوراصطلاح تصوف کا برمحل استعمال ان کی وسعت مطالعہ،بلندی تخئیل اور

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

قادرالکلامی پردال ہے۔ وہ شہر دلبراں کو حدیث دیگراں کے پیرایہ میں ایسی دلکش شاعرانہ زبان میں استعمال کرتے ہیں کہ زبان سے بے ساختہ ع

از دل خیزد بردل ریزد

نکل جاتا ہے۔فرماتے ہیں :

تبسم بر لب است وچشم پُرنم

بدین دوحرف از من داستان است

ابن احسن بزمیؔ راجستھان کے فارسی شاعروں میں ادبی، علمی، فنی اعتبار سے ایک ایسے شاعر تھے جو راجستھان میں فارسی شاعری کے پاسبان تھے۔

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

حمد

حمد ایک عربی لفظ ہے جس کے معنیٰ تعریف بیان کرنا ہیں۔

حمد اصطلاح میں اس نظم کو کہتے ہیں جس میں خدا کی تعریف بیان کی جائے اس کی ذات و صفات کا تذکرہ کیا جائے اس کے کمالات کو شعر کے پیکر میں ڈھال کر پیش کیا جائے۔

حمد میں شاعر اپنے پروردگار مالک دوجہاں کے اوصاف جلال وعظمت وبزرگی کا ذکر کرتا ہے اس کی قدرت کاملہ اور بندوں پر کی جانے والی نعمتوں کا ذکر اس کے پیش نظر ہوتا ہے۔حمد کے ذریعہ اس بات کو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اللہ کی ذات ستودہ صفات ہے تمام اچھائیوں کا مجموعہ اور برائیوں سے پاک وصاف ہے ہر اچھی صفت اس کے ساتھ لاحق ہے اور ہر بری صفت سے وہ مبّرا ومنزہ ہے، ہم سب اس کی نعمتوں کے سایہ میں زندگی گذار رہے ہیں ہمارا وجود اس کا رہین منت اور ہماری زندگی اس کے احسان کا پرتو ہے۔

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

(i) حمد بزمؔی ٹونکی

جُزرہِ شوقِ دل باو راہِ دگرنمی رسد　　ای زہی جادۂ نظر حیف مگرنمی رسد
کثرتِ نورِ مظہرش پاسِ جمالِ او کند　　تا بجمالِ ذاتِ او موجِ نظرنمی رسد
رنگِ وفا نمی شود در خورِ التفاتِ او　　تا بسر شکِ اہلِ دل خونِ جگرنمی رسد
سبزاگرنمی شود شاخِ طلب زخونِ دل　　دستِ سوالِ طالبان تابہ ثمرنمی رسد
گرنہ شود ز ماسوادور گدا گرِ عطا　　برسرِ آستانِ او کاسۂ سرنمی رسد
غوطہ زن است عالمی دریمِ عشقِ او مگر　　پیشِ زیانِ جان کسی تا بگہرنمی رسد
صورتِ معنویٔ او صاف ندید ہیچ کس　　برسرِ بامِ رفعتش ہیچ نظرنمی رسد
خیرہ شود نظر چنان تیرہ شود ہمہ جہان　　عشرتِ شامِ وصلِ او تا بسحرنمی رسد

بزمؔی اگرنمی شود شاملِ شوقِ فیض او
حرفِ ثنا بجامۂ اہلِ ہنرنمی رسد

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشکل الفاظ اوران کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جز	بغیر	دگر	دوسرا
جادہ	راستہ	سبز	ہرا
حیف	افسوس	کثرت	بہتات
ثنا	تعریف	رہ	راستہ
درخور	لائق،قابل	یم	گہراسمندر
رفعت	بلندی	حمد	تعریف

ترجمہ ۔ حمد

۱۔ اس (خدا) کی طرف پہنچنے کی راہ صرف شوق دل کی راہ ہے۔نظر کی راہ بھی (کیا) خوب ہے مگر افسوس وہاں تک اس کی رسائی نہیں ہے۔

۲۔ خدا کے مظاہر نور کی کثرت (ہی) اس کے جمال کا پاس ولحاظ کرسکتی ہے اسی لئے جمال ذاتی تک یہ رسائی نظر نہیں پہنچ سکتی ہے۔

۳۔ جب تک اہلِ نظر کے آنسو خونِ جگر میں تبدیل نہ ہوجائیں گے اس وقت تک رنگِ وفا التفات کے لائق نہیں ہوسکتا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

۴۔ اگر شاخ طلب خونِ دل سے سرسبز نہیں ہوتی ہے تو طالبوں کے دست سوال ثمر (پھل) تک نہیں پہنچ سکتے۔

۵۔ اگراس کی عطا کا طالب ماسوا سے دور نہیں ہوگا تو اس کے آستانہ تک کاسہ سر کی رسائی نہیں ہو سکتی۔

۶۔ ایک دنیا اس کے عشق کے ناپیدا کنار سمندر میں غوطہ زن ہے مگر بغیر نذر جان پیش کئے کوئی گوہر مراد تک کیسے پہنچ پائے گا۔

۷۔ اس کی صورت معنوی کو صاف صاف کوئی نہیں دیکھ سکا کیونکہ اس بام بلند و بالا تک کسی نظر کی رسائی ہی نہیں ہوئی۔

۸۔ (جب اس کے نور سے) آنکھیں چوندھیا جاتی ہیں اور سارا عالم تیرہ و تاریک معلوم ہوتا ہے لیکن اس کے وصل سے لطف اندوزی کی یہ شام صبح تک نہیں پہنچ پاتی ہے۔

۹۔ اے بزمیؔ! اگر اس کا فضل و کرم شوق کے شامل حال ہوتا تو (ہرگز ہرگز) اس کی حمد و ثنا کا متن بھی اہل ہنر کے قلم تک نہ پہنچ پاتا۔

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق :

۱۔ فارسی کے کسی شاعر کی حمد استاد کی مدد سے تلاش کرو اور اس کو زبانی یاد کرو۔

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ لکھ کر مشق کریں۔

جُز	جادہ	حیف	مظہر
جمال	درخور	التفات	سرشک
طالبان	ثمر	ماسوا	کاسۂ سر
یم	عشق	معنوی	اوصاف
ہیچ	خیرہ	وصل	سحر
فیض	ثنا	غوطہ	عشرت

سوالات :

سوال ۔۱ خدا تک پہنچنے کی راہ کون سی ہے؟

سوال ۔۲ شاخ طلب کس سے لبریز ہونی چاہیے؟

سوال ۔۳ گہر (گوہر مراد) تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے؟

سوال ۔۴ حمد کی تعریف بیان کریں؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

فارسی غزل کا تعارف

غزل کے لغوی معنٰی ہیں عورتوں سے باتیں کرنا یا عورتوں کی باتیں کرنا، اہلِ فن کی اصطلاح میں غزل شعر کے اس قالب کو کہتے ہیں جس میں محبوب کی سیرت وصورت اور محبّ کے حالات وجذبات کو بیان کیا جائے۔ وارداتِ عشق کی ترجمانی، اور زمانہ کی بدحالی کا تذکرہ اس کا خاص موضوع ہے۔ اس صنف میں ہر ایک شعر علیٰحدہ مضمون کا حامل ہوتا ہے، اس کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف یا صرف ہم قافیہ ہوتے ہیں اور باقی اشعار میں سے دوسرا مصرع قافیہ میں پہلے شعر کی پابندی کرتا ہے آخری شعر میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے اور اسے مقطع کہتے ہیں۔ اور بہترین شعر کو شاہ بیت یا بیت الغزل کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

فارسی میں غزل کی ابتداء تیسری ہجری صدی سے ہوئی جب رودکیؔ نے غزل کی صنف کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا۔ اس کے بعد چوتھی صدی ہجری میں دقیقیؔ طوسی نے اس کو اپنایا۔ یہاں تک کہ پانچویں صدی ہجری میں یہ صنف اپنے انتہا پر پہنچ گئی اور قصیدہ گو شعراء نے غزل کی طرف اپنی توجہ مبذول کی۔ خاقانیؔ اور نظامیؔ کی طرح قصیدہ گو شعراء نے

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

بھی اس صنف میں طبع آزمائی شروع کی۔ پھر صوفی شعراء کا زمانہ آیا تو حکیم سنائی نے غزل کو نئی جہت عطا کی جسے غزل عارفانہ کے نام سے جانا گیا۔غزل کے اس طرز کو عطار، رومی اور فخرالدین عراقی نے کمال پر پہنچا دیا۔

سعدی شیرازی نے اس میں عشق و عرفان کی آمیزش سے ایک نیا آہنگ پیدا کیا جس سے غزل فرش سے عرش تک پہنچ گئی۔اسی دوران ہندوستان کی سرزمین پر امیر خسرو اور آخرکار حافظ کی زبان پر اس غزل نے ترقی کی معراج طے کر لی مگر حافظ کے بعد غزل روبہ انحطاط ہوگئی اور جامی پر جاکر یہ سلسلہ رک گیا اور حسن دہلوی نے غزل کے گیسو سنوارے اور غزل کے حسن کو دوبالا کر دیا امیر خسرو کے بعد سلمان ساوجی اور خواجو کرمانی کے نام بھی غزل کی ترقی کے سلسلے میں قابل ذکر ہیں۔

فغانی سے غزل میں ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے جس میں سلاست کی جگہ پیچیدگی، استعارات کی بہتات تشبیہات کی رنگینیاں خیال بندی، مضمون آفرینی اور دقت پسندی کو فروغ ملا اس سلسلے میں عرفی، ظہوری، جلال، اسیر، طالب آملی اور کلیم ہمدانی کے نام قابل ذکر ہیں، اسی زمانے میں فیضی اور نظیری نے بھی عروس غزل کو سنوارنے میں نمایاں حصّہ لیا۔ پھر فارسی غزل میں ولی دشت بیاضی، علی، قلمی، میلی، وحشی یزدی اور شرف جہاں وغیرہ نے عاشقانہ و رندانہ مضامین کا اضافہ کیا اور ساتھ ہی لطافت خیال بھی پیدا کی، مغلوں کے آخری دور میں بیدل درد اور غالب وغیرہ نے غزل کی صنف کو اپنی شاعری کا

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

موضوع بنایااور مئے عرفان کے ذکر سے غزل کوایک نیا سوز وساز عطا کیا۔

ایران میں دورۂ مشروطیت میں شعر کی دیگر اصناف کی طرح غزل کو بھی ترقی ہوئی لیکن اس میں سیاسی اور اجتماعی عقاید وافکار کو بھی داخل کردیا گیا۔ اس میں عاشقانہ اور رندانہ مضامین بھی بیان کئے جاتے ہیں اس نئے دور میں غزل کو اپنانے والوں میں سیمین بہبانی، حسین منزوی، محمد علی بہمنی اور قیصر امین پور قابل ذکر ہیں۔

☆☆☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

سوانح حافظؔ شیرازی

شمس الدین محمد نام۔حافظؔ تخلص۔والد کا نام بہاء الدین تھا۔خاندانی پیشہ تجارت تھا۔کمسنی میں سایۂ پدری سے محروم ہوگئے اپنے شوق سے کچھ ابتدائی تعلیم حاصل کی۔قرآن مجید حفظ کرنے کی روایت بھی ملتی ہے۔کم عمری سے ہی شعروشاعری کا مشغلہ اختیار کیا ابتداء میں اپنی ناموزونیت کے لئے مشہور ہوئے لیکن دھیرے دھیرے نہ صرف کلام میں موزونیت بلکہ غضب کی تاثیر پیدا ہوگئی۔حافظؔ کا والہانہ اندازِ بیان ،رندی،سرمستی، جوش،جدّت ادا، ان کی پہچان ہے۔تصّوف کی چاشنی اور آفاقی صداقتوں نے ان کے کلام کو منفرد بنادیا۔ان کی غزل کی اہم خصوصیات میں جدّت ترکیب،بندش کی چستی،روزمرّہ ومحاورہ کا برمحل استعمال،شوقی وظرافت،واردات عشق کا انوکھا اندازِ بیان وغیرہ شامل ہیں۔حافظؔ نے پامال اور فرسودہ مضامین کو اپنی شاعری میں اس طرح برتا ہے کہ اس میں جاذبیت اور دل نشینی پیدا ہوگئی ہے۔پند وموعظت کے اسلوب میں حافظؔ کے یہاں خشکی نہیں اسی کے ساتھ اخلاقی مضامین بھی اس خوبی سے بیان کرتے ہیں کہ زبان سے بے ساختہ واہ واہ نکل جاتا ہے۔فارسی غزل کو حافظؔ نے جن بلندیوں سے ہم کنار کیا اس کی مثال نہیں ملتی ہے خود فرماتے ہیں۔

ندیدم خوشتر از شعرتو حافظؔ　　　بقرآنی کہ در سینۂ تو داری

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

حافظ شیرازی

۱۔ غزل (ii)

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند　　آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند
در دم نہفتہ بہ ز طبیبانِ مُدّعی　　باشد کہ از خزانۂ غیبم دوا کنند
معشوق چون نقاب ز رخ بر نمیکشد　　ہرکس حکایتی بہ تصوّر چرا کنند
چون حسنِ عاقبت نہ برندی و زاہدیست　　آن بہ کہ کارخود بر عایت رہا کنند
بیمعرفت مباش کہ درمن یزیدِ عشق　　اہلِ نظر معاملہ با آشنا کنند
بگذر ز کوئ میکد ہ تا زمرۂ حضور　　اوقاتِ خود ز بہرِ تو صرفِ دعا کنند
پیراہنی کہ آید از و بوئی یوسفم　　ترسم برادرانِ غیورش قبا کنند
حالی درونِ پردہ بسی فتنہ میرود　　تا آن زمان کہ پردہ برافتد چہا کنند
گر سنگ ازین حدیث بنالد عجب مدار　　صاحبدلان حکایتِ دل خوش ادا کنند
پنہان ز حاسدان بخودم خوان کہ مُنعمان　　خیر نہان برائی رضائی خدا کنند
مئ خور کہ صد گناہ ز اغیار در حجاب　　بہتر ز طاعتی کہ بر وی و ریا کنند

حافظ مُدام وصل میسّر نمی شود
شاہان کم التفات بحالِ گدا کنند

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشکل الفاظ اور ان کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آنانکہ	جولوگ، وہ لوگ	خاک	مٹی
کیمیا	سونا	آیابود	کاش ہوتا
گوشہ	کونہ، کنارہ	چشم	آنکھ
دردم	میرادرد	نہفتہ	پوشیدہ، چھپا ہوا
مدّعی	دعویٰ کرنے والا، شیخی بگھارنے والا	باشد	ہونا، ہوسکتا ہے، شاید
رخ	چہرہ	نمی کشد	نہیں کھنچتا ہے، نہیں اٹھاتا ہے
ہرکس	سارے ہر شخص	حکایت کنند	باتیں بتاتے ہیں
حسنِ عاقبت	اچھا انجام	تصوّر	خیال
رندی	آزادروی	معرفت	پہچان، جاننا
رعایت	مہربانی	من یزید	بازار، نیلام گھر

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

بگذر	گذر	زمرہ	گروہ، پارٹی
زمرۂ حضور	درباریوں کا گروہ	اوقات	وقت کی جمع
پیراہن	لباس، کپڑا، پوشاک	غیور	غیرت مند
برادران	برادر کی جمع بھائی	حال	حالے، اب، ابھی
درون	اندر	برافتد	اٹھ جائے گا
چہا	کیا	سنگ	پتھر
زمان	زمانہ، وقت	بنالد	روئے
عجب مدار	تعجب مت کرو	حاسدان	جلنے والے، حاسد کی جمع
صاحب دلان	دل والے، صاحب دل کی جمع	خیر نہان	پوشیدہ طور پر نیکی کرنا
رضا	رضامندی، خوشنودی	اغیار	غیر کی جمع
حجاب	پردہ، چھپا کر	طاعت	عبادت
ریا	دکھاوا	مدام	ہمیشہ
وصل	ملنا، ملاقات	گدا	فقیر
منعمان	دولت والے، منعم کی جمع	عجب مدار	تعجب مت کر

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ترجمہ (غزل۔۱)

جو خاک کو، نظر سے کیمیا کر دیتے ہیں۔ کاش ایک گوشۂ چشم ہماری طرف کر دیں۔

ڈینگیں مارنے والے طبیبوں سے، میرا درد پوشیدہ رہنا بہتر ہے۔ ہوسکتا ہے، کہ وہ غیب کے خزانے سے میری دوا کریں۔

جبکہ معشوق، چہرے سے نقاب نہیں اٹھاتا ہے۔ سب لوگ خیال سے، کیوں باتیں بناتے ہیں؟

جبکہ انجام کی خوبی، رندی اور تقوے سے نہیں۔ یہی بہتر ہے، کہ اپنا معاملہ مہربانی پر چھوڑ دیں۔

معرفت کے بغیر نہ رہ، اس لئے کہ عشق کے بازار میں۔ اہل نظر، جانکاروں کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں۔

شراب خانہ کے کوچہ پر سے گذر، تاکہ درباری گروہ۔ اپنے اوقات، تیرے لئے دعا میں صرف کرے۔

جس لباس سے، مجھے یوسف کی بو آرہی ہے۔ مجھے ڈر ہے، کہ اس کے غیور بھائی اس کو چاک کر دیں گے۔

اب پردے کے اندر بہت سے فتنے پیدا ہو رہے ہیں۔ دیکھو جبکہ پردہ اٹھ جائے گا کیا کریں گے؟

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

اگر اس قصّے سے، پتّھر رو پڑے تو تعجب نہ کر۔صاحب دل، دل کا قصّہ اچھی طرح بیان کرتے ہیں۔

حاسدوں سے چھپا کر، مجھے بلا لے کیونکہ سخی۔خدا کی رضا مندی کے لئے، چھپی بھلائی کرتے ہیں۔

شراب پی، اس لیے کہ سو گناہ غیروں سے چھپ کر اس عبادت سے بہتر ہیں، جو دکھاوے، اور ریا کاری سے کریں۔

اے حافظؔ! وصل ہمیشہ میسّر نہیں آتا۔بادشاہ، فقیر کی طرف کم توجّہ کرتے ہیں۔

مشق : غزل کے مطلع اور مقطع کو حفظ یاد کریں اور تشریح کریں۔

سوالات :

سوال۔۱ حسنِ عاقبت کس پر چھوڑنا چاہئے؟

سوال۔۲ عشق کے بازار میں اہل نظر کس کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں؟

سوال۔۳ پیراہن یوسف کی بو سے کیا ڈر لگ رہا ہے؟

سوال۔۴ سخی لوگ خدا کی رضا مندی کے لئے کیا کرتے ہیں؟

سوال۔۵ بادشاہ فقیروں کی طرف توجہ کم کرتے ہیں یا زیادہ؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

حافظؔ شیرازی

غزل۔۲

صبا بلطف بگو آن غزالِ رعنا را　　که سر بکوه و بیابان تو دادۂ ما را
بشکر آنکه توئی باد شاہِ کشورِ حسن　　بیاد آر غریبانِ دشت و صحرا را
شکر فروش که عمرش دراز باد چرا　　تفقُّدی نکند طوطئ شکر خارا
غرورِ حسن اجازت گر نداد ای گُل　　که پرسشی نکنی عندلیب شیدا را
بحسنِ خُلق توان کرد صید اہلِ نظر　　بدام و دانہ نگیر ند مرغِ دانا را
چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی　　بیاد آر حریفانِ بادہ پیما را
ندانم از چہ سبب رنگِ آشنائی نیست　　سہی قدانِ سیہ چشم و ماہِ سیما را
جز این قدر نتوان گفت در جمالِ تو عیب　　که خالِ مہر و وفا نیست روئ زیبا را،

در آسمان چہ عجب گر ز گفتۂ حافظؔ
سماعِ زہرہ برقص آورد مسیحا را

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشکل الفاظ اوران کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صبا	پُروا ہوا	بلطف	نرمی سے
غزالِ رعنا	خوبصورت ہرن، محبوب	کوہ	پہاڑ
بیابان	جنگل	کشور	ملک
بیاد آر	یاد رکھ	دراز	لمبی
تفقُّد	مہربانی	گل	پھول (محبوب)
عندلیب	بلبل	صید	شکار
دام	جال	دانا	عقلمند
بادہ پیمائی	شراب نوشی	سماعِ زہرہ	زہرہ کا گانا
سہی قدان	اچھے قامت والے	عجب	تعجب
جمال	حسن، خوبصورتی	رقص	ناچ

ترجمہ ۔ غزل۔۲

اے صبا! نرمی سے اس نازنین ہرن سے کہہ دے۔تو نے ہی ہمارا سر، کوہ و بیابان کے حوالہ کر دیا ہے۔

اس بات کے شکرانے میں، کہ تو ہی مملکتِ حسن کا بادشاہ ہے۔دشت و صحرا کے،

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پردیسیوں کو یاد رکھ۔

شکر فروش (خدا کرے) اس کی عمر دراز ہو کیوں۔ شکر خور طوطی پر مہربانی نہیں کرتا ہے؟

اے پھول! شاید حسن کے غرور نے اجازت نہیں دی۔ جو تو عاشق بلبل کی پرسش نہیں کرتا ہے۔

اہل نظر کو حسن اخلاق کے ذریعہ، شکار کیا جا سکتا ہے۔ سمجھدار پرند کو جال، اور دانے کے ذریعہ نہیں پکڑتے ہیں۔

جب تو دوست کے ساتھ بیٹھے، اور شراب نوشی کرے۔ تو آوارہ دوستوں کو بھی، یاد کرلیا کر۔

نہ معلوم دوستی کا رنگ کیوں نہیں ہے؟۔ سیدھے قد والوں، کالی آنکھ والوں، چاند جیسے چہرے والوں میں۔

تیرے حسن میں اس کے سوا کوئی عیب نہیں بتایا جا سکتا ہے۔ کہ حسین چہرے میں مہر ووفا کا تل بھی نہیں ہے۔

کوئی تعجب نہیں اگر حافظؔ کے کلام کو آسمان میں۔ زہرہ کا گانا، مسیحا کو وجد میں لے آئے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق :

مندرجہ بالا اشعار میں سے کوئی بھی دو شعر لکھیے، مشق کیجئے اور یاد کیجئے۔

سوالات :

سوال۔۱ مملکت حسن کی بادشاہی کا شکرانہ کیا ہے؟

سوال۔۲ اہل نظر کا شکار کس طرح کیا جاتا ہے؟

سوال۔۳ دوستوں کی محفل میں شراب نوشی کے وقت کس کو یاد کرنا چاہیئے؟

سوال۔۴ حسین چہرے میں کون سا تِل نہیں ہے؟

سوال۔۵ حافظؔ کے کلام سے آسمان میں کیا وقوع پذیر ہو سکتا ہے؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

حافظ شیرازی

غزل ۔۳

جانان ترا کہ گفت کہ احوالِ ما مپرس   بیگانہ گردو قصّۂ ہیچ آشنا مپرس
آنجا کہ لطفِ شاملِ وخلقِ کریمِ تست   جرمِ گذشتہ عفوکن و ماجرا مپرس
خواہی کہ روشنت شود احوالِ سرِّ عشق   از شمع پرس قصّہ زبادِ صبا مپرس
ہیچ آگہی ز عالمِ درویشیش نبود   آنکس کہ باتو گفت کہ درویش را مپرس
از دلق پوشِ صومعہ نقدِ طلب مجوی   یعنی ز مفلسان سخنِ کیمیا مپرس
دردفترِ طبیبِ خرد بابِ عشق نیست   ای دل بدرد خوکن ونامِ دوا مپرس
نقشِ حقوقِ خدمت واخلاص وبندگی   از لوحِ سینہ محوکن و نامِ ما مپرس
ما قصّۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم   از ما بجز حکایتِ مہرو وفا مپرس
من ذوقِ دردِ عشق تو دانم نہ مدّعی   از شعلہ پرس حال زپروانہ وا مپرس

حافظ رسید موسمِ گل معرفت مخوان
دریاب نقدِ عمر ز چون وچرا مپرس

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشکل الفاظ اور ان کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جانان	محبوب	کہ	کس نے
گفت	کہا	احوال	حالات، خیریت
بیگانہ	غیر	آنجا	اس جگہ
لطف	مہربانی	خلق کریم	اچھی عادتیں
جرم	گناہ	گذشتہ	پچھلا
ت	تیرا یا تیری	ماجراء	معاملہ، بات
خواہی	اگر تو چاہتا ہے	روشنت شود	تجھ پر روشن ہو جائے
سرّ عشق	عشق کا راز	ہیچ	کچھ
عالم	دنیا	نبود	نہ تھی یا نہ تھا
آنکس	جس شخص نے	دلق پوش	گدڑی پہننے والا
صومعہ	عیسائیوں کا عبادت خانہ	مفلسان	مفلس کی جمع، غریب
دفتر	کتاب	خرد	عقل
خوکن	عادت ڈال	لوح	تختی

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

محوکن	مٹا دے	مدّعی	دعویٰ کرنے والا،رقیب
مخوان	مت پڑھ	درِیاب	حاصل کر

☆

ترجمہ ۔ غزل۔۳

اے محبوب، تجھ سے کس نے کہا ہے، کہ میرے حالات نہ پوچھ۔ بیگانہ بن جا اور کسی آشنا کی بات نہ پوچھ۔

جہاں کہ تیری عام مہربانی ہے اور بھلے اخلاق ہیں۔ پچھلی خطا کو معاف کردے، اور گذشتہ بات نہ پوچھ۔

اگر تو چاہتا ہے، کہ عشق کے راز تجھ پر روشن ہو جائیں۔ شمع سے قصّہ پوچھ، بادِ صبا سے نہ پوچھ۔

اس کو درویشی کی دنیا کی، کچھ واقفیت نہ تھی۔ جس نے تجھ سے کہہ دیا ہے، کہ درویش کو نہ پوچھ۔

عبادت خانہ کے گدڑی پہننے والے سے، نقدِ عیش نہ ڈھونڈ۔ یعنی مفلسوں سے، کیمیا کی بات دریافت نہ کر۔

عقل کے طبیب کی کتاب میں، عشق کا باب نہیں ہے۔ اے دل! درد کی عادت ڈال، اور دوا کا نام نہ پوچھ۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

خدمت اور اخلاص اور بندگی کے حقوق کا نقش۔ سینہ کی تختی سے مٹا دے، اور ہمارا نام نہ پوچھ۔

ہم نے سکندر، اور دارا کے قصے نہیں پڑھے ہیں۔ ہم سے محبت، اور وفا کے قصّہ کے علاوہ، نہ پوچھ۔

میں تیرے دردِ عشق کا ذائقہ جانتا ہوں، نہ کہ رقیب۔ شعلہ سے حال پوچھ، پروانہ سے نہ پوچھ۔

اے حافظؔ! پھول کا موسم آ گیا معرفت کے قصّے نہ سنا۔ زندگی کا نقد حاصل کر لے، اور چون و چرا کے متعلق نہ پوچھ۔

مشق : مندرجہ بالا غزل کے دو اشعار زبانی یاد کریں اور لکھ کر مشق کریں۔

سوالات :

سوال ۔۱ عشق کے راز جاننے کے لئے کس سے پوچھنا چاہیئے؟

سوال ۔۲ عقل کا طبیب مرض عشق کی دوا نہیں جانتا ہے، تو مریض عشق کو کیا کرنا چاہئے؟

سوال ۔۳ عاشق نے کس کے قصّے نہیں پڑھے ہیں؟

سوال ۔۴ دردِ عشق کا مزہ عاشق جانتا ہے یا رقیب؟

سوال ۔۵ معرفت کے قصّے کا وقت کب نہیں ہوتا ہے؟

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

سوانح امیر خسروؒ

امیر خسروؒ ۶۵۱ھ میں پٹیالی (ضلع ایٹہ) میں پیدا ہوئے۔ان کے والد کا نام سیف الدین تھا جو چنگیزی حملوں کی وجہ سے ترک وطن کر کے ہندوستان آ گئے تھے۔خسروؒ نے ہوش سنبھالا تو ابتدائی تعلیم کی ابتداء ہوئی مگر وہ سبق پڑھتے پڑھتے شعر بھی کہنے لگے۔عربی وفارسی میں مہارت حاصل کی اور عروس سخن کے اسیر ہو گئے۔شعر وشاعری کا چرچہ ہر طرف ہونے لگا۔یہ بلبن کا زمانہ تھا۔ایک دن بلبن کے بیٹے (بغرا خاں) کے دربار میں امیر خسروؒ نے اپنے اشعار پڑھے،شہزادہ نے خوش ہو کر ایک لگن بھر کر روپے عطا کیئے۔ان کی شاعری کا شہرہ ایسا ہوا کہ دربار کے خاص شعراء میں شامل ہو گئے۔امیر خسروؒ کے ایک قریبی دوست حسن دہلوی بھی اسی دربار سے منسلک تھے۔دونوں ہی بادشاہ کے ساتھ جنگ میں بھی شامل ہوتے تھے۔ایک مرتبہ بادشاہ مارا گیا تو یہ دونوں دشمنوں کی قید میں چلے گئے۔دو سال کے بعد رہائی ملی۔

امیر خسروؒ نے بلبن کے بعد کئی بادشاہوں کا دور دیکھا۔خلجی حکمرانوں نے دہلی پر حکومت کی اور اس کے بعد تغلقوں نے دہلی پر اپنا پرچم لہرایا۔انہوں نے تمام بادشاہوں کا دور دیکھا اور وہ ان سے وابستہ بھی رہے اور حکومتوں کے اُتار چڑھاؤ سے ان کا واسطہ رہا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ وہ دربار سے جڑے ہوئے تھے۔امیر خسروؒ کو محبوب الٰہی حضرت

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی عقیدت تھی۔ جب انہوں نے حضرت نظام الدین اولیاء کے وصال کی خبر سنی تو بیقرار ہو گئے۔ گریہ وزاری اور نالہ وشیون کرتے ہوئے وہ بنگالہ سے دہلی آ گئے۔ اپنے پیرومرشد محبوب الٰہی کے مزار پر سیاہ کپڑے پہن کر مجاوری کرنے لگے اور تقریباً چھ مہینے کے بعد ۷۲۵ھ میں ان کی وفات ہوگئی اور پیرومرشد کے قریب ہی دفن ہوئے۔

ہندوستان میں امیر خسروؒ سے بڑا کوئی شاعر پیدا نہیں ہوا۔ غزل، مثنوی، رباعی، مرثیہ، قصیدہ، وغیرہ سبھی اصناف سخن میں اپنی قادرالکلامی کے جوہر دکھلائے۔ خسروؒ اگرچہ درباروں سے وابستہ رہے لیکن ان کی شاعری میں تصوف کی چاشنی ملتی ہے۔ مثنوی، غزل، قصیدہ، وغیرہ میں ان کے ہاں تہ دار پہلو ملتے ہیں۔ مثنوی میں اگر صوفیانہ باتیں ہیں تو جنگ و جدل کا بھی ذکر ہے۔ غزل میں عشق حقیقی اور عشق مجازی دونوں ہی رنگ ہیں۔ قصیدہ میں بادشاہوں کی تعریفیں تو کیں مگر ان کے سامنے دست طلب دراز نہیں کیا۔ وہ کہیں نہ کہیں سے صوفیانہ پہلو بھی نکال لیتے ہیں۔ مرثیہ میں اس قدر درد بھر دیتے ہیں کہ سننے والے پر زبردست اثر ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ دوسال کی قید میں لکھا گیا مرثیہ جب بلبن کے سامنے خسروؒ نے سنایا، جس کو سن کر بلبن اس قدر رویا کہ اس کو بخار آ گیا اور اسی بخار نے بلبن کو قبر تک پہنچا دیا۔ مختصر یہ کہ امیر خسروؒ فن شاعری کے ان ماہرین کی صف اول میں شمار کئے جاتے ہیں جنھوں نے عربی فارسی شاعری کو اعجاز و ایجاز عطا کیا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

تصانیف امیر خسروؒ

دیوان جو پانچ حصّوں پر مشتمل ہے ۔(۱)تحفۃ الصغر (۱۹سال کی عمر تک کی شاعری) (۲)وسط الحیات (۲۰ سے ۳۰ سال کی شاعری)(۳)غرۃ الکمال (۳۰ سے ۴۰ سال کی شاعری)(۴)بقیہ نقیہ (بڑھاپے کی شاعری)(۵)نہایۃ الکمال (اس میں زندگی کے آخری دور کی شاعری ہے)۔

امیر خسروؒ نے خمسۂ نظامی (نظامیؔ گنجوی کی پانچ مثنویاں) کے جواب میں پانچ مثنویاں بھی لکھی ہیں۔

(۱)مطلع الانوار ۔ نظامیؔ کے ’مخزن الاسرار‘ کے جواب میں لکھی۔

(۲)شیرین وخسرو۔ نظامیؔ کے ’خسرو شیرین‘ کے جواب میں لکھی۔

(۳)مجنوں ولیلیٰ۔ نظامیؔ کے ’لیلیٰ مجنون‘ کے جواب میں لکھی۔

(۴)آئینۂ سکندری۔ نظامیؔ کے ’سکندر نامہ‘ کے جواب میں لکھی۔

(۵)ہشت بہشت۔ نظامیؔ کے ’ہفت پیکر‘ کے جواب میں لکھی۔

ان کے علاوہ امیر خسروؒ کی اور بھی تصانیف ہیں۔ ’’قران السعدین‘‘،’’نُہ سپہر‘‘، ’’مفتاح الفتوح‘‘ یہ کتابیں ہندوستان کے بادشاہوں کے حالات زندگی اور ان کے اوصاف پر لکھی گئی ہیں لیکن ان کتابوں کی تاریخی اہمیت بھی بہت ہے۔

’’تغلق نامہ‘‘،’’ افضل الفوائد‘‘،’’ اعجاز خسروی‘‘، ’’مناقب ہند‘‘،’’ تاریخ

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

دہلی‘‘ بھی خسروؒ کی تصانیف ہیں۔

امیر خسروؒ ’’سبک ہندی‘‘ کے بانی ہیں۔انھوں نے ہندوستان میں فارسی ادب میں ہندی طرز کو شامل کیا۔ ہندی الفاظ کو فارسی میں جگہ دی۔امیر خسروؒ اگرچہ مثنویوں کے سبب جانے جاتے ہیں مگر ان کی غزلوں نے ہندوستان وایران کے شاعروں کے دلوں کو چھولیا ہے۔

امیر خسروؒ نے اپنی غزلوں میں عشق حقیقی اور عشق مجازی دونوں کا استعمال کیا ہے۔ ان کی غزلیں اتنی مشہور ومعروف ہیں کہ قوالی اور غزل سرائی کی جان سمجھی جاتی ہیں۔آج بھی ان کا صوفیانہ کلام روحانی محفلوں میں ذوق وشوق سے پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ان کا یہ شعر عشق حقیقی کی زندہ مثال ہے ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

امیر خسروؒ

غزل ۔ا (iii)

سَری دارم کہ سامان نیست اورا | بہ دل دردی کہ درمان نیست اورا
بہ راہ انتظارم ہست چشمی | کہ خوابی ہم پریشان نیست اورا
فرامش کرد عمرم روز را زآنک | شبی دارم کہ پایان نیست اورا
مرا ملکی است ای سلطان خوبان | کہ جز دلہا ویران نیست اورا
خطِ نوخیز ولب سادہ از آنست | خوش آن مضمون کہ عنوان نیست اورا
رخی داری کہ یگانہ در نکوئی | کہ ثانی ماہ تابان نیست اورا
ز خسروؒ او ہیچ ارگشت ناچیز | خیالی ہست اگر جان نیست اورا

مشکل الفاظ اور ان کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سامان	راحت، آرام، قرار	درمان	علاج، معالجہ، چارہ
راہ	راستہ	چشم	آنکھ

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

خواب	نیند	گریہ	رونا
ماندن	رہنا، ہونا	فراموش کردن	بھولنا
روز	دن	شب	رات
پایان	انتہا	ملکی	بادشاہت
سلطان	بادشاہ	دلہا	دل کی جمع
نوخیز	نوجوان	لب	ہونٹ
خوش	اچھائی	رخ	چہرہ
یگانہ	یکتا	نکوئی	نیکی
ثانی	دوسرا	ماہ	چاند
تابان	چمکدار	رو	چہرہ
مپیچ	مت موڑ	ار	اگر
گشت	ہوا	خیال	گمان، وہم

ترجمہ ۔ غزل۔ا

(ا) میرے پاس وہ سر ہے جس کو راحت و آرام اور قرار نہیں، دل میں ایسا درد ہے جو بے علاج ہے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

(۲) میری آنکھیں انتظار کی راہوں میں ایسی محو ہیں کہ نیند نے بھی اس کو پریشان نہیں کیا۔

(۳) اپنی عمر میں، میں دن کو بھول ہی گیا اس بناء پر کہ میری رات ایسی لمبی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

(۴) اے دلوں کے بادشاہ میری ایسی مملکت ہے جس میں ویران دلوں کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں۔

(۵) تیرے نئے نئے خط اور سادے ہونٹوں کی خوبصورتی کے بارے میں کیا کہا جائے، وہ ایسا عمدہ مضمون ہے جس کو کوئی عنوان نہیں دیا جا سکتا۔

(۶) تیرا چہرہ حسن میں وہ یکتائی رکھتا ہے کہ ماہ تابان میں بھی اس کا ثانی ہونے کی صلاحیت نہیں پائی جاتی ہے۔

(۷) خسرؔو سے چہرہ مت پھیر اگر چہ وہ ناچیز ہو گیا ہے وہ ایک خیال (واہمہ) تو ہے اگر چہ اس میں جان نہیں ہے۔

مشق : مذکورہ بالا اشعار میں سے دو شعر لکھیے، مشق کیجیے اور یاد کیجیے۔

سوالات :

سوال۔۱ محبوب کا چہرہ کیوں قابل رشک ہے؟

سوال۔۲ پوری دنیا کس پر فریفتہ ہے؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

امیر خسروؔ

غزل۔۲

کافرِ عشقم مسلمانی مرا درکار نیست
ہر رگِ من تار گشتہ حاجت زنار نیست

از سرِ بالینِ من برخیز ای نادان طبیب
دردمندِ عشق را دارو بجز دیدار نیست

شاد باش ای دل کہ فردا بر سرِ بازارِ عشق
مژدۂ قتل است گرچہ وعدۂ دیدار نیست

نا خدا در کشتی ما گر نباشد گو مباش
ما خدا داریم، ما را نا خدا درکار نیست

خلق می گوید کہ خسروؔ بت پرستی می کند
آری آری می کنم، با خلق ما را کار نیست

مشکل الفاظ اور ان کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مرا	مجھ کو	درکار	ضرورت
گشتہ	ہوا	حاجت	ضرورت
سر بالین	سرہانہ	بالین	بستر کا کنارہ
زنار	وہ دھاگا جو ہندو لوگ گلے میں پہنتے ہیں		

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

برخیز	اٹھ جا	دارو	دوا،علاج
بجز	علاوہ	شاد	خوش
باش	ہو	فردا	کل
مژدہ	خوش خبری	گر	اگر
گو	کہہ دو	ماداریم	ہم رکھتے ہیں
مارا	ہم کو	خلق	مخلوق
می گوید	کہتا ہے	بت پرستی	بت کو پوجنا
آری	ہاں	کار	کام
نیست	نہیں	می کند	کرتا ہے

ترجمہ ۔ غزل۔۲

(۱) میں عشق میں اتنا ڈوب چکا ہوں کہ نہ تو مجھے کافر کہنے کا اثر پڑتا ہے اور نہ (ظاہری) مسلمان بننا چاہتا ہوں، میری ہر رگ جاں تار بن چکی ہے اور مجھے زنار (یعنی علامت کفر) کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) اے نادان طبیب میرے سرہانے سے اٹھ جا، عشق کے مریض کا علاج دیدار کے علاوہ کچھ اور نہیں ہے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

(۳) اے دل! خوش ہوجا کیونکہ کل عشق کے بازار میں قتل کی خوشخبری ہے اگر چہ دیدار کا وعدہ نہیں ہے۔

(۴) ہماری کشتی میں اگر ناخدا نہیں ہے تو کہہ دو کہ نہ ہو نہ سہی ہم خدا رکھتے ہیں ہم کو ناخدا کی کوئی ضرورت نہیں۔

(۵) مخلوق کہتی ہے کہ خسروؔ بت پرستی (بتوں کی پوجا) کرتا ہے، ہاں ہاں میں کرتا ہوں مخلوق سے ہم کو کوئی سروکار نہیں ہے۔

مشق :

مندرجہ بالا اشعار میں سے دو شعر لکھئے، مشق کیجیے اور زبانی یاد کیجیے۔

سوالات :

سوال۔۱ شاعر کو زنّار کی حاجت کیوں نہیں ہے؟

سوال۔۲ عشق کے دردمند کا علاج کیا ہے؟

سوال۔۳ بازار عشق میں کس چیز کی خوش خبری ہے؟

سوال۔۴ کشتی میں ناخدا کی ضرورت کیوں نہیں ہے؟

سوال۔۵ مخلوق خسروؔ کے بارے میں کیا کہتی ہے؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

امیر خسروؒ

غزل۔۳

ای چہرۂ زیبای تو رشک بتان آزری
ہر چند وصفت می کنم درحسن زان زیبا تری

ہرگز نیاید درنظر نقشی ز رویت خوب تر
شمسی ندانم یا قمر حوری ندانم یا پری

آفاق راگردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام
بسیارخوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

عالم ہمہ یغمای تو خلق خدا شیدای تو
آن نرگس رعنای تو آوردہ کیش کافری

ای راحت آرام وجان باقدچون سروروان
زینسان مرودامن کشان کارام جانم میبری

عزم تماشا کردہ ای آہنگ صحرا کردہ ای
جان و دلِ ما بردہ ای اینست رسم دلبری

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری
خسروؔ غریب است و گدا افتادہ درشہرشما
باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان بنگری

مشکل الفاظ اوران کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
زیبا	خوبصورت	رُویت	تیراچہرہ
شمس	سورج	قمر	چاند
آفاق	دنیا	مہر	محبت
خوبان	حسین	زین سان	اس طرح
آہنگ	ارادہ	بردن	لے جانا
یغما	لوٹ (شیدا)	شیدا	عاشق
کیش	مذہب	گدا	فقیر،مفلس
باشد	چاہیے	بنگر	دیکھنا

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ترجمہ ۔ غزل۔۳

(۱) اے محبوب تیرا خوبصورت چہرہ آزر کے بتوں کے لئے باعث رشک ہے میں تیری تعریف چاہے جتنی کروں تو حسن میں اس سے بڑھ کر ہے۔

(۲) میری نگاہوں میں تیرے چہرے سے زیادہ خوبصورت کوئی نقش نہیں دکھائی دیا نہ تو میں کسی سورج کو جانتا ہوں نہ چاند کو نہ حور اور پری کو جو تجھ سے زیادہ خوبصورت ہو۔

(۳) میں پوری دنیا میں گھوما ہوں اور معشوقوں سے عشق بھی کیا ہے، بہت سے حسین بھی دیکھے ہیں لیکن تو کوئی اور ہی چیز ہے۔

(۴) پوری دنیا تیری محبت کے پنجے میں گرفتار ہے اور مخلوق تجھ پر فریفتہ ہے، اے نرگس رعنا تو ظلم وستم کے اعتبار سے مذہب کافری لایا ہے۔

(۵) اے جان کی راحت اور اے سرِ وروان کے قامت والے میرے محبوب اس طرح دامن چھڑا کے مت جا۔ اے آرام جان تم تو میری جان لئے جاتے ہو۔

(۶) تم نے سیر وتفریح کا ارادہ کر کے جنگل جانے کی ٹھان لی میرے دل و جان کو لوٹ لیا کیا یہی محبت کی رسم ہے،

(۷) میں تُو ہوگیا تُو میں ہوگیا میں جسم ہوگیا اور تُو روح ہوگیا تا کہ اس کے بعد کوئی یہ نہ کہے کہ میں اور ہوں اور تُو غیر ہے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

(۸) خسروؔ جو غریب اور ایک مسافر ہے تیرے شہر میں پڑا ہوا ہے تجھے خدا کے واسطے اس غریب الوطن پر بھی ایک نگاہ ڈالنی چاہیئے۔

☆

مشق :

مندرجہ ذیل اشعار میں سے دو شعر لکھیں، مشق کریں اور زبانی یاد کریں۔

سوالات :

سوال۔۱ محبوب کا چہرہ کس کے لئے قابلِ رشک ہے؟

سوال۔۲ عاشق دامن چھڑانے سے منع کیوں کرتا ہے؟

سوال۔۳ شاعر کا محبوب کہاں جانے کا ارادہ کر رہا ہے؟

سوال۔۴ خسروؔ آخری شعر میں محبوب سے کیا مطالبہ کرتے ہیں؟

سوال۔۵ پوری دنیا کس پر فریفتہ ہے؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مثنوی

مثنوی کا لفظ عربی کے لفظ مثنیٰ سے بنا ہے اور مثنیٰ کے معنیٰ دو دو کے ہیں اصطلاح میں بیت کے لحاظ سے ایسی صنف سخن اور مسلسل نظم کو کہتے ہیں جس کے شعر میں دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں اور ہر دوسرے شعر میں قافیہ بدل جائے لیکن سارے اشعار ایک ہی بحر میں ہوں مثنوی میں عموماً لمبے لمبے قصے بیان کئے جاتے ہیں نثر میں جو کام ایک ناول سے لیا جاتا ہے شاعری میں وہی کام مثنوی سے لیا جاتا ہے یعنی دونوں ہی میں کہانی بیان کی جاتی ہے۔ مثنوی ایک وسیع صنف سخن ہے جس میں تاریخی، اخلاقی اور مذہبی مضامین سموئے جاتے ہیں۔

مثنوی عموماً چھوٹی چھوٹی بحروں میں کہی جاتی ہے اور اس کے لئے چند بحریں مخصوص بھی ہیں اور شعراء عموماً اس کی پاسداری بھی کرتے ہیں لیکن مثنوی میں شعروں کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں ہے کچھ مثنویاں تو کئی کئی ہزار اشعار پر مشتمل ہیں فارسی میں، عطارؔ، نظامیؔ، مولانا رومؔ، خسروؔ، جامیؔ، اور فیضیؔ وغیرہ نے عمدہ مثنویاں لکھی ہیں۔

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

(iv) سوانح مولانا جلال الدین رومیؔ

مولانا جلال الدین رومی سلطان العلماء بہاء الدین محمد بن حسین الخطیبی ۶۰۴ھ میں بلخ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی ان کی وفات کے بعد سید برہان الدین ترمذی سے کسب فیض کیا۔ ۶۷۲ھ میں قونیہ میں انتقال ہوا اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔

رومیؔ کی سب سے اہم تخلیق مثنوی شریف ہے، تقریباً چھبیس ہزار اشعار اور چھ دفتروں پر مشتمل مثنوی ان کے افکار و خیالات کا گراں قدر سرمایہ اور ان کے اشعار کا عمدہ مجموعہ ہے اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ یہ فارسی زبان میں تصوف کا شاہکار ہے۔ مثنوی شریف مسلسل منظوم حکایات پر مبنی ہے۔ ان حکایات کے ذریعہ مذہبی اور عرفانی نتائج اخذ کئے گئے ہیں وہ تمثیل کے پیرایہ میں سیدھی سادی زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ قرآن مجید کی آیات اور احادیث نبوی وغیرہ کی صوفیانہ شرح و تفسیر بھی کرتے ہیں۔ اگرچہ اس حقیقت سے انکار نہیں کہ مثنوی شریف تصوف کی پہلی مثنوی نہیں ہے اور اس سے پہلے سنائیؔ اور عطارؔ وغیرہ صوفیانہ عقائد و افکار کی شرح میں عمدہ مثنویاں تصنیف کر چکے تھے لیکن یہ بھی سچ ہے کہ رومیؔ کا اپنا ایک الگ رنگ و آہنگ ہے اور انھوں نے صوفیانہ افکار و عقائد کی

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

تشریح میں جو سبک اختیار کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔مثنوی شریف کی مقبولیت،اہمیت اور افادیت کی وجہ سے اس کی مختلف شرحیں فارسی،ترکی اور دیگر ہندوستانی زبانوں میں تحریر کی گئیں اور دنیا کی متعدد زبانوں میں اس کے ترجمہ بھی ہوئے ہیں۔صرف ہندوستان میں اس کے کئی منظوم ومنثور ترجمے ہوئے،سچ ہی کہا گیا ہے۔

مثنوی مولوی معنوی
ہست قرآن درزبان پہلوی

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

انتخاب از مثنوی مولانا رومؔ

عتاب کردن حق تعالیٰ بموسیٰ علیہ السّلام بہر شبان

وحی آمد سوئی موسیٰؑ از خدا	بندۂ ما را ز ما کردی جُدا
تو برائی وصل کردن آمدی	نی برائی فصل کردن آمدی
تا توانی پا مَنِہ اندر فراق	کَاَبْغَضُ الْاَشْیَاءِ عِنْدِیْ الطَّلَاقِ
ہر کسی را سیرتی بنہادہ ایم	ہر کسی را اِصطلاحی دادہ ایم
در حقِ اُو مَدح در حقِّ تو ذَم	در حقِ اُو شہد و در حقِّ تو سَم
در حقِ اُو نور در حقِّ تو نار	در حقِ اُو ورد در حقِّ تو خار
در حقِ اُو نیک در حقِّ تو بد	در حقِ اُو خوب در حقِّ تو رَد
ما بری از پاک و ناپاکی ہمہ	از گران جانی و چالاکی ہمہ
من نکردم امر تا سُودی کُنم	بلکہ تا بر بندگان جودی کُنم
ہندیان را اِصطلاحِ ہند مدح	سِندیان را اِصطلاحِ سِند مدح
من نگردم پاک از تسبیحِ شان	پاک ہم ایشان شوند و دُر فشان
ما برون را ننگریم و قال را	ما درون را بنگریم و حال را

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ناظرِ قلبیم اگر خاشع بُوَد — گرچہ گفت ِ لفظ نا خاضع بُوَد
زان کہ دل جوہر بود گفتن عَرَض — پس طفیل آمد عَرَض جوہر غرض
چند ازین اَلفاظ و اِضمار و مجاز — سُوز خواہم سُوز با آن سُوز ساز
آتشی از عشق در جان بر فروز — سَر بَسر فکر و عبَارت را بسُوز
موسیا آداب دانان دیگر اند — سوختہ جان و روانان دیگر اند
عاشقان را ہر زمان سوزید نیست — بَردہِ و یران خراج و عُشر نیست
در خطا گوید وُراخاطی مگو — گر بُو د پُر خون شہید آن را مَشُو
خون شہیدان رااز آب اولیٰ ترست — این خطا از صدصواب اولیٰ ترست
در درونِ کعبہ رسمِ قبلہ نیست — چہ غم ار غوّاص را پا چیلہ نیست
تو ز سَر مَستان قلاؤ زی مجو — از رفو مرجا مہ چاکان را مگو
ملّتِ عشق از ہمہ ملّت جُداست — عاشقان را مذہب و ملّت خداست

مشکل الفاظ اوران کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وحی : اللہ پاک کا حکم جو فرشتوں کے ذریعہ نبیوں کے پاس آتا ہے			
آمد	آیا، آئی	جدا	الگ
وصل	ملنا	فصل	دوری، جدائی

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ناتوانی	جب تک ہوسکے	منہ	مت رکھ
فراق	جدائی	کس	شخص
ذم	برائی	نار	آگ
سَم	زہر	بد	برا
خار	کانٹا	بری	آزاد
گران	وزنی، بھاری	چالاکی	چستی

ترجمہ - چرواہے کی وجہ سے موسیٰؑ کا اللہ کا عتاب کرنا

اللہ تعالیٰ کی جانب سے حضرت موسیٰؑ پر وحی آئی۔ تو نے ہمارے بندے کو ہم سے جدا کر دیا۔

تو ملانے کے لئے آیا ہے۔ جدا کرنے کے لئے نہیں آیا ہے۔

جب تک ہوسکے جدائی میں قدم نہ رکھ۔ اس لئے کہ طلاق میرے نزدیک بری چیزوں میں سے سب سے بری ہے۔

ہم نے ہر شخص کی ایک طبیعت بنائی ہے۔ ہم نے ہر شخص کو ایک اِصطلاح دی ہے۔

اس کے حق میں تعریف ہے اور تیرے حق میں برائی ہے۔ اس کے حق میں وہ شہد ہے اور تیرے حق میں وہ زہر ہے۔

اس کے حق میں وہ نور ہے تیرے حق میں آگ ہے۔ اس کے حق میں وہ گلاب کا

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پھول ہے تیرے حق میں وہ کانٹا ہے۔

اس کے حق میں وہ اچھی ہے تیرے حق میں بری ہے۔اس کے حق میں وہ خوب ہے تیرے حق میں مردود ہے۔

ہم پاکی اورناپاکی سب سے منزّہ ہیں۔سستی اورچستی سب سے (منزّہ ہیں)۔

میں نے حکم اس لئے نہیں دیا کہ کوئی فائدہ اٹھاؤں۔بلکہ اس لئے کہ بندوں پر بخشش کروں۔

ہندوستان والوں کے لئے ہندوستان کی اصطلاح تعریف ہے۔سندھیوں کے لئے سندھ کی اصطلاح تعریف ہے۔

میں ان کی تسبیح سے پاک نہیں بنتا ہوں۔وہی پاک اورموتی برسانے والے بن جاتے ہیں۔

ہم ظاہراورقول کونہیں دیکھتے ہیں۔ہم باطن کواورحالت کودیکھتے ہیں۔

ہم قلب کودیکھنے والے ہیں اگروہ عاجزی کرنے والا ہو۔اگرچہ لفظی گفتگوعاجزی کی نہ ہو۔

اس لئے کہ دل جو ہر ہے،اورکہنا عرض ہے۔تو عرض ضمنی چیز ہے،جوہر مقصود ہے۔

یہ منہ سے بولنا اور دل میں چھپانا اور مجاز کب تک؟۔میں سوزہی سوز چاہتا

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ہوں،سوز سے موافقت کر۔

عشق کی آگ، جان میں روشن کر۔غور وفکر اور عبارت کو بالکل جلا دے۔

اے موسیٰ ؑ ! آداب جاننے والے دوسرے ہیں۔سوختہ جان اور سوختہ روح دوسرے ہیں۔

عاشقوں کو ہر وقت جلنا ہے۔اُجاڑ گاؤں پر خراج اور عشر نہیں ہے۔

اگر وہ غلط بات کہتا ہے تو اس کو خطا وار نہ کہہ۔اگر شہید خون میں لتھڑا ہو اس کو نہ دھو۔

شہیدوں کے لئے خون پانی سے بہتر ہے۔یہ غلطی سیکڑوں صحیح چیزوں سے زیادہ اچھی ہے۔

کعبہ کے اندر قبلہ رو ہونے کی رسم نہیں ہے۔اگر غوطہ خور کے پاس چپل نہیں ہیں تو کیا غم ہے؟

تو مستوں سے رہنمائی کی توقع نہ کر۔جامہ چاک لوگوں سے رفو کی فرمائش نہ کر۔

عشق کا مذہب تمام مذہبوں سے جدا ہے۔عاشقوں کا مذہب اور دین اللہ تعالیٰ ہے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق :

۱۔ مندرجہ بالا مثنوی کے دو شعر لکھ کر مشق کریں اور زبانی یاد کریں۔

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو لکھ کر مشق کریں۔

عتاب	وحی	موسیٰ	فراق	اصطلاح	خار
گراں	چالاکی	مدح	بود	سوز	عبارت
دانا	سوختہ	صواب	خطا	صد	غواص

سوالات :

مندرجہ بالا مثنوی کے دو شعر لکھ کر مشق کریں اور زبانی یاد کریں۔

سوال۔۱ حضرت موسیٰؑ پر وحی کس کی طرف سے آئی؟

سوال۔۲ طلاق بری چیز ہے یا اچھی؟

سوال۔۳ موسیٰؑ پر خفگی خدا کس وجہ سے ہوئی؟

سوال۔۴ موسیٰؑ کو خدا نے وصل کے لئے بھیجا یا فصل کے لئے؟

سوال۔۵ اشعار میں عشق کے بارے میں عاشق کو کیا نصیحت کی ہے؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Unit - I (iii)

علامہ اقبالؔ

ڈاکٹر سرمحمد اقبالؔ بیسویں صدی کے ایک معروف شاعر، مصنف، قانون دان، سیاستداں اور عظیم مفکر تھے، علامہ اقبال ۹رنومبر ۱۸۷۷ء کو برطانوی ہندوستان کے شہر سیالکوٹ میں شیخ نور محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ اقبال کے آباء واجداد قبول اسلام کے بعد اٹھارویں صدی کے آخر یا انیسویں صدی کے اوائل میں کشمیر سے ہجرت کر کے سیالکوٹ آئے اور محلّہ کھیتیاں میں آباد ہوئے اور یہیں علامہ اقبال کی پیدائش ہوئی، علامہ نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی اور مشن ہائی اسکول سے میٹرک اور سیالکوٹ سے ایف اے کا امتحان پاس کیا، زمانۂ طالب علمی میں انہیں میر حسنؔ جیسے استاد ملے جنھوں نے ان کی صلاحیتوں کو بھانپ لیا اور ان کی صحیح رہنمائی کی، شعروشاعری کے شوق کو فروغ دینے میں مولوی میر حسن کا بڑا دخل تھا۔ ایف اے کرنے کے بعد وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے لاہور چلے گئے اور گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے اور ایم اے کے امتحانات پاس کیے۔ یہاں ان کو پروفیسر آرنلڈؔ جیسے فاضل اور شفیق استاد مل گئے ۱۹۰۵ء میں علامہ اقبالؔ تعلیم کے لئے انگلستان چلے گئے اور کیمبرج یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا اور پروفیسر براؤن جیسے فاضل

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

اساتذہ سے رہنمائی حاصل کی۔ بعد میں وہ جرمنی چلے گئے جہاں میونخ یونیورسٹی سے فلسفہ میں پی.ایچ.ڈی.کی ڈگری حاصل کی۔

ابتداء میں انہوں نے ایم.اے.کرنے کے بعد اورینٹل کالج لاہور میں تدریس کے فرائض انجام دیئے لیکن بعد میں بیرسٹری کو مستقل طور پر اپنا پیشہ بنایا۔ وکالت کے ساتھ ساتھ آپ شعروشاعری بھی کرتے رہے ۱۹۲۶ء میں اقبالؔ پنجاب لجسلیٹو اسمبلی کے ممبر چنے گئے۔ ۱۹۳۱ء میں انہوں نے گول میز کانفرس میں شرکت کرکے مسلمانوں کی نمائندگی کی اور ۱۳/اپریل ۱۹۳۸ء میں انہوں نے داعی اجل کو لبیک کہہ کر ملت اسلامیہ کو سوگوار کر دیا۔

علاّمہ اقبالؔ کی فارسی شاعری کی خصوصیات کا کماحقہٗ جائزہ اس مختصر مضمون میں ممکن نہیں صرف ان کے فارسی کے کلام مختلف مجموعوں یعنی ''اسرار خودی''، ''رموز بیخودی''، ''پیام مشرق''، ''زبور عجم''، ''جاوید نامہ''، ''پس چہ باید کرد'' اور ''ارمغان حجاز'' کا مختصر تعارف پیش ہے۔

''پیام مشرق'' (۱۹۲۳ء) نظموں غزلوں اور قطعات پر مشتمل ہے اس کے دیباچہ میں خود اقبالؔ نے کہا ہے کہ اس کی تصنیف کا محرک جرمن حکیم گوئٹےؔ کا مغربی دیوان ہے۔ ''پیام مشرق'' کے موضوعات بھی وہی ہیں جو مثنوی کی صورت میں اسرار و رموز میں زیر بحث لائے گئے ہیں ان میں خودی اور بیخودی اور ان کے دیگر متعلقات ولوازمات مثلاً عشق، عقل، جنون، سخت کوشی، عمل پیہم، یقین کامل اور فقر واستغناء کا تذکرہ نظم، مخمس مسدس اور

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

دیگر اصناف کی صورت میں کیا گیا ہے۔

''پیامِ مشرق'' میں اقبالؔ کے افکار میں پختگی اور عظمت کا احساس ہوتا ہے اور ساتھ ہی شعریت کے اعتبار سے بھی یہ اسرار اور رموز دونوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔

''زبورِ عجم'' (۱۹۲۷ء) میں اپنا فلسفۂ حیات بقول عبدالواحد ''راگ اور نغمے'' کے پیکر میں پیش کیا ہے، ''زبورِ عجم'' کے چار حصّے ہیں پہلا اور دوسرا غزل اور نظموں پر مشتمل ہے، تیسرے حصّے میں ''گلشنِ راز جدید'' کے عنوان سے ایک مثنوی ہے جو شیخ محمودؔ شبستری کی مشہور تصنیف ''گلشن راز'' سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہے آخری حصے کا عنوان ''بندگی نامہ'' ہے یہ بھی مثنوی کے قالب میں ہے۔ زبور کی اہمیت کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اقبالؔ نے خود اس کے پڑھنے کی تلقین اپنے ایک اردو شعر میں اس طرح کی ہے۔

اگر ہے ذوق تو خلوت میں پڑھ ''زبورِ عجم''
فغانِ نیم شبی ہے نوائے راز نہیں

''جاوید نامہ'' ڈانتے کی ''ڈیوائن کامیڈی'' شیخ محی الدین عربی کی ''فتوحات مکیہ'' اور ابوالعلا معری کے رسالہ ''الغفران'' سے متاثر ہو کر لکھا گیا ''ڈیوائن کامیڈی'' اور فتوحات مکیہ میں زیادہ تر توجہ بقائے حیاتِ انسانی کے مسئلے پر دی گئی ہے کتاب کے آخر میں ''خطاب بہ جاوید'' کے عنوان سے شاعر نے نژادِ نو کو پیغامِ حیات دیا ہے۔

جس میں زندگی اور موت، حیات و کائنات، عقل و عشق، علم و فکر، فقر و درویشی اور

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

خودی وبیخودی کے وہ سارے مسائل زیر بحث ہیں جو اقبال کی فکر کے اہم اجزاء ترکیبی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

''پس چہ باید کرد ای اقوام شرق'' (۱۹۳۶ء) کی شان تصنیف یہ ہے کہ ایک مرتبہ علامہ بغرض علاج بھوپال تشریف لے گئے۔۳/اپریل ۱۹۳۶ء کی رات کو انھوں نے سرسید احمد خان کو خواب میں دیکھا۔ سرسید نے ان سے کہا کہ اپنی علالت کا ذکر بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں کرو اس کے بعد اقبآل نے بارگاہ رسالت میں کچھ شعر پیش کیے۔ تاہم انہوں نے بعد میں ملک وملت کے درپیش مسائل اوراس وقت کے سیاسی تناظر میں وقتاً فوقتاً کچھ اور اشعار بھی کہے جن کو یکجا کر کے مثنوی'' چہ باید کرد ای اقوام شرق'' کے نام سے شائع کی، یہ مثنوی اگر چہ مختصر ہے لیکن مضامین کی نوعیت، فکر، بصیرت اور فنی پختگی کے لحاظ سے ایک جامع تصنیف ہے۔

''ارمغان حجاز'' یہ شاعرِ مشرق کی اس طویل فکری مسافت کی آخری منزل ہے جس کا آغاز'' اسرار خودی'' سے ہوا تھا عمر کے آخری ایام میں علامہ کے قلب مضطر میں روضۂ اطہر کی زیارت کا ولولہ تڑپ رہا تھا لیکن علالت مانع سفر تھی اقبال کے طائرِ تخیل کے لئے جب ہفت افلاک کی حدود تنگ تھیں تو ہندوستان سے عرب تک کا سفر کس شمار میں تھا لہٰذا ان کا طائر فکر ذہنی اور تخیلی طور پر روضۂ حضور کی زیارت کرتا ہے اس طرح ہم اس کتاب کو ذہنی سفر نامۂ حجاز سے تعبیر کر سکتے ہیں'' ارمغان حجاز'' پانچ حصّوں میں ہے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

علامہ اقبالؔ کے کلام کا مطالعہ اس بات کو عیاں کرتا ہے کہ وہ آنے والے قافلہ کے طائر پیش رو تھے۔ انہوں نے ملت کو نویدِ بہار دی اس کی مردہ رگوں میں زندگی کی حرارت پیدا کی رومیؔ کی طرح اسرارِ حیات فاش کیے اور فتنۂ عصر رواں کا وہی توڑ کیا جو رومیؔ نے دور قدیم میں کیا تھا۔ یہ نا قابلِ تردید حقیقت ہے کہ اس دانائے راز نے اپنے جاندار اور حیات بخش فلسفے سے اپنی افسردہ اور شکست خوردہ ملت کو ایک نئی زندگی کا پیغام دیا۔ اس کی اقدار زندگی کو دوبارہ زندہ کیا۔ اس کو ایک نصب العین سے آشنا کیا اور اس نصب العین کے حصول کے لئے ایک منظّم ضابطۂ حیات پیش کیا مگر یہ حقیقت اپنی جگہ اٹل ہے کہ انہوں نے اپنے پیغام کو حرف وصوت اور تخیل ونغمہ کے جس دلآویز قالب میں ڈھالا وہ کم شاعروں کو نصیب ہوا ہے وہ دنیا کے ان عظیم شعرا میں ہیں جن کا کلام فلسفہ وشعر کی ہم آہنگی کا شاہکار ہے۔ ان کے کلام میں فکرِ بلند کے ساتھ ساتھ جذبے کی حرارت بھی ہے اور شعورِ حسن کی دولت بیکراں بھی۔ علامہ کا فارسی کلام نہ صرف ان کے فلسفۂ حیات کی مکمل تفسیر ہے بلکہ ان کے جمالیاتی ذوق کی بھی پوری طرح آئینہ داری کرتا ہے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ علامہ کا تعارف بین الاقوامی سطح پر ان کی فارسی شاعری کا مرہون منت ہے۔

حد تو یہ ہے کہ بنیادی طور پر کلاسیکی زبان میں اظہار فکر کرتے کرتے بعض جگہ وہ جدید فارسی کے الفاظ واصطلاحات نہایت چابکدستی سے استعمال کر جاتے ہیں جس کی بنیاد پر ان کے ایرانی نقاد بھی ان کی زباندانی کے معترف ہیں۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

نظم کی تعریف

نظم عربی زبان کا لفظ ہے۔لغت نویسوں نے نظم کے معنیٰ لڑی میں پرونا بتائے ہیں۔بعض حضرات کے نزدیک انتظام، ترتیب اور آرائش کا عمل بھی نظم کہلاتا ہے۔علمائے ادب نے متفقہ طور پر کلامِ موضوع کو نظم قرار دیا ہے اور یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ نظم ایسی شاعرانہ تخلیق ہے جس میں شاعر کسی تصور کو موضوع اور ربط و تسلسل کے ساتھ بیان کرتا ہے اور نظم کا لفظ ادبی اصطلاح میں دو معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہے۔اوّل یہ کہ نظم وہ صنف ہے جو نثر کے برعکس ہوتی ہے یعنی نظم کے اسالیب اور ہیئت کے لحاظ سے نثر سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔دویم یہ کہ صنفِ غزل کو چھوڑ کر باقی تمام اصناف نظم کے دائرے میں آتی ہیں۔ جن میں مثنوی، مرثیہ، قصیدہ، رباعی، مسدس اور قطعہ وغیرہ شامل ہیں۔یعنی غزل کی طرح نظم کی کوئی ایک مخصوص ہیئت مقرر نہیں ہے۔

غزل کے برعکس نظم ایک ایک مصرعے سے مل کر بنتی ہے۔نظم کسی ایک موضوع یا مفہوم پر مشتمل ہوتے ہوئے بھی اپنے تسلسل سے منسلک رہتی ہے۔فارسی نظم نگاروں میں جامع کمال شعراء گذرے ہیں جن میں ایرجؔ مرزا، ملک الشعراء بہارؔ، پروینؔ اعتصامی، پژمانؔ، نیماؔ یوشیج، فرخیؔ یزدی وغیرہ بہت مشہور و معروف ہیں۔

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Unit - III (v)

انتخاب از اشعار اقبال

(ا) ''فصل بہار''

(ا)

خیز کہ در کوہ و دشت خیمہ زد ابر بہار
مست ترنم ہزار۔طوطی و دراج و سار
بر طرف جوئبار کشت گل و لالہ زار
چشم تماشا بیار
خیز کہ در کوہ و دشت خیمہ زد ابر بہار

(۲)

خیز کہ در باغ و راغ قافلۂ گل رسید
باد بہاران وزید مرغ نوا آفرید
لالہ گریبان درید حسن گل تازہ چید
عشق غم نو خرید
خیز کہ در باغ و راغ قافلۂ گل رسید

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشکل الفاظ اور ان کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خیز	اٹھ	کوہ	پہاڑ
دشت	جنگل	چشم	آنکھ
فصل	موسم	دُرّاج	تیتر
سار	خوش آواز سیاہ پرند	طرف	کنارہ
جوئیبار	نہر	کشت	بونا، اگنا، کھیت
گُل	پھول	لالہ	پھول
تماشا	منظر	وزید	چلا، چلی
مرغ	پرند	نوا	آواز
درید	پھاڑا	حسن	خوبصورتی
تازہ	نیا	چید	چُنا
نو	نیا	خرید	خریدا
راغ	جنگل	رسید	پہنچا

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ترجمہ ۔ فصل بہار (۱)

اٹھو! (اور دیکھو) کہ پہاڑ اور جنگلوں میں موسم بہار خیمہ زن ہے اور ہر طرف بہار نے ڈیرہ ڈال دیا ہے۔طوطی، تیتر اور خوش آواز سیاہ پرندے بہار کی آمد پر خوشی اور مستی کے گیت گا رہے ہیں اور نہروں کے کناروں پر باغیچے لگے ہوئے ہیں اور پھلواریاں کھل رہی ہیں۔ان خوبصورت نظاروں کو دیکھنے کے لئے آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ کہسار و صحرا میں موسم بہار نے ڈیرہ ڈال دیا ہے۔

ترجمہ ۔ فصل بہار (۲)

اٹھو (اور دیکھو) کہ باغ اور صحرا میں گلوں کا موسم آ چکا ہے۔موسم بہار کی ہوائیں چل رہی ہے۔ایسے میں لالہ نے بھی اپنا گریبان چاک کر لیا ہے اور چمن کے تازہ پھولوں کا نکھار اور حسن عروج پر ہے اور سبھی محبت کے غم میں گرفتار معلوم ہوتے ہیں یعنی باغ کے تمام پرندے حسن چمن کے دیوانے ہو رہے ہیں۔اٹھو (اور دیکھو) کہ باغ اور صحرا میں گلوں کا موسم آ چکا ہے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق :

۱۔ مندرجہ بالا دو بندوں میں سے ایک بند کو لکھ کر مشق کریں اور زبانی یاد کریں۔

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو لکھ کر مشق کریں۔

طوطی	فصل	دُرّاج	چشم	کوہ	دشت
خیمہ	قافلہ	مرغ	تازہ	مست	زاغ

سوالات :

سوال۔۱ اوّل بند کی تشریح کیجئے؟

سوال۔۲ شاعر کے موسم بہار کی منظر کشی کو اپنے الفاظ میں لکھئے؟

سوال۔۳ کون کون سے پرندے مست ہو کر گا رہے ہیں؟

سوال۔۴ دوسرے بند کی اپنے الفاظ میں تشریح کیجئے؟

سوال۔۵ نہر کے کنارے کیا اُگ رہا ہے؟

سوال۔۶ ابر بہار کہاں کہاں خیمہ زن ہے؟

سوال۔۷ قافلۂ گل کہاں پہنچا ہے؟

سوال۔۸ حسن نے کیا چیز چُنی ہے؟

سوال۔۹ عشق نے کیا خریدا ہے؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

محاورہ مابین خدا و انسان

(۱) خدا

من از آب و گل یک جہاں آفریدم   تو ایران و تاتار و زنگ آفریدی
من از خاک پولاد ناب آفریدم   تو شمشیر و تیر و تفنگ آفریدی
تبر آفریدی نہال چمن را
قفس ساختی طائر نغمہ زن را

(۲) انسان

تو شب آفریدی چراغ آفریدم   سفال آفریدی ایاغ آفریدم
بیابان و کہسار و راغ آفریدی   خیابان و گلزار و باغ آفریدم
من آنم کہ از سنگ آئینہ سازم
من آنم کہ از زہر نوشینہ سازم

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشکل الفاظ اوران کے معانی

مابین	درمیان	من	میں
از	سے	آب	پانی
و	اور	گِل	مٹی
یک	ایک	آفرید	پیدا کیا
م	میں	خاک	مٹی
پولاد	فولاد (لوہا)	ناب	خالص
شمشیر	تلوار	تفنگ	بندوق
تبر	ایک قسم کی کلہاڑی	نہال	پودا
چمن	باغ	قفس	پنجرہ
طائر	پرندہ	را	کو
شب	رات	چراغ	دِیا
سِفال	مٹی کا برتن	ایاغ	شراب کا پیالہ
بیابان	جنگل	کوہسار	پہاڑی علاقہ
راغ	جنگل	خیابان	پارک، چمن، کیاری

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ترجمہ (۱) ۔ خدا

خدا انسان سے کہہ رہا ہے کہ میں نے دنیا کو ایک طینت (پانی اور مٹی) سے پیدا کیا ہے۔اس جہان میں سب برابر اور یکساں ہیں لیکن اے انسان تو نے اس دنیا میں لوگوں کو ایرانی، تاتاری اور زنگی جیسے مختلف ناموں میں بانٹ دیا ہے۔ میں نے خالص فولاد پیدا کیا ہے تو نے اس فولاد سے تیر، تلوار اور تفنگ بنا ڈالے۔اے انسان تو نے اپنی بے رحم فطرت کے ہاتھوں مجبور ہو کر چمن کے درختوں کو کاٹنے کے لئے اسی فولاد سے کلہاڑی بنا ڈالی اور خوش الحان پرندوں کو قید کرنے کے لئے اس فولاد سے ان کے پنجرے بھی بنا دئے۔

ترجمہ (۲) ۔ انسان

خداوند تعالیٰ کی ایسی بات سن کر انسان اپنے جواب میں کہتا ہے۔اے خدا تو نے رات بنائی تو میں نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں سے اس رات کی تاریکیوں میں روشنی بکھیرنے کے لئے چراغ بنائے۔اے خدا تو نے مٹی پیدا کی تو میں نے اسی مٹی سے پیالہ اور دوسرے برتن بنا لئے۔تو نے بیابان کہسار اور جنگل پیدا کئے ہیں تو میں نے ان کو پھولوں کا چمن، کیاریاں اور گلزار و لالہ زار بنا دیا ہے۔اے خدا میں وہ ہوں جس نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں سے پتھر کو صیقل کر کے آئینہ بنا دیا ہے اور زہر سے تریاق پیدا کر دیا ہے۔

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق :

مندرجہ ذیل الفاظ کولکھ کر مشق کریں۔

محاورہ	پولاد	ناب	شمشیر	تبر	تفنگ
نہال	قفس	چمن	نغمہ	شب	سفال
ایاغ	بیابان	کوہسار	راغ	خیابان	سنگ

سوالات :

سوال۔۱ خدانے کیا کیا چیزیں بنائی ہیں؟

سوال۔۲ انسان نے خداداد صلاحیتوں سے کیا کیا چیزیں بنائی ہیں؟

سوال۔۳ دنیا کس چیز سے پیدا ہوئی؟

سوال۔۴ انسان نے قفس کس کے لئے بنایا؟

سوال۔۵ انسان نے پتھر سے کیا بنایا؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

سوانح بزمؔی ٹونکی

سید زین الساجدین ابن حمید احسن متخلص بہ بزمؔی ٹونکی ۲۳/اپریل ۱۹۳۱ء کو راجستھان کے مردم خیز ضلع ٹونک میں پیدا ہوئے۔ پرورش و پرداخت والد محترم کے سایۂ عاطفت میں پائی۔ بزمؔی کو اپنے نانا مولانا سید محمد طلحہ کی شفقت حاصل رہی جو اورینٹل کالج لاہور کے پروفیسر تھے اور عربی و فارسی دونوں زبانوں کے ماہر تھے، اس کے علاوہ مولانا منظور احمد کوثر سندیلوی، مولانا احمد ہاپوڑی اور مولانا رضی وغیرہ سے بھی اکتساب فیض کیا۔ دس نومبر ۲۰۱۱ء کو بزمؔی نے اس جہانِ فانی کو خیر باد کہا۔ بزمؔی ٹونکی نے غزل و رباعی، قصیدہ سبھی اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے اور ان کے لوازمات کو اپنی شاعری میں نہایت خوبی سے استعمال کیا ہے۔ وہ فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں شاعری کرتے تھے۔ بزمؔی تصوف کے رمز آشنا تھے، ان کی شاعری میں تصوف کے مسائل نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں۔ وہ اپنی بات کو نہایت سادہ اور سلیس زبان میں کہتے ہیں لیکن اس سادگی میں بھی زبان کا چٹخارہ اور ادبی چاشنی کا لطف موجود ہے۔ بندش کی چستی، عمدہ تراکیب نیز تشبیہ و استعارے کی برجستگی ان کے کلام کا نمایاں وصف ہے، ان کی شاعری میں قرآنی آیات، احادیث اور اصطلاح تصوف کا برمحل استعمال ان کی وسعت مطالعہ، بلندی تخیل اور

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

قادرالکلامی پر دال ہے۔ وہ شہر دلبراں کو حدیث دیگراں کے پیرایہ میں ایسی دلکش شاعرانہ زبان میں استعمال کرتے ہیں کہ زبان سے بے ساختہ ع

از دل خیزد بردل ریزد

نکل جاتا ہے۔فرماتے ہیں :

تبسم بر لب است وچشم پُرنم

بدین دوحرف ازمن داستان است

ابن احسن بزمیؔ راجستھان کے فارسی شاعروں میں ادبی،علمی،فنی اعتبار سے ایک ایسے شاعر تھے جو راجستھان میں فارسی شاعری کے پاسبان تھے۔

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

(vi) انتخاب از کلامِ بزمؔی ٹونکی

نظم ۔ تصوف

چہ خوش گفتہ ابو قاسم جنید شیخؒ بغدادی　　خدا رحمت کُند آن کاملِ راہِ طریقت را
کسے گر آرزُو دارد کہ باشد صوفی کامل　　بورزد بہرِ تکمیل صفا این ہشت خصلت را
بداند مقصدِ ''مِمَّا تُحِبُّون'' از کلام حق　　برسمِ حضرت ابراھیمؑ میخواہد سخاوت را
سرِ خُود را نہد پیش قضا بہر رضائے حق　　رضا چون حضرت اسمٰعیلؑ آموزد طبیعت را
بہر یک امتحانِ غم بماند صابر وشاکر　　دہد چوں حضرتِ ایوبؑ ذوق صبر طینت را
نیاید حرفِ اُف برلب دو پارہ ہم اگر گردد　　بداند رَمز چوں حضرت زکریاؑ اشارت را
ز اَقرب اجنبی گشتن مسافر در وطن بودن　　بطور حضرتِ یحییٰؑ بورزد وضع غربت را
شود بے ساز وسامان کاسۂ وشانہ بیندازد　　برنگ حضرت عیسیٰؑ بیاموزد سیاحت را
پیٔ ردِّ تکاثر بہر نفس ناطقہ باید　　زثوب صوف پوشد چوں کلیم اللہؑ جسامت را
کند ''اَلْفَقْرُ فَخْرِی'' جزوِ جانِ خویشتن صوفی　　بطورِ فخر ورزد فعلِ ایں ختمِ رسالتؐ را

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشکل الفاظ اور ان کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صوفی : اون کا کپڑا پہننے والا ۔ فقیروں کی اصطلاح میں وہ شخص جو اپنے دل میں خدا کے سوا کسی کا خیال نہ آنے دے اور اپنی طبیعت کو دنیا کی آلائش سے پاک وصاف کرے۔			
خوش	اچھا	گفتہ	کہا ہوا
کند	کرتا ہے	آن	وہ
راہ	راستہ	کسے	کوئی شخص
دارد	رکھتا ہے	باشد	ہو، ہوگا
بورزد	اختیار کرتا ہے	ہشت	آٹھ
خصلت	عادت	بداند	جانتا ہے
مقصد	کام	ممّا تجبّون	جو تم پسند کرتے ہو
سخاوت	بخشش	خود	اپنا
نہد	رکھتا ہے	پیش	آگے، پہلے
قضا	حکم خدا	حق تعالیٰ	اللہ تعالیٰ
آموزد	سیکھتا ہے	بماند	رہتا ہے

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

دہد	دیتا ہے	صابر	صبر کرنے والا
شاکر	شکر کرنے والا	طینت	عادت
نیاید	نہیں آتا ہے	لب	ہونٹ
چہ	کیا	دوپارہ	دوٹکڑے
رمز	اشارہ	اقرب	بہت زیادہ قریب
گشتن	ہونا	مسافر	سفر کرنے والا
در	میں	بودن	ہونا
طور	طریقہ	شود	ہوجائے
کاسہ	پیالہ	شانہ	کنگھی، کنگھا
سیاحت	گھومنا، سفر	تکاثر	بہتات، زیادتی
نفس	جان	ناطقہ	بولنے والی
ثوب	کپڑا	صوف	اون
کلیم اللہ	لقب حضرت موسیٰؑ	جُزو	حصہ
الفقر فخری	مقولہ ہے فقر میرے لئے باعث فخر ہے	خویشتن	اپنا

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

فعل	کام	این	یہ

ترجمہ ۔ تصوف نظم

''الفقرفخری'' مقولہ پر شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی نے کیا اچھی بات کہی ہے۔ خدا راہِ طریقت کے اس مرد کامل پر رحمت کرے۔

وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص صوفی کامل بننے کی آرزو رکھتا ہے تو صفائی باطن کے لئے ان آٹھ خصلتوں کو اختیار کرے۔

کلام اللہ شریف کی آیت ''لن تنالوا البر حتّٰی تُنفقوا ممّا تحبّون'' (ترجمہ : ہرگز تم نیکی نہیں پا سکتے ہو تب تک کہ اپنی پسندیدہ چیز خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو) کا مقصد سمجھے اور حضرت ابراہیم کی طرح سخاوت اختیار کرے۔

اللہ کی رضا کے لئے اپنے سر کو اس کے سامنے جھکا دے۔ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی طرح اپنی طبیعت کو راضی برضاءِ الٰہی ہونے کی طرف راغب کرے۔

ہر آزمائش میں انسان کو صابر اور شاکر رہنا چاہیئے تا کہ حضرت ایوّبؑ کے صبر کی طرح تیرے مزاج میں بھی صبر کا ذوق پیدا ہو جائے۔

اور اگر تیرے دو ٹکڑے بھی ہو جائیں تو تیری زبان سے اُف بھی نہ نکلے۔ حضرت زکریا کی طرح تو بھی اپنے محبوب کے اشارے کا رمز جان لے۔

اور اگر حضرت یحییٰؑ کی مانند غربت (مسافرت) کے آداب سیکھنا چاہتا ہے۔ تو

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

رشتے داروں سے اجنبی ہوجا اور دنیا میں خود کو مسافر سمجھ اور بالکل بے ساز و سامان بن جا اور پیالہ اور کنگھی یعنی ضرورت کا معمولی سامان بھی پھینک دے اور حضرت عیسیٰؑ کے رنگ میں آکر سیاحت کا طریقہ سیکھ۔

نفس ناطقہ کی مخالفت اور دشمنی کرنا چاہتے ہو تو حضرت موسیٰ کلیم اللہؑ کی طرح خود کو اون کا لباس یعنی معمولی لباس پہناؤ۔

صوفی کو ''الفقر فخری'' (فقیری پر مجھے فخر ہے) کو اپنی جان کا جزو بنانا چاہیے۔ یہ کام ''خاتم المرسلینؐ'' نے فخر کے طور پر اپنایا ہے۔

مشق :

۱۔ مذکورہ اشعار میں سے تین شعر حفظ یاد کریں اور لکھ کر مشق کریں۔

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو پانچ پانچ بار لکھیں۔

ابوقاسم	جنید	شیخ بغدادی	راہ طریقت
صوفی	خصلت	سخاوت	پیش
قضا	رضاءِ حق	امتحانِ غم	طینت
کلیم اللہ	ناطقہ	سیاحت	کاسہ
خویشتن	رمز	اقرب	الفقر فخری

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

سوالات :

سوال۔ا تصوف نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے؟

سوال۔۲ ''الفقر فخری'' کا مفہوم لکھئے؟

سوال۔۳ ''ممّا تحبّون'' سے کیا مراد ہے؟

سوال۔۴ صنعت تلمیح کے اشعار کی نشاندہی کیجئے؟

سوال۔۵ شیخ جنید کہاں کے رہنے والے تھے؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

رباعی

رباعی عربی کا لفظ ہے اور اس کے لغوی معنیٰ چار چار کے ہیں۔ شاعری کی اصطلاح میں رباعی اس صنف سخن کا نام ہے جس میں مخصوص وزن کے چار مصرعوں میں ایک خیال ادا کیا جاتا ہے گویا رباعی فارسی کی وہ مختصر ترین صنف سخن ہے جس میں مقررہ اوزان، وحدت خیال اور تسلسل بیان کی پابندی از حد ضروری ہے۔

فارسی کے تمام علماء فن اس بات پر متفق ہیں کہ رباعی کے پہلے، دوسرے اور چوتھے مصرعوں کا ہم قافیہ ہونا ضروری ہے لیکن اگر تیسرے مصرعے میں قافیہ لایا جائے تو عیب نہیں بلکہ قدماء کے نزدیک مستحسن ہے فارسی کے قدیم ترین تذکرے ''لباب الالباب'' کے مؤلف محمد عوفیؔ کی منتخب شعراء کی رباعیات دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ عنصریؔ وفرخیؔ کے عہد تک بیشتر شعراء چاروں مصرعوں میں قافیہ لاتے تھے فارسی کے رباعی گو شعراء میں ابوسعیدؔ ابوالخیر، خیاؔم وغیرہ بہت مشہور ہیں۔

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

سوانح حضرت سرمدؒ

سرمدؒ کا نام محمد سعید تھا۔ یہ ایک ایرانی نسل یہودی تھے، میر ابوالقاسم اور ملا صدر کی توجہ سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ سرمد تقریباً ۱۶۳۰ء میں ایران سے سندھ وارد ہوئے اور ایک نوجوان ابھے چند کے عشق میں مبتلا ہوئے۔ سندھ سے انھوں نے لاہور اور اس کے بعد حیدر آباد کا سفر کیا اور بالآخر دہلی میں قیام پذیر ہوگئے۔ یہاں پر انھوں نے داراشکوہ کی مصاحبت اختیار کی۔ داراشکوہ کے قتل کے بعد اورنگزیبؒ کے عہد حکومت میں ان کی برہنگی اور بعض رباعیات کی وجہ سے علماء نے ان کے قتل کا فتویٰ صادر کیا اور ۱۶۵۹ء میں انہیں قتل کر دیا گیا۔

سرمدؒ نے اپنی رباعیات میں مسائل تصوف کو نہایت سہل اور پُر اثر زبان میں بیان کیا ہے۔ ان رباعیات میں حکایات وصل و ہجر بھی ہیں اور رندی و سرمستی بھی وہ ہمیشہ خرد کی بخیہ گری سے محترز اور راہِ حق کے سالکوں کے سدّ راہ بنے رہے، ظاہر داروں کی پردہ دری نہایت جوش و خروش سے کرتے ہیں۔ ان کی رباعیات میں افکار و خیال کی حشر سامانیاں اور زبان و بیان کے اعجاز کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ سرمدؒ نے اپنی رباعیات میں واردات قلبی کو پیش کرنے میں ملمع سازی سے کام نہیں لیا ہے بلکہ اسے صاف صاف بیان کیا ہے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

(vii) انتخاب از رباعیات سرمدؒ

رباعیات

(۱)

آن کہ ترا شکوہ سلطانی داد   مارا ہمہ اسباب پریشانی داد
پوشاند لباس ہرکرا عیبی دید   بی عیبان را لباس عریانی داد

(۲)

راضی دل دیوانہ بہ تقدیر نشد   فارغ زخیال وفکر وتدبیر نشد
ایّام شباب، رفت باقی است ہوس   ما پیر شدیم آرزو پیر نشد

ترجمہ ۔ رباعی (۱)

وہ جس نے تجھے شاہی شان وشوکت عطا کی ہے (اسی نے) ہمیں ہر طرح کی پریشانی دی ہیں۔ جن لوگوں کے اندر اس نے عیب دیکھا ہے ان کو پہننے کے لئے لباس دیا ہے اور (ہمارے جیسے) بے عیبوں کو لباس عریانی بخشا ہے۔ اس رباعی میں سرؔمد اپنے ننگے رہنے کا جواز پیش کررہے ہیں کہ جس کے بدن میں داغ یا دھبہ ہوتا ہے وہ اس کو چھپانے

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

کی غرض سے ظاہری لباس پہنتا ہے۔میرا جسم چونکہ عیبوں سے پاک ہے اس لئے مجھے کسی لباس کی ضرورت نہیں ہے۔

ترجمہ ۔ رباعی (۲)

(ہمارا) پاگل دل تقدیر (الٰہی) پر راضی (برضا) نہ ہوا اور وہم ،فکر اور (لا حاصل) تدبیروں سے فارغ نہ ہوا۔ جوانی کے دن چلے گئے لیکن (اب بھی) ہوس باقی ہے، (اگرچہ) ہم بوڑھے ہو گئے ہیں پھر بھی ہماری خواہش بوڑھی نہیں ہوئی ہے۔

مشکل الفاظ ومعانی

آن	وہ	ترا	تجھ کو
شکوہ	شان وشوکت	داد	دیا، دی
ما	ہم	را	کو
ہمہ	تمام	پوشاند	پہنایا
دید	دیکھا	عریانی	برہنہ، ننگا

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مشق :

۱۔ رباعیات لکھ کر مشق کریں اور حفظ یاد کریں۔

۲۔ مندرجہ الفاظ لکھ کر مشق کریں۔

شکوہ	سلطانی	اسباب	پریشانی
پوشاند	لباس	عیبی	عریانی
راضی	تقدیر	دیوانہ	فارغ
تدبیر	ایام شباب	ہوس	آرزو

سوالات :

سوال ۔۱ رباعی کی تعریف کیا ہے؟ تحریر کیجئے۔

سوال ۔۲ سرمدؔ کون ہیں؟ تحریر کیجئے۔

سوال ۔۳ سرمدؔ کی رباعی (۱) سے کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

سوال ۔۴ دونوں رباعیات کا ترجمہ اپنی زبان میں تحریر کرو؟

☆☆☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Unit - IV

قواعد

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Unit - (iv)

صفت (i)

وہ لفظ ہے جس سے کسی اسم کی تعریف اچھائی یا برائی کی جائے جیسے تیز، نو، خوب، گرم، سرد، ضعیف، قوی وغیرہ۔

موصوف

جس اسم کی صفت بیان کی جائے اس کو موصوف کہتے ہیں۔ فارسی میں پہلے موصوف پھر صفت لائی جاتی ہے۔ فارسی میں موصوف کے نیچے زیر ہوتا ہے جیسے

اسپ چالاک	چالاک گھوڑا	اس میں اسپ موصوف ہے اور چالاک اس کی صفت ہے
خط خوب	اچھا خط	
نان گرم	گرم روٹی	
آب خنک	ٹھنڈا پانی	
رنگ سرخ	سرخ رنگ	
مرد ضعیف	کمزور آدمی	

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

اسم معرفہ

وہ اسم ہے جو کسی خاص آدمی، جگہ یا چیز کا نام ہو مثلاً دہلی، حاتم، مسعود، گنگا، جمنا، اجمیر، ٹونک، آگرہ، جے پور وغیرہ۔

اسم نکرہ

وہ اسم ہے جو ایک ہی طرح کی بہت سی چیزوں کے لئے استعمال ہو جیسے مرد، زن، طفل، مسجد، مدرسہ، محکمہ وغیرہ۔

ماضی

ماضی کے لغوی معنیٰ گذشتہ، گذرا ہوا زمانہ کے ہیں۔

ماضی اس کام کو کہتے ہیں جو گذرے ہوئے زمانے میں کیا جائے۔ مثلاً آمد، رفت، شد، گفت، نشست۔

فارسی زبان میں ماضی کی چھ قسمیں ہوتی ہیں (۱) ماضی مطلق (۲) ماضی قریب (۳) ماضی بعید (۴) ماضی شکّی یا احتمالی (۵) ماضی استمراری یا ناتمام (۶) ماضی تمنائی۔

(۱) ماضی مطلق : وہ ماضی ہے جس میں گذرا ہوا زمانہ بغیر قریب یا دور کی قید کے پایا جائے جیسے رفت گیا۔ اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ :

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

نون کو جب دور مصدر سے کیا
ماضی مطلق کا صیغہ بن گیا

مصدر کا ''نون'' دور کر کے پہلے حرف کو ساکن کرنے سے ماضی مطلق کا واحد غائب بن جاتا ہے جیسے آمدن سے آمد، رفتن سے رفت باقی ضمیریں لگا کر صیغے بن جاتے ہیں۔ مثلاً

آمد	وہ آیا
آمدند	وہ آئے
آمدی	تو آیا
آمدید	تم آئے
آمدم	میں آیا
آمدیم	ہم آئے

(۲) ماضی قریب : وہ ماضی ہے جس میں زمانہ ابھی ابھی گذرا ہوا ور وہ حال کے قریب ہو، اس کو بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ :

ماضی مطلق پہ جب آتا ہے است
بنتی ہے ماضی قریب اے حق پرست

ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب پر ''ہ'' اور ''است'' بڑھا دیتے ہیں اور پھر باقی

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ضمیریں صیغوں کے اعتبار سے لگاتے رہتے ہیں مثلاً آمد سے

آمدہ است	وہ آیا ہے
آمدہ اند	وہ آئے ہیں
آمدہ ای	تو آیا ہے
آمدہ اید	تم آئے ہو
آمدہ ام	میں آیا ہوں
آمدہ ایم	ہم آئے ہیں

(۳) : ماضی بعید : وہ ماضی ہے جس میں گذرے ہوئے زمانہ کو ایک لمبا عرصہ ہوا ہو۔ اس کو بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ

بود جب ماضی پہ آیا اے سعید
یاد رکھو وہ بن گئی ماضی بعید

یعنی ماضی مطلق کے واحد غائب پر ''ہ'' اور ''بود'' بڑھا دیتے ہیں اور باقی علامتیں صیغوں کے اعتبار سے بڑھاتے رہتے ہیں مثلاً

آمدہ بود	وہ آیا تھا
آمدہ بودند	وہ آئے تھے
آمدہ بودی	تو آیا تھا

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

آمدہ بودید	تم آئے تھے
آمدہ بودم	میں آیا تھا
آمدہ بودیم	ہم آئے تھے

(۴) ماضی شکّی : اس کو ''ماضی احتمالی'' بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ ماضی ہے جس گذرے ہوئے زمانہ میں کام کے ہونے یا نہ ہونے کا شک پایا جائے۔ اس کو بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ

آئے جب ماضی پہ باشد اے ہمام
احتمالی اور شکیہ ہو نام

یعنی ماضی مطلق کے واحد غائب پر ''ہ'' اور ''باشد'' بڑھا کر واحد غائب کا صیغہ بنا لیتے ہیں اور باقی صیغوں کی علامتیں صیغوں کے اعتبار سے بڑھاتے رہتے ہیں مثلاً آمد سے

آمدہ باشد	وہ آیا ہوگا
آمدہ باشند	وہ آئے ہوں گے
آمدہ باشی	تو آیا ہوگا
آمدہ باشید	تم آئے ہوگے
آمدہ باشم	میں آیا ہوں گا
آمدہ باشیم	ہم آئے ہوں گے

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

(۵) ماضی استمراری : اس کو ''ماضی ناتمام'' بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ ماضی ہے جس گذرے ہوئے زمانہ میں کام کا ہونا بار بار سمجھا جائے یا یوں کہیں کہ گذرے ہوئے زمانہ میں کام کا مکمل ہونا نہ پایا جائے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ

مل کے می اول ہو ماضی نا تمام

جو ہے استمراری نزدِ خاص و عام

یعنی ماضی مطلق کے تمام صیغوں میں ''می'' یا ''ہمی'' بڑھا دیا جاتا ہے۔ مثلاً آمد سے

می آمد	وہ آتا تھا
می آمدند	وہ آتے تھے
می آمدی	تو آتا تھا
می آمدید	تم آتے تھے
می آمدم	میں آتا تھا
می آمدیم	ہم آتے تھے

(٦) ماضی تمنّائی : یہ وہ ماضی ہے جس میں کام کرنے کی آرزو یا شرط گذرے ہوئے زمانہ میں پائی جائے۔ اس کو بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ماضی کے آخر میں ''ے'' آئے اگر

ہو تمنائی بلاخوف و خطر

یعنی ماضی مطلق کے صیغوں کے آخر میں یائے مجہول ''ے'' اس میں بڑھا دیتے ہیں۔اس کے صرف تین ہی صیغے ہوتے ہیں مثلاً آمد سے

آمدے	کاش وہ آتا
آمدندے	کاش وہ آتے
آمدمے	کاش میں آتا

مشکل الفاظ اوران کے معانی

الفاظ	معانی
ماضی	گزراہوازمانہ
غائب	جوموجودنہ ہو
مثلاً	مثال کے طورپر
است	ہے
بعید	دور

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

بود	تھا
باشد	ہوگا

سوالات :

سوال۔۱ ماضی کس کو کہتے ہیں؟

سوال۔۲ ماضی تمنائی کی تعریف بیان کریں؟

سوال۔۳ ماضی بعید بنانے کا قاعدہ بتایئے؟

سوال۔۴ ماضی احتمالی کس طرح بنائی جاتی ہے؟

سوال۔۵ ماضی احتمالی کا دوسرا نام کیا ہے؟

سوال۔۶ ماضی قریب بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

سوال۔۷ ماضی استمراری کیسے بنتی ہے؟

سوال۔۸ ماضی مطلق بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

(ii) تشبیہ

تشبیہ اس صنعت کو کہتے ہیں جس میں ایک یا کئی چیزوں کو دوسری چیزوں سے کسی بات یا خوبی کی وجہ سے مثال دے کر مقابلہ کیا جائے جیسے ''یامین مانندِ شیر است''۔ یہاں یامین کا مقابلہ شیر سے کیا گیا ہے۔اس کے پانچ اجزاء ہوتے ہیں۔(۱) مشبّہ وہ شخص یا چیز جس کو تشبیہ دی جائے (۲) مشبّہ بہ وہ شخص یا چیز جس سے تشبیہ دی جائے (۳) حرف تشبیہ وہ حرف یا حروف جو تشبیہ ظاہر کرنے کے لئے استعمال کئے گئے ہوں (۴) وجہ شبہ۔ وہ وصف جس میں تشبیہ دی گئی ہو جیسے نزاکت (۵) وجہ تشبیہ وہ وصف جس میں تشبیہ دی گئی ہو جیسے یامین مانند شیر است ہے۔ اس میں یامین مشبّہ ہے۔ شیر مشبّہ بہ ہے۔ مانند حرف تشبیہ ہے اور بہادری وجہ تشبیہ ہے یا وجہ مشبّہ ہے۔

مثال اردو

نازکی اس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

☆

مثال فارسی

تشبیہ توان کرد بصحن چمنش
لیکن چو نظر کنی دریغا سخن است

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

تلمیح

جہاں کسی آیت قرآنی یا حدیث یا قصّہ یا مسئلہ یا تصور کی طرف اشارہ ہو جس کے بغیر بات پوری طرح سمجھ میں نہ آئے اس کو تلمیح کہتے ہیں جیسے شعر

مثال فارسی　　من ازان حسن روز افزون کہ یوسف داشت دانستم
　　　　　　　کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را

حضرت یوسفؑ اور زلیخا کے قرآنی قصّہ کی طرف اشارہ ہے۔

مثال اردو　　واقعاتِ طور سے ملتا ہے ہم کو یہ پتہ
　　　　　　　اس کا جلوہ عام بھی ہے اس کا جلوہ خاص بھی

اشتقاق

اشتقاق اس صنعت کو کہتے ہیں جہاں چند الفاظ ایک ہی مادہ یا مصدر سے مشتق کر کے کسی جملہ یا شعر میں استعمال کریں اور اس اصل مادہ کے کئی معنیٰ ہوں تو اشتقاق کے وقت کسی خاص معنیٰ کو ملحوظ رکھیں جیسے

مثال فارسی　　مداحی ذات تو اقسام عبادات
　　　　　　　قسمی است کہ قسام ازل قسمت ما کرد

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

☆

مثال اردو　　اے بخت تو جاگ اور جگا ہم کو پھر

جاگیں گے نہ تا حشر جگائے سے کسو کے

حسنِ تعلیل

وہ صنعت ہے جس میں کسی بات کا اصلی سبب تو کچھ ہو مگر شاعرانہ طور پر کچھ اور سبب بیان کیا گیا ہو۔

مثال فارسی　　لالہ کہ بدل گرہ شدش دُود

از آہِ من است حسرت آلود

☆

مثال اردو　　ہو رہا ہے ہائے میرا ماتمِ تشنہ لبی

رو رہا ہو خود بخود شیشے سے مل کر جام بھی

چونکہ شراب بوتل سے گلاس میں ڈالی جاتی ہے۔ مگر یہاں شاعرانہ طور پر شیشے سے جام میں شراب الٹنے کو ماتم سے تشبیہہ دی ہے اور رونے سے مراد لی ہے۔

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

تجاہلِ عارفانہ

کسی چیز سے جان بوجھ کر انجان بننے کو تجاہلِ عارفانہ کہتے ہیں جیسے غالبؔ نے کہا تھا۔

مثال فارسی
سرو گلزار ارم یا قامت دلجوست این
زلف مشکین یا کمند گردن آہوست این

☆

مثال اردو
موت کا ایک دن معین ہے
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

غالبؔ کو رات بھر نیند نہیں آنے کی وجہ معلوم ہے مگر جان بوجھ کر انجان بن رہے ہیں۔

تضاد

کلام میں ایسے دو الفاظ لائے جائیں جو معنیٰ کے لحاظ سے ایک دوسرے کی ضد ہوں مگر مطلب میں فرق نہ آئے۔

مثال فارسی
چو قومی یکی بیدانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

اس شعر میں کہ اور مہ میں صنعت تضاد ہے۔

مثال فارسی

شمشیر نیک زآہن بد چون کند کسی
تا کس بتربیت نشود ای حکیم کس

☆

مثال اردو

محبت میں نہیں ہے فرق جینے اور مرنے کا
اسی کو دیکھ کر جیتے ہیں جس کافر پہ دم نکلے

یہاں مرنا اور جینا اور جینا اور دم نکلنا ایک دوسرے کی ضد ہیں مگر اس سے مطلب میں فرق نہیں آیا۔

سوالات :

سوال۔۱ تشبیہ کسے کہتے ہیں؟

سوال۔۲ تلمیح کی تعریف تحریر کیجئے؟

سوال۔۳ اشتقاق کسے کہتے ہیں؟

سوال۔۴ حسن تعلیل کا کوئی شعر لکھیے؟

سوال۔۵ تجاہل عارفانہ کسے کہتے ہیں؟

سوال۔۶ تضاد کی تعریف کیجئے اور مثال دے کر واضح کیجئے؟

☆☆☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

نگارستانِ فارسی

NIGARISTAN-i-FARSI

برائے جماعت دوازدہم

(بارہویں جماعت کے لئے)

For Class XII th

بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن راجستھان، اجمیر

Board of Secondary Education Rajasthan, Ajmer

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

کمیٹی برائے ترتیبِ درسی کتاب

نگارستانِ فارسی

NIGARISTAN-i-FARSI

برائے جماعت دوازدہم (بارہویں جماعت کے لئے)

For Class XII th

مرتّبین

ڈاکٹر صولت علی خان (کنوینر)

Dr. Saulata Ali Khan (Convener)
Director, MAAPRI Tonk (Raj.)

صاحبزادہ شوکت علی خان

Sz. Shaukat Ali Khan
Founder Director
MAAPRI Tonk (Raj.)

پروفیسر عمر کمال الدین

Prof. Umar Kamaluddin
Head, Deptt. of Persian
Lucknow University,
Lucknow (U.P.)

ثروت علی خان

Sarwat Ali Khan
Lecturer URDU
Govt. Senior Sec. School, Indargarh,
Bundi (Rajasthan)

بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن راجستھان، اجمیر

Board of Secondary Education Rajasthan, Ajmer

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

کمیٹی برائے ترتیبِ نصاب

اردو و فارسی

برائے جماعت یازدہم و دوازدہم

بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن راجستھان، اجمیر

For Class XI th and XII

کنوینر

ڈاکٹر معین الدین شاہینؔ

Govt. Dungar College, Bikaner (Rajasthan)

اراکین

ڈاکٹر صولت علی خان

Director, MAAPRI, Tonk (Rajasthan)

ڈاکٹر شاہد الحق چشتی

Principal, Govt. Higher Sec. School Gagwana (Ajmer)

ڈاکٹر خورشید جہاں نقوی

Associate Professor, Maharani College Jaipur

محمد صادق

Govt. Higher Sec. School Ramsar (Ajmer)

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

دو لفظ

طالبِ علم کے لئے درسی کتاب منظّم مطالعے اور مبصّرانہ صلاحیت کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔مواد اور طریقۂ تعلیم کی رو سے درسی کتاب کے معیار کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔درسی کُتب کو دقیق (مشکل) اور محض مدح قدح کی مثال نہیں بنانا چاہیے۔درسی کتاب آج بھی درس وتدریس اور طریقۂ تعلیم کا ضروری اور اہم ذریعہ ہے جسے ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔

گذشتہ کچھ برسوں سے مادھیمک شکشا بورڈ، راجستھان کے نصاب میں لسانی اور تہذیبی اقدار کی نمائندگی کی کمی شدّت سے محسوس کی جارہی تھی۔تاہم صوبائی حکومت نے نویں جماعت سے بارہویں جماعت تک کے طلبا و طالبات کے لیے بذریعہ مادھیمک شکشا بورڈ راجستھان، اپنا نصاب مرتب کر کے نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اسی کے مطابق بورڈ نے درسی کتب، تسلیم شدہ نصاب کے مطابق تیار کرائی ہیں۔امید ہے کہ یہ کتب طلباء و طالبات میں فکر و تدبّر اور اظہار خیال کی صلاحیت کے روشن مواقع فراہم کریں گی۔

پروفیسر بی.ایل.چودھری

صدر

مادھیمک شکشا بورڈ راجستھان، اجمیر

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پیش لفظ

مادھیمک شکشا بورڈ راجستھان، اجمیر کے زیرِ اہتمام تیار کردہ پیشِ نظر یہ کتاب ''نگارستانِ فارسی'' بارہویں جماعت کے فارسی طالب علموں کی نصابی ضرورت کی تکمیل کے لیے مرتب کی گئی ہے۔اس کا خاص مقصد یہ ہے کہ طلبہ و طالبات کے اخلاقی کردار کو سنوارا جا سکے جس سے وہ بھارت کے بہترین ناگرک بننے کے ساتھ ساتھ بھارت کی گنگا جمنی تہذیب وتمدن اور ثقافت سے روشناس بھی ہوں اور ان میں حب الوطنی کا جذبہ پیدا ہو سکے اور طلباء و طالبات کو فارسی زبان و ادب سے متعلق نہ صرف ضروری اطلاعات فراہم ہوں بلکہ ان کی علمی،فکری اور تخلیقی صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہو۔نصاب میں شامل اسباق کے انتخاب میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ وہ فارسی ادب کی اہم اصناف کے تعارف پر مبنی ہوں۔اس سلسلے میں ان اصناف کے معروف اور نمائندہ ادباء و شعراء کی نگارشات کو شاملِ نصاب کیا گیا ہے۔

طلباء و طالبات پر نصاب کا بار زیادہ نہ ہو اس لئے اختصار کو ملحوظِ خاطر اور معیار کا مکمل خیال رکھا گیا ہے۔اسباق کے انتخاب میں طالب علموں کی آسانی کے لئے فارسی زبان کی استعداد اور ذخیرۂ الفاظ میں بتدریج اضافے کا خاص خیال رکھا ہے۔سبق سے پہلے اصناف ادب اور مصنف یا شاعر کا تعارف کرایا گیا ہے۔سبق کے بعد مشکل الفاظ کے معانی، ترجمہ، مشقی اور تفصیلی سوالات و قواعد وغیرہ کے ذریعہ ان کی فکری اور تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔اس بات پر بھی زیادہ زور دیا گیا ہے کہ طلبہ و طالبات نہ صرف فارسی زبان و ادب کو نصابی ضرورت کی تکمیل کے لئے پڑھیں بلکہ ان میں علمی سرمایہ کی قدر و منزلت کا ذوق اور فارسی ادب کی دوسری کتابوں کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو سکے۔

مُرتّبین

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

نصاب فارسی ادب

برائے جماعت دوازدہم (بارہویں جماعت کے لئے)

نصابی کتاب کا نام : نگارستانِ فارسی

نصابِ تعلیم	نمبر مقررہ	۸۰
۱۔ تاریخِ ادبِ فارسی (انڈو پرشین)		۲۰
۲۔ نثر		۲۰
۳۔ نظم		۲۰
۴۔ قواعد، علمِ بیان		۲۰

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Unit-I

مضامین نصاب　　تاریخِ ادبیاتِ فارسی (انڈو پرشین)

(i) امیر خسرو

(ii) فیضی

(iii) اقبال

(iv) عرفی شیرازی

Unit-II

حصۂ نثر ۔ درج ذیل ماخوذ انتخابات کے اردو/انگریزی یا ہندی میں تراجم۔

(i) انتخاب از نامۂ خسروان

حکایت نمبر : ۱،۲و۳

(ii) (الف) انتخاب از کلّیات قاآنی ۔ حکایت نمبر۔۶

(ب) انتخاب از پندِ لقمان

(iii) انتخاب از غنچۂ فارسی　حکایت نمبر ۵،۲۵،۲۹،۳۰

(iv) (الف) از دبستانِ فرہنگِ ایران

۱۔ دوستانِ آذر رودارا

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

۲۔ کمک با دیگران

۳۔ پروینؔ اعتصامی

(ب) انتخاب از گلستانِ سعدیؔ حکایت نمبر ۲۰،۲۲،۲۶،۳۶

Unit - III

حصّۂ نظم

مندرجہ ذیل ماخوذ انتخابات کی تشریح اردو/ انگریزی یا ہندی میں۔

(i) بزمیؔ ٹونکی ۔ حمد

(ii) حافظؔ (۱) آنانکہ کہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند۔

(۲) صبا بلطف بگو آن غزالِ رعنا را

(۳) جانان تُرا کہ گفت کہ احوالِ ما پرس

(iii) امیر خسروؔ

(۱) سری دارم کہ سامان نیست او را

(۲) کافرِ عشقم مسلمانی مرا در کار نیست

(۳) ای چہرۂ زیبائ تو رشکِ بتانِ آزری

(iv) مولانا جلال الدین رومیؔ

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

عتاب کردن حق تعالیٰ بموسیٰ علیہ السلام بہر شبان

(v) اقبالؔ

(۱) فصلِ بہار

(۲) محاورہ مابین خدا و انسان

(vi) بزمیؔ ٹونکی

تصوف (نظم)

(vii) سرمدؔ (رباعیات)

(۱) آن کہ ترا شکوہِ سلطانی داد

(۲) راضی دلِ دیوانہ بی تقدیر نہ شد

Unit - IV

قواعد

(i) صفت موصوف، معرفہ، نکرہ، ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی شکّی اور ماضی تمنائی۔

(ii) تشبیہ، تلمیح، استقاق، حسنِ تعلیل، تجاہل عارفانہ اور تضاد

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

معاون کتب :

۱۔ فارسی کی پہلی کتاب : دارالاشاعت اسلامیہ، کلکتہ۔

۲۔ غنچۂ فارسی : رام نرائن لال بینی پرشاد بک سیلر، الٰہ آباد۔

۳۔ گلستانِ سعدی : سب رنگ کتاب گھر، دہلی۔

۴۔ نصابِ فارسی : (شعبۂ فارسی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ)

۵۔ نصابِ فارسی : فخرالاسلام اعظمی (شبلی نیشنل کالج، اعظم گڑھ)

۶۔ تاریخِ ادبیاتِ ایران : رضازادہ شفق

۷۔ نصابِ جدید فارسی، دہلی۔

۸۔ ایرانی زبان کا قاعدہ : رام نرائن لال بینی پرشاد بک سیلر، الٰہ آباد۔

☆

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

فہرست

نگارستانِ فارسی

برائے جماعت دوازدہم (بارہویں جماعت کے لئے)

For Class XII th

نمبر شمار		صفحہ نمبر
۱۔	دولفظ .... پروفیسر بی۔ایل۔چودھری	4
۲۔	پیش لفظ .... مرتّبین	5
۳۔	نصاب فارسی ادب برائے جماعت دوازدہم (بارہویں جماعت کے لئے)	6

Unit - I تاریخ ادبیات فارسی (انڈو پرشین)

۴۔	(i) امیر خسروؔ		18
۵۔	(ii) ابوالفیض فیضیؔ		23
۶۔	(iii) علامہ اقبالؔ		28

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

۷۔	(iv) عرفی شیرازی		34

حصّہ ٔنثر Unit - II

۸۔	(i) انتخاب از ''نامہ ٔخسروان'' ۔ جلال پور فتح علی شاہ قاچار	39
۹۔	حکایت (۱) بنام بخشندۂ مہربان	40
۱۰۔	حکایت (۲) پند و نصیحت	43
۱۱۔	حکایت (۳) پند و نصیحت	45
۱۲۔	سوانح حیات قاآنی	47
۱۳۔	(ii) (الف) انتخاب از کلیاتِ قاآنی حکایت (۲)	56
۱۴۔	(ب) انتخاب از پندِ لقمان	58
۱۵۔	پند لقمان	59
۱۶۔	(iii) انتخاب از غنچۂ فارسی	62
۱۷۔	حکایت (۵) دانش	63
۱۸۔	حکایت (۲۵) سکندر و حاضرین مجلس	66
۱۹۔	حکایت (۲۹) ۔ طوطی	69
۲۰۔	حکایت (۳۰)۔ پادشاہ ظالم	72

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

۲۱۔	(iv) (الف) انتخاب از کتاب اول دبستانِ وزارت فرہنگِ ایران	75
۲۲۔	(۱) دوستانِ آذر رودارا	76
۲۳۔	(۲) کُمک بہ دیگران	79
۲۴۔	(۳) پروینؔ اعتصامی	81
۲۵۔	گلستان	84
۲۶۔	سوانحِ مصلح الدین سعدیؔ شیرازی	90
۲۷۔	(ب) انتخاب از گلستانِ سعدی حکایت (۲۰)	95
۲۸۔	حکایت ۔ ۲۲	99
۲۹۔	حکایت ۔ ۲۶	103
۳۰۔	حکایت ۔ ۳۶	107

Unit - III حصّہ نظم

۳۱۔	سوانح بزمیؔ ٹونکی	111
۳۲۔	حمد	113
۳۳۔	(i) حمد بزمیؔ ٹونکی	114

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

118	فارسی غزل کا تعارف	۳۴۔
121	سوانح حافظ شیرازی	۳۵۔
122	(ii) غزل حافظ۔۱ (آنانکہ خاک رابنظر کیمیا کنند)	۳۶۔
127	غزل حافظ۔۲ (صبابلطف بگوآن غزال رعنارا)	۳۷۔
131	غزل حافظ۔۳ (جانان ترا کہ گفت کہ احوال ما مپرس)	۳۸۔
135	سوانح حضرت امیر خسروؒ	۳۹۔
139	(iii) غزل خسروؒ۔۱ (سَری دارم کہ سامان نیست اورا)	۴۰۔
142	غزل خسروؒ۔۲ (کافرعشقم مسلمانی مرادرکارنیست)	۴۱۔
145	غزل خسروؒ۔۳ (ای چہرۂ زیبای تو رشک بتان آزری)	۴۲۔
149	مثنوی	۴۳۔
150	(iv) سوانح مولانا جلال الدین رومیؒ	۴۴۔
152	انتخاب از مثنوی مولانا رومؒ۔ ’’عتاب کردن حق تعالیٰ بموسیٰ علیہ السلام بہر شبان‘‘	۴۵۔
158	علامہ اقبالؒ	۴۶۔
163	نظم	۴۷۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

164	(v) انتخاب از اشعار اقبالؔ	۴۸۔
168	(۱) ''فصل بہار''	
168	(۲) ''محاورہ مابین خدا و انسان''	
172	بزمؔی ٹونکی	۴۹۔
174	(vi) انتخاب از کلام بزمؔی ٹونکی نظم ''تصوف''	۵۰۔
180	رباعی	۵۱۔
181	سوانح حضرت سرمدؔ	۵۲۔
182	(vii) انتخاب از رباعیات سرمدؔ	۵۳۔
	۱۔ آں کہ ترا شکوہ سلطانی داد	۵۴۔
	۲۔ راضی دل دیوانہ بتقدیر نشد	۵۵۔

Unit - IV قواعد

186	(i) قواعد صفت	۵۶۔
186	موصوف	۵۷۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

۵۸۔	اسم معرفہ	187
۵۹۔	اسم نکرہ	187
۶۰۔	ماضی مطلق	187
۶۱۔	ماضی قریب	188
۶۲۔	ماضی بعید	189
۶۳۔	ماضی شکّی	190
۶۴۔	ماضی استمراری	191
۶۵۔	ماضی تمنائی	191
۶۶۔	(ii) تشبیہ	194
۶۷۔	تلمیح	195
۶۸۔	اشتقاق	195
۶۹۔	حسنِ تعلیل	196
۷۰۔	تجاہلِ عارفانہ	197
۷۱۔	تضاد	197

Downloaded from https:// www.studiestoday.com